

دلچسپ اور سبق آموز کہانیوں کا مجموعہ

کلیدِ دمنہ



مصنف: نیدیا فیلسوف
مترجم: عبید اللہ عید

کلید دمنہ

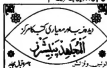
پیدایاں فیلسوف
مولانا عبد اللہ عابدی

الکتاب والنشر

4 منزل دین پلازہ گلی فی راولہ کراچی 283
1973

ملنی کی بہت حاجات

- قریب ایک سو بیس سال پہلے
● ایک نئی کشتی کو اپنا نام "امریکا"
● کی بجائے "کولمبس" رکھ کر امریکا میں پہلی بار
● پہنچا۔ یہ نئی کشتی "کولمبس" کہلائی۔
● ایک سو بیس سال پہلے
● کولمبس کی کشتی "امریکا"
● تھی۔ یہ کشتی "امریکا"
● کی بجائے "کولمبس" کہلائی۔
● امریکا کی کشتی "امریکا"
● کی بجائے "کولمبس" کہلائی۔
● امریکا کی کشتی "امریکا"
● کی بجائے "کولمبس" کہلائی۔
● امریکا کی کشتی "امریکا"
● کی بجائے "کولمبس" کہلائی۔



(continued)

- [illegible]

بہارِ طریقتی دارِ جم

حرف آغاز

کلیدِ دولتِ قدیمِ طریقتی و روح کی ایک معراجِ کتاب ہے جسے برصغیر ہند کے ایک دانشور، بیروانی اپنے دور کے آخر سلطان و حکیم کے لئے تصنیف کیا تھا تاکہ اسے انسانی اقتدار اور آدابِ حکومت سے آگاہ کیا جاسکے۔ مصنف نے اس کتاب کو چاروں درجوں کی زبان میں لکھی کیا ہے تاکہ حکمرانِ وقت کی سطحِ ذراک پر کوئی صحت گراں نہ کرے۔

ع ذراک حراجِ شاہی بابِ سخنِ نثار

اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ دنیا کی بہت سی اہم زبانوں میں اس کے تراجم کئے گئے ہیں۔ اور اس کا عربی ترجمہ ایک عرصہ تک دینی مدارس کے نصاب میں بھی شامل رہا ہے۔ اور اب اس کا اردو ترجمہ بھی کیا جا رہا ہے۔ تاکہ حکمت و دانش کی ان باتوں کو عام کیا جائے جن کی وجہ سے اس کتاب کو حضرت درامِ ماسل ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ سے قارئین کو ایسے نئی جستِ حقائق سے آگاہی حاصل ہوگی جن سے دنیائی نظریاتی اور انسانی معاملات میں فائدہ اٹھائیں گے۔ رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ کلعة الحصنة حالة العومن انهما وجدھا اصلھا (دھاتی کی بات سوسن کی کم شدہ حراج ہے اسے جہاں سے بھی ملے حاصل کر لیتا ہے)۔

میں اس موقع پر جنابِ مرزا قادیان صاحب کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ترجمے کے سلسلے کی اصطلاح کے ساتھ پروف ریڈنگ کی ذمیت بھی برداشت کی اور اس طرح یہ کتاب سلامت کے لئے چھپ ہوگی۔

اب اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن شائع کیا جا رہا ہے جس کی طبعیت کا اہتمام عسرا تھیل لایڈ صاحب نے کیا ہے۔ امید ہے کہ قارئین اس کو پسند فرمائیں گے۔

محمد اقصیٰ

تعارف کتاب

۱۔ جو مٹی بک نہ جائے ان پانی اور بارش (مصر)

”کلید دہ“ اصلاح اخلاق اور تعلیم و تربیت کی ایک بلند پایہ کتاب ہے جسے ایک ہندوستانی قسطنطین بنے اپنے آج سے سیکڑوں برس پہلے تصنیف کیا تھا۔ جارج عالم میں ذکر ہے۔ کہ سکھو روٹی نے ہندوستان کے کچھ حصہ کا رخ کرنے کے بعد مغلطہ جاتے میں اپنا ایک جائگن مقرر کر دیا۔ اور غور و انکس چلا گیا۔

اٹل ہند نے اس سے بہکات کر دی اور اس کی چکڑ بھیم کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ مگر کچھ عرصہ بعد بھیم نے بھیم و جبر اور آمریت کی روانہ اختیار کر لی اور رعایا کو اس حد تک دبا دیا کہ کسی شخص کو اس پر تختہ کرنے کی بھی جرات نہ تھی۔

اس مہد کے ایک عظیم قسطنطین بنے اس صورت حال کے پیش نظر بھیم کو اس روٹ سے باز رکھنے کے لئے اس سے ملاقات کی اور اچھے اور صحیح اصولوں پر کار بند ہونے کی تلقین کی۔ مگر اس نے اسے ٹٹل میں ڈال دیا۔ لیکن کچھ مدت کے بعد کسی اہم معاملہ پر حضور کرنے کے لئے اس کو اور دیا گیا اور پھر اس نے بھیم کے لئے یہ کتاب ترتیب دی۔

اس کتاب میں اس زمانے کے رواج کے مطابق جانوروں اور پندوں کی زبان سے صحبت کی گئی ہے اور اس میں ان حقائق کو موضوع بنایا گیا ہے۔ جن سے عام طور پر لوگوں کو سناہ چڑا ہے اور جن کے ذریعے سے ان کے کردار کی اصلاح کی جاسکتی ہے۔

یہ کتاب ملکت زبان میں لکھی گئی تھی اور اس کے بعد کئی زبانوں میں اس کے ترجمے کئے گئے ہیں۔ تحقیق نے اس کے اصل نسخے کو حاصل کرنے کی کوشش کی ہے مگر وہ انہیں دستیاب نہیں ہو سکا۔ البتہ انہیں اس کتاب کے حصہ الہاب ہندوستان کی قدیم کتابوں میں مل چکے ہیں۔ جیسا کہ بھارت بھانٹا جاتر اور جنو داریا اور لیرو میں۔ ان تحقیق نے اس کتاب کے پہلے پانچ ابواب بھانٹا جاتر میں اور ان کے بعد کے چھ

ادب کا نام نہ ملتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس نے اپنی زبان میں لکھا تھا۔

اس کتاب کا سب سے پہلا ترجمہ سنی زبان میں ہوا۔ مگر یہ غیر اعلیٰ سطح کی تحقیق کے مطابق صرف ایک ہی ادب اس زبان میں مل سکا ہے۔ سرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ یہ کتاب شاہین احمد کے کتب خانے میں چلی رہی اور کسی کو اس کا علم نہ ہو سکا اس لئے کہ وہ اس کی بہت زیادہ نگہداشت کرتے تھے۔ چنانچہ جب ایمان علی فرخانی کی حکومت آئی تو اسے کسی طرح اس کتاب کا علم ہو گیا اور اس نے کسی صاحبِ علم کو اس کی حاشی میں ہندوستان بھیجا اور اس شخص کے لئے ہزاروں روپے خرچ کئے۔ اس عالم نے جی حقائق کے بعد اس کتاب کو پہلوی (فارسی) زبان میں منتقل کیا اور اسے ایران لے آیا اور پھر اس کتاب کا ترجمہ پہلوی سے سریانی اور عربی میں ہوا۔

عربی زبان میں اس کے ترجمے کا سہرا عبدالغنی صلیح کے سر ہے جو مہاشی خلیفہ ابو جعفر منصور کا تیسری فرزند تھا۔ اس کے علاوہ عبدالغنی خال ہوازی نے بھی 185 ع میں اس کا عربی ترجمہ سنی بن غلام کی خدمت میں پیش کیا۔ بعض لوگوں نے اس کتاب کا حکم صورت میں بھی لکھا ہے۔ ظاہر ہے کہ سنی بن غلام نے اس کا شعروں میں ترجمہ کیا ہے۔ پھر اسی کتاب کی طرز پر سنی بن غلام نے خلیفہ مامون کے حضور ایک کتاب لکھ کر پیش کی۔ مگر یہ تمام کتابیں حوادثِ زمانہ کی زد ہو گئیں اور صرف ابنِ صلیح کا ترجمہ باقی رہ گیا۔ جو آج بھی ہمارے سامنے موجود ہے۔ اور پھر 1786ء میں علی دہاس عربی ترجمے کا کچھ حصہ طبع ہوا۔ ہوازی نے شائع کیا۔ لیکن مکمل کتاب 1816ء میں ایک فرانسیسی مستشرق دہان مشفق دہی ساسی نے جو اس سے شائع کی اس عربی ترجمے کے شائع کرنے کے بعد دنیا کی دوسری اہم زبانوں میں شائع ہوئی۔ فارسی میں ’ترکی‘ ’عربی‘ کا معنی انگریزی ’دہی‘ اور ہندی وغیرہ میں اس کتاب کے ترجمے ہوئے ہیں۔

مرض ناشر

”کیلے دوت“ دراصل حضرت زبان میں لکھی گئی ایک تاریخی اور ادبی کتاب کا اولہ ترجمہ ہے اگرچہ اس کتاب کا ترجمہ کی زبانوں میں ہو چکا ہے مگر اردو ترجمہ کرنے کی سعادت مصر حاضر کے سربراہ عالم دینی حضرت مولانا عبدالحق صاحب کو نصیب ہوئی اور ادارہ الجہاد پبلشرز کو یاخراہ حاصل ہے کہ وہ اس عظیم تاریخی کتاب کا تیسرا ایڈیشن شائع کر رہا ہے۔

”کیلے دوت“ میں اگرچہ جانوروں کی زبان میں انسانوں کو نصیحتیں کر کے صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کی گئی ہے مگر اس حوالے سے بھی یہ کتاب اہمیت کی حامل ہے کہ کسی بھی بادشاہ اور مذہبی رہنماؤں کو براہِ راست تختہ پر داشت نہیں ہوتی اور وہ عجم اور ان کا نظامِ کارِ است اختیار کر کے نصیحت کرنے والے کو بدترین سزا دینے کی گمان لیتا ہے۔ جیسا کہ عالمِ بادشاہ ذہن عجم نے نصیحت کرنے والے کو قتل یا داکوئیل میں ڈال دیا اور اس نے نصیحت کرنے کا عمل آئندہ چھوڑ کر طریقہ تبدیل کرتے ہوئے جانوروں کی زبان میں انسانوں کے روزمرہ معاملات کو موضوع بناتے ہوئے نصیحتیں کیں اور بدترین انجام سے آگاہ کیا۔

اصطلاح اور طرزِ جانے کے حوالے سے یہ کتاب اگرچہ محض جانوروں کی کہانیاں ہیں اور بچوں میں بہت مقبول ہوئی ہے مگر ناکامی سے بچنے اور کامیابی کی منازل طے کرنے والے حکمرانوں سے لے کر سیاسی جماعتوں کے کارکنوں تک ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والوں کیلئے یہ کتاب محض رہائی کی حیثیت رکھتی ہے۔

کتاب کا پہلا اور اردو ایڈیشن جس طرح انور الدین احمد ان ملک کا زمین نے پسند کیا اور خوب پذیرائی کی اس لیے ہے کہ تیسرا ایڈیشن بھی جہ کہ منتظرانہ انداز میں شائع کیا جا رہا ہے پسند کیا جائے گا۔

صدر اعلیٰ الجہاد

ڈائریکٹر الجہاد پبلشرز

قیس علی غرامہاتہ ”فرعہ الدت“

باب 1

شیر اور بتل

ہنگوئیں برسی پہلے کا ذکر ہے کہ ہندوستان پر ہختم ہائی اور شاہ حکومت کرتا تھا۔ اس نے ایک دروازے پر عہد کے عظیم قتل ہوئے کہا: مجھے اسی دروازوں کی مثال بتائیے جن کے درمیان کوئی جھوٹا اور سنگار محض شر انگیزی کرتا ہے اور اس طرح ان کو دشمنی اور نفرت پر ابھارتا ہے۔

یہ بتائے گیا:

جب وہ دروازے پر یہ مصیبت آج سے کہ ان کے درمیان کوئی جھوٹا اور سنگار محض تنہا انگیزی کرنے کے لئے توڑا اور ہر گز رتی کہ ان کے تعلقات قطع ہو جاتے ہیں اور وہ ایک دوسرے کے دشمن بن جاتے ہیں اور اس کی ایک مثال یہ ہے۔

1۔ باب کی فصاحت

لوگ جان کرتے ہیں کہ:

وہاں کی سرزمین کی ایک بوزعہ محض رہا کرتا تھا اس کے تین بیٹے تھے۔ جب وہ جوان ہوئے تو انہوں نے اپنے آپ کا بل داڑا شروع کر دیا۔ انہوں نے خود کو کوئی عیا بہر گھس لکھا تھا۔ جس سے وہ اپنے لئے چوکھ کا سمجھے۔ چنانچہ ان کے آپ نے انہیں سلامت کی اور ان کے اس سے طرز عمل پر فصاحت کرتے ہوئے کہا:-

میرے بچے اس دنیا میں رہنے والا ہر شخص تین چیزوں کا خواہش مند ہے وہ دروازے اور وہ ان چیزوں کو پاروں کے ذریعے حاصل کر سکتا ہے۔ جن تین چیزوں کا وہ خواہش مند ہے وہ ہیں۔ ۱۔ رزق میں فراوانی ۲۔ لوگوں میں عزت ۳۔ اور آخرت کے

لے زور اور ان تین چیزوں کو حاصل کرنے کے لئے وہ جن چار چیزوں کا ذکر ہے وہ ہیں۔ لیکن جو تکلیف دہ ہے۔ اس کا نام ۲۰ کمانے ہوئے مال کی ایسی طرح سے حفاظت کرنا ۳۰ اس مال کا دار میں لگا کر اور ۴۰ اسے اپنی سماجی حالت کو درست رکھنے اور اپنے اہل و عیال اور عزیز و اقارب کو خوش رکھنے کے لئے خرچ کرنا ۵۰ جس کا کہ وہ اس کو آخرت میں ہوگا۔ اور جو شخص ان باتوں میں سے کسی ایک کو بھی ضائع کر دے گا وہ اپنے مقصد کو حاصل نہیں کر سکے گا۔ اس لئے کہ اگر وہ کام نہیں کرے گا تو اسے پاس مال نہیں ہوگا اور اگر اس کے پاس مال بھی ہو اور وہ کوئی کاروبار بھی کرے لیکن وہ اس کی بچ بھاری نگہداشت نہ کر سکے تو ہو سکتا ہے۔ کہ اس مال کو ختم ہو جائے اور وہ نکال ہو جائے۔ اور اگر وہ مال کو رکھ پھڑے اور اسے کسی کاروبار میں لگانے کو خود اسے خود انھوں نے اس کی خرچ کرے پھر بھی وہ جلد ہی ختم ہو جائے گا۔ جس طرح سرمدانی سے اس کی سرمد نکال جاتا ہے جتنا سلائی پر لٹکا ہے لیکن پھر بھی وہ ختم ہو جاتا ہے اور اگر وہ مال کو خرچ کرے لیکن بے جا اور بے گل خرچ کرے تب بھی وہ اس فقیر کی مانند ہو جائے گا جس کے پاس مال نہیں ہے ۶۰ جس اس کے مال کو حادثات اور دیگر اسباب کی وجہ سے تباہ ہونے سے کوئی نہیں روک سکا۔ جس طرح کسی تالاب میں پانی جمع ہوتا ہے۔ لیکن اس میں کوئی ایسی جگہ نہ نکالی گئی ہو جس سے تدر ضرورت پائی ۷۰ ہے تو وہ طراب ہو جائے گا ۸۰ رہتا رہے گا اور پھونے پھولنے سوراخوں سے پھٹے گئے گا اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کا کوئی بند ہی ٹوٹ جائے اور سارے کا سامان پانی بہ کر ضائع ہو جائے۔

اس بڑے کے تینوں نے اپنے باپ کی صحبت کو قبول کیا اور انہیں یقین ہو گیا کہ اس میں ان کی بھلائی ہے۔ چنانچہ ان میں سے سب سے بڑا بیٹا کمانے کے لئے میان ملکاتے کی طرف چل پڑا۔ دوران سفر ایسی جگہ آئی جہاں دالہل بہت زیادہ قیمتی اس کے پاس ایک چھڑا تھا جسے وہ تل بکھڑے رہے تھے۔ ان نکلاں میں سے ایک کو شتر پہ بٹھائے اور دوسرے بندہ ۲۰ شتر چالہل میں بٹھائے گیا۔ اس آدمی نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے اسے لٹا دیا۔ بہت دیر نہ ہوئی کہ وہ اسے نکال نہ سکے۔ چنانچہ وہ انہیں ہو کر وہیں سے چل پڑا اور اپنے چھپے چھپے ساتھی کو چھوڑ گیا کہ شاید دالہل کم ہو جائے اور وہ تل کو نکال کر لے آئے۔ مگر

جب رات آئی تو اس شخص کو بہت درد لگا وہ تل کو چھوڑ کر اپنے ساتھیوں سے چلا اور ان کو
 تار کر تل کر گیا تھا۔ ان میں سے کسی نے کہا جب کسی کی صحت مریض ہوئے کو آ جاتی ہے
 وہ اپنے آپ کو ہر حالت سے جاننے کے لئے خود کو کئی عی کو کش کرے جس سے اس کی
 جان کے جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ مگر کوئی تدبیر اس کے کام نہیں آئی بلکہ بعض اوقات اس
 کے بچنے کی یہ کوشش اور اس کی یا شاید اس کے لئے وہاں جان ہی جاتی ہے۔ جس طرح
 جان کیا جاتا ہے کہ:

2۔ ایک مصیبت زدہ شخص اور اس کی تدبیریں

ایک آدمی کی خونا ک بھل میں جا رہا تھا جہاں وہ لوگوں کا بہت زیادہ خطرہ تھا۔
 وہ شخص اس علاقے کے راستے اور اس کے خطرات سے بخوبی واقف تھا۔ وہ ابھی کچھ زیادہ
 دور نہ گیا تھا کہ اسے ایک غور و بھیرا خطرہ آجانبہ اس نے دیکھا کہ بھینسا اس کی طرف
 آ رہا ہے تو وہ ڈر گیا اور اس سے بچنے کے لئے اس نے دائیں بائیں دیکھا کہ شاید اسے
 بھینسے سے بچنے کے لئے کوئی جگہ مل جائے لیکن اسے غدی کے پار ایک بستی کے سوا کوئی
 جگہ نظر نہ آئی تو وہ بخوبی سے اس کی طرف بھاگا لیکن جب غدی پر پہنچا تو اس پر ٹپا نہ تھا۔
 اس نے دیکھا کہ بھینسا ابھی اس کے پیچھے آ رہا ہے تو اس نے غدی میں چلا گیا کہ وہ تیرا
 نہ جانتا تھا کہ وہ اس میں ادب ہی جا کر بستی کے لوگ اسے نہ دیکھ لیتے۔ چنانچہ انہوں
 نے اس کو ہر شانہ و بیکہ دوسرے کے قریب ہی پکڑ چکا تھا۔ وہ بیکہ ویران لوگوں کے پاس
 رہا اور جب دیکھا کہ بھینسے سے محفوظ ہو گیا ہے۔ تب اسے غدی کے کنارے ایک آگ
 تھک مکان نظر آیا اس نے سوچا کہ وہاں جا کر کچھ دیر آرام کر لوں اس کے اندر گیا تو اس
 نے دیکھا کہ اس میں آگ لگی ہے۔ جنہوں نے کسی آگ کو نہ دیکھا ہے اور اس کا بلی نہیں کر
 رہے ہیں یہ آگ بڑھ چکی ہے اور اس نے دیکھا کہ اس کی جان کی ہر جگہ
 بستی کی طرف بھاگا اور وہاں ایک دیوار کے ساتھ کھڑا کر آرام کرنے کے لئے بیٹھا ہی
 تھا کہ دیوار گر گئی اور وہ اس کے کچھ دیر رہ گیا۔

دیکھو کہ وہ اس دلدل سے کسی طرح بچ گیا اور اس علاقے میں ہر جگہ بھینسا
 چھوڑا۔ اس کی خوب صورت ہو گیا بھینسا نے اس کا شروع کر دیا وہ خوب لڑائی آواز سے

اگر ۱۰-۱۲ مہینے عربی جنگل تھا جہاں ایک بہت بڑا شیر رہتا تھا۔ وہ اس علاقے کا بادشاہ تھا اور اس کے ساتھ بہت سے دوسرے درندے، بیلرے، گیلڈ، کوس، چیتے وغیرہ بھی رہتے تھے۔ یہ شیر اپنی سنائی کرنا تھا اور اپنے کسی ساتھی کی رائے کو تسلیم نہیں کرتا تھا۔ اس نے کسی غلطی نہیں دیکھا تھا اور کبھی اس کی آواز بھی نہیں سنی تھی۔ اس لئے نکل کے اکرانے کی آواز سن کر اسے گھبراہٹ ہوئی لیکن اسے یہ گھبرانہ تھا کہ اس کے دور ہادی اس کی اندر کی حالت سے آگاہ ہو جائیں پتا چلے اس نے دایر لکھا اور دکھ کرنا پھوڑ دیا اور اس کے دور ہادی اس سے غوراکھ گیا کرتے۔

شیر کے دور ہادیوں میں وہ گذر بھی تھے۔ ان میں سے ایک کو کھیل اور دوسرے کو دانت کہا جاتا تھا۔ یہ دونوں بہت ذہین اور ہوشیار تھے۔ ایک دانت دانت نے اپنے بھائی کھیل سے کہا۔ بھائی! یہ بادشاہ سلامت ایک جگہ کیوں تک کر رہ گئے ہیں؟ کبھی باہر نہیں نکلتے۔ کھیل نے کہا تمہیں یہ پوچھنے کی آخر کیا ضرورت؟ چونگی ہے؟ ہم لوگ بادشاہ سلامت کے دور ہادیت پر رہتے ہیں جس بات کو وہ پسند کرے گا اسے اختیار کرے گا۔ جس کو وہ نا پسند کرے گا اسے ہم اسے ترک کر دیں گے۔ تاہم یہ مقام نہیں کہ بادشاہوں کے سلطنت پر منتظر کر رہا اور وہ دل دے۔ تم اس سے اذی رہو اور کچھ نہیں کی ایسے کام کے پیچھے نہ پڑو۔ اس کا نہیں ہوتا تو اس کا انجام بدی ہوتا ہے جو بدی کے انھوں نے بد کرنا ہوا تھا۔

3۔ بندر اور بدی

لوگ جان کرتے ہیں کہ ایک بندر نے دیکھا کہ وہ کسی کھڑی پر بیٹھا ہے اور اسے جھڑپا ہے اس نے اس میں دھڑکڑاہٹ کی محسوس کی جیسا کہ اسے یہ بھر بہت چھانگا۔ پھر وہاں پر کہ بدی کسی کام کے لئے نکلی چلا گیا پتا چلے بندر اسے کام میں لگ گیا جہاں اس کا نہیں تھا۔ وہ کھڑی پر بیٹھ گیا اور اس کی دھڑکڑاہٹ کی دوز میں پٹی گئی وہ پھوٹی کھڑی اس نے غور و فکر دی۔ تو کھڑی کی دوز بند ہو گئی۔ دور کی شدت سے اس پر غصی طاری ہو گئی۔ بدی نے آ کر اس کا بے حال دیکھا تو اس نے بھی اسے خوب دانا۔ بدی کے انھوں جی اس کی اور محنت تھی وہ اس تکلیف سے کھنڈ ڈاؤں کی دھڑکڑاہٹ میں دم کے پھنسنے جانے سے بے ہوش ہوئی تھی۔

دانت نے کہا! پھر کچھ تم نے کیا ہے میں نے سن لیا ہے۔ لیکن براہِ مصلحت جو

بادشاہوں کے قریب رہتا ہے اور کام چھین کر قریب رہنے کا شرف حاصل نہیں کر سکتا اور
 قصیدے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو شخص بادشاہوں کا قریب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
 وہ جس اپنے پیسے کی خاطر یہاں نہیں کرتا۔ پیسہ کلاہر طرح کی چیز سے لکھا جاسکتا ہے۔ وہ
 اس لئے قریب حاصل کرنا چاہتا ہے تاکہ اپنے دوستوں کو غائب کر سکے اور دشمنوں کو ہات
 دے سکے اور کچھ لوگوں میں ہمارے بھی نہیں ہوتی اس لئے وہ غرضی ہی چیز پر غرض ہو جاتے
 ہیں۔ جس طرح کچھ کو سو گئی ہی پڑی مل جاتے تو وہ اس پر ہر لئے نہیں ہوتا۔ لیکن عروک و
 ہر امت رکھتے ہیں۔ انہیں اصولی چیزوں پر اطمینان نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ اس وقت تک نہیں
 نہیں لینے جب تک اس نظام پر نہ کچھ جانیں جس کے وہ اہل ہوتے ہیں۔ جس طرح شیر
 زکوان کا ذکر کرتا ہے۔ جسے جب اسے کوئی لذت نظر آ جاتا ہے تو وہ خوشی کو بھڑک کر اس
 کے پیچھے لگ جاتا ہے۔

اسی طرح کہے کہ جو کچھ وہ ہم دیکھتا رہتا ہے اور نہ ہی آپ اس کی طرف روٹی کا
 ٹکڑا دل دیتے ہیں تو اس پر غرض ہو جاتا ہے اور قناعت کر لیتا ہے۔ لیکن کچھ برس آگے
 جس کی قوت و حرکت کا سب کو حیران ہے جب اس کے سامنے چاروں طرف ہوتا ہے تو اس
 وقت تک وہ اسے منہ نہیں لگا تا جب تک اس کی خوشنود نہ کی جائے اور اس کے سر پر ہار
 ڈال دیا نہ کیا جائے۔

جو شخص اس طرح سے زندگی گزارے کہ اس کے پاس مال اور عزت اور
 اپنے اہل و عیال اور عزیز و اقارب سے حسن سلوک کرنا اور اس کی عمر خوش و خوشی ہی ہو کر وہ
 طویل باعمر ہوتا ہے۔ اور جو شخص تنگ دستی اور غلطی میں زندگی گزارے اور اپنے آپ پر ہار
 اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے میں اگلی سے کام لے اس سے تو قیصر میں چاروں ہار دے گی
 زیادہ زندہ ہوتا ہے۔ اور جو شخص کھلی اپنے لئے اور اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے کام
 کرے اور کسی ایسی پر آشکارا کر کے اور اپنی سب باتوں کو بھڑک دے اس کا چہرہ چاروںوں میں
 ہی کیا جاسکتا ہے۔

کلیہ نے کہا میں نے تمہاری بات سمجھ لی ہے لیکن قصیدے اس بات پر غور کر لینا
 چاہئے کہ ہر انسان کا ایک مقام ہوتا ہے جب تک وہ اسے قائم رکھ سکے اسے اسی پر قناعت

کر لی جاتے۔ دہن نے کہا سراسر تو بڑھتی ہی کے لکھ کے تلف ہوتے ہیں۔ کسی کو اس کی بڑھتی ہی لپکے مرے سے لپکے مرے تک پہنچا دیتی ہے لیکن جس کے اندر مزہ دہت کی کو ہوتی ہے وہ اپنے آپ کو بڑھتا مقام سے بھی بچے گا لیتا ہے۔ چھوٹے مرے سے بڑے مرے تک پہنچنا مشکل ہے۔ لیکن بڑھتی سے بڑھتی ہی مرے آسان ہے۔ جس طرح امانی ہمارے کو زمین سے اٹھا کر کھڑے کر دے گا، اسی طرح ہمارے کو زمین پر دے گا۔ آسان ہوتا ہے۔ ہم وہاں پہنچا لے لپکے مرے تک پہنچے گا مزہ کرے گا۔ اور ہم پہنچا لپکے بڑھتی کی وجہ سے اسے حاصل بھی کر سکتے ہیں۔ تو ہر قسم اس کام جو مقام پر ہی قائم کیوں کر لیں؟ جب کہ ہم اس سے بڑھتا مقام پر پہنچ سکتے ہیں۔ بیکھلے نہ کہا تو ہمارے قصہ کے لئے تمہارے انداز سے کیا ہیں؟ دہن نے کہا: میرا انداز یہ ہے کہ سوچو وہ صورت حال میں بادشاہ سے ملوں مجھے محسوس ہوتا ہے کہ اس کی رائے میں قوت نہیں رہی اور اسے ہمارے اس کے دربار میں کوئی کچھ سوچ نہیں رہا۔ ہو سکتا ہے کہ اگر میں اس وقت اسے ملوں تو خیر غولان انداز میں بات کر دوں اس کے پاس عزت اور اعلیٰ منصب حاصل کروں۔ بیکھلے نہ کہا تجھے کچھ محسوس ہو رہا ہے۔ کہ بادشاہ کو اس وقت کچھ نہیں سوچ رہا۔ دہن نے کہا یہ محسوس ہے کہ ہم فراست کی وجہ سے چاہتا ہوں اس لئے کہ ایک صاحب فراست شخص اپنے ساتھی کے اندر کا حال اس کے ظاہری آثار سے معلوم کر لیتا ہے۔ بیکھلے نہ کہا تجھے بادشاہ کے پاس کوئی محسوس کیلئے قوت نہیں کیوں کہ جو کچھ ہے؟ جب کہ نہ تم اس کے مصاحب ہو اور نہ تمہیں بادشاہ اس کے حضور پہنچا کوئی تجربہ ہے۔ دہن نے کہا مضمین اور طاقت اور شخص کے لئے ہمارے جو اطلاع دیکھ مشکل نہیں ہوتا۔ خود ہو چلا تھا اس کی عادت نہ رہی ہو۔ لیکن ایک کزور شخص خود اس کی یہ عادت ہی کیوں نہ ہو وہ ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے بیکھلے نہ کہا کوئی بادشاہ محسوس اپنے سامنے حاضر ہوا تو اس کو عزت نہیں دے گا۔ ہمارے اس کے لئے صرف اپنے شخص کو ترغیب دے گا۔ ہمارے اس کے قریب ہونے کی کوشش کرے گا ہمارے کہ کہ بادشاہ کی مثال ہمارے کی مثال کی بات ہے ہر کسی کو دے اور صحت پر نہیں چڑھتی بلکہ اس پر پھینکتی ہے ہمارے اس کے قریب ہو۔ لہذا تم خیر کھد ہر کسی کوئی تہہ ہر جہے حاصل کر سکتے ہو بلکہ تم اس کے قریب بھی نہیں گئے۔

دست نے کہا میں نے تمہاری ساری باتیں سمجھ لی ہیں۔ اور تم جی کہہ رہے ہو جس قسمیں اس مقام پر ہے۔ نہ کہ آج جو لوگ بادشاہ کے قریب جتے ہوئے ہیں۔ وہ بھی اس سے پہلے اس مقام پر ہے۔ نہ کہ وہ پہلے اس کے قریب ہوئے اور پھر اس صاحب تک پہنچ گئے۔ میں بھی بادشاہ کے قریب ہو کر اس صاحب تک پہنچنا چاہتا ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص کسی بادشاہ کے دروازے پر جائے اپنی اپنی چھوڑ دے۔ اچھی ترشی برداشت کرنے اور اپنی اختیار کرے اور لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آئے۔ تو وہ اپنی صاحب تک پہنچ سکتا ہے۔۔۔ کیلئے یہ کہا چلتا ہوں کہ جو کہ تمہاری بادشاہ تک رسائی ہو گئی جس میں اس کے پاس تمام اس مقام کیے حاصل کر پاؤ گے؟ دست نے کہا اگر میں اس تک رسائی حاصل کروں تو اس کی ممانعت معلوم کرنے کی کوشش کروں گا۔ اور پھر اس کی ممانعت کرنے اور اس سے بہت کم اختلاف کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو اس کی سرخی و منتاد کے مطابق افعال میں گا جب وہ کسی ایسے کام کا ارادہ کرے گا جو میرے نزدیک کسی درست ہو تو اسے خوب کاغذوں کر اس کے سامنے پیش کروں گا اور اس کے ہر پہلو کو واضح کروں گا۔ اور اس کے لئے اس کی امت جی جھاڑ گا تا کہ وہ خوش ہو جائے اور جب وہ کسی ایسے کام کا ارادہ کرے گا جس سے مجھے نقصان نظر آتا ہو تو میں اسے نقصان سے آگاہ کروں گا اور اس کو ترک کر دینے کے لئے اس کے سامنے پیش کروں گا۔ جتنا کہ میں کر سکوں گا۔ اس طرح مجھے یقین ہے کہ بادشاہ کے پاس اپنی تمام حاصل کروں گا اور اسے میرے اندر اپنی صلاحیتیں نظر آئیں گی جو اسے کسی اور کے اندر نظر نہیں آئیں گی۔ ایک صاحب علم و عقل شخص تھا ہے تو جی کو جھوٹ اور جھوٹ کو جی جھوٹ کر سکتا ہے۔ جس طرح ایک نابینا مرد کو یہ کہنا کہ کسی تصویر میں عطا ہے کہ وہ عمار سے باہر اور چلتی معلوم ہوتی ہیں۔ اور کہنا کہ عطا ہے جو عمار کے اندر محسوس ہوتی ہیں۔ حالانکہ وہ اس کے اندر نہیں ہو سکتی۔ اور جی جب بادشاہ کو میری صلاحیتوں کا علم ہو جائے گا تو میری عزت افزائی کی اور مجھے اپنا قریب ٹاپ لینے کی خواہش ملے۔ نہ زیادہ ہو گی۔

کیلئے یہ کہا تمہاری رائے ہے ایک بھی ہو جس میں قسمیں بادشاہ کے قریب سے پریشانی سمجھیں کرتا ہوں اس لئے کہ بادشاہوں کے قریب میں جتنے عطا ہوتے ہیں۔ اہل علم نے کہا ہے کہ تمہیں باتوں کا کوئی مطلب کوئی اصل ہی کر سکتا ہے اور کم لوگ ہی اس

سے طاقت لگتے ہیں۔ ۱۔ بادشاہ کا قریب ہوا۔ اور ان کو ہم زمانہ ۳۳۰ سالہ تجربہ کرنے کے لئے زیر لبی لہجہ 'اصلی علم نے بادشاہ کو ایسے بھانڈے سے تشبیہ دی ہے جس پر چڑھا مشکل ہوتا ہے۔ مگر اس پر غور پہلے جنسی جراثیم اور سفید دوائی کی بھی پائی جاتی ہیں اور ان چیزوں کے ساتھ وہاں اور نہ بچتے اور پھیلنے کی بکثرت ہوتے ہیں اس پر چڑھا مشکل اور اس پر دباؤ خفگی کا ہوتا ہے۔

دوسرے نے کہا جو کچھ تم نے کہا ہے سچ ہے لیکن جو شخص صاحب کو برداشت نہ کرے وہ اپنے مقصد بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ اور جو شخص کسی خوف کی وجہ سے ایسا کام چھوڑ دے جس میں اس کی کامیابی کا امکان بھی ہو تو وہ کسی بڑے کام میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ کہتے ہیں کہ تین چیزوں پر بکثرت یعنی اور غفلت میں کوہ سے اسی کوئی بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ اور وہ ہیں بادشاہ کی خدمت، سمندر میں تھمائی سڑا اور دشمن سے متقابلہ اصلی علم نے ایک جگہ ہمت، شخص کے حلقے کہا ہے کہ اسے وہ جگہوں کے علاوہ کسی اور جگہ نہیں دیکھا جاسکتا اور ان وہ جگہوں کے علاوہ اور کوئی جگہ اس کے لائق بھی نہیں ہوتی۔ وہ پادشاہوں کے ساتھ محرز ہو کر، پہاڑی گارو روایتوں کے ساتھ تاریک دنیا میں کر۔ جس طرح کہ اچھی کی خواہش رہتی اور قدر و قیمت صرف وہ جگہوں پر ہوتی ہے۔ پادشاہ جگہ میں آزاد پکارتا ہو پادشاہوں کی ساری میں ہو۔ کیلئے کہا۔ اللہ تعالیٰ تیرے اس بارے کے کیرے لئے باعث خیر ہوئے۔

شیرتہ ہر مال تیری اس بارے کا کھلیں۔

۴۔ دوسرے شیرتہ کے بارے میں

اس کے بعد دوسرے کیلئے کے پاس سے اٹھ کر چلا گیا اور شیر کے حضور پہنچ گیا جاتے ہی سلام عرض کیا۔ شیر نے اپنے ایک صاحب سے پوچھا یہ کون ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ گھوڑوں میں گھلاں ہے۔ شیر نے کہا ہاں میں اس کے باپ کو جانتا ہوں مگر دوسرے پوچھنے لگے نام کیا ہے؟

دوسرے نے کہا! میں آپ کے در و درت پر غور رہتا ہوں۔ میری یہ آرزو تھی کہ جب کوئی کام آج بڑے تو میں بدل دجان سے اور اپنی جگہ کے مطابق بادشاہ سلامت کی مدد کروں۔ بادشاہوں کے دربار میں ہے مگر کام ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے لئے کبھی ان لوگوں کی بھی

ضرورت نہ جاتی ہے جن کی کوئی اہمیت نہیں سمجھی جاتی۔ کوئی بھی آدمی ایسا نہیں ہوتا کہ اس نے اندر کوئی بھی غلطی سمجھو نہ ہو۔ غور و فکر اور سوچنے کا حق کیوں نہ ہو۔ جس طرح ایک کہانی کی نگارنی دیکھیں، چاندی راقی ہے مگر کبھی آدمی اس سے کان کھائے گا کامیابی لے لیتا ہے۔ مگر وہ جاندار جو صحیح نقصان سے بھی واقفیت رکھتا ہو اس سے کام لیتا تو اور بھی مناسب ہے۔

جب شیر نے دوست کی انجمن میں آواز سے وہ بہت چھانکنا اس نے سمجھا کہ چاہیکہ نے غور و فکر صاحب عقل و دانش ہے۔ پھر اس نے حاضرین سے حیرت ہو کر کہا کہ ایک صاحب علم اور عالی مرتبت شخص ہوا وہ کتہ کتاب رہتا ہے اور اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں سمجھی جاتی لیکن اس کا عقلی نظام کتنی کمال کرنے سے قادر کرتا ہے۔ جس طرح آگ کے شعلے کو غور و فکر ہی ہمارا کر رکھا جائے غور و فکر ہی کی طرف ہی جاتا ہے۔

جب دوست نے سمجھا کہ اس نے شیر کدال میں جگ بجا کر لی ہے۔ حیرت کئے بغیر۔ مادیادشاہوں کے دروازے پر اس طرح کے ساتھ آتی ہے۔ کہ بادشاہ کو اس کے علم و فکر کا علم ہو جائے۔ کہا جاتا ہے کہ فرقت وہ شخصوں میں ہوتی ہے۔ جھگڑکی جھگڑ پر اور عالم کی عالم ہے۔ کسی کے دوست غور و فکر ہی زیادہ ہوں لیکن وہ تجربہ علم سے ہے سمجھ ہوں تو وہ نقصان ہی پہنچاتے ہیں۔ اس لئے کہ محاسنات کو بچانے کے لئے خدا کی مخلوق کی نہیں بلکہ ایسے اور شخصیات کی ضرورت ہوتی ہے اس کی مثال یوں ہے کہ ایک آدمی ہماری حیرت افروز کرتا ہے۔ اپنے آپ کو شفقت میں ڈالتا ہے۔ مگر اسے حیرت کی کوئی قیمت وصول نہیں ہوتی جس شخص کو نگارنی کے عین کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسے کھاس پھاس کام نہیں دے سکتا ہے غور و فکر بہت زیادہ ہو۔ بادشاہ سلامت! آپ شرافت میں اور باطنی عرفی کو معمولی چیز نہ سمجھیں غور و فکر کسی چھوٹے سرے کے آدمی میں پائی جاتی ہو اس لئے معمولی ہی چیز کو بھی غور و فکر ہو جاتی ہے۔ جس طرح کہ گوشت کے پھٹے ٹکڑے تو مردہ جانور سے ہاتے ہیں مگر جب ہمیں سے کھان چائی جائے تو وہی چینی ہو جاتے ہیں اور بادشاہ حکمت کو ہلاتے ہیں اور جنگ ہو بادشاہان کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔

اس کے بعد دوست نے صاحب گماکہ وہ حاضرین کو بتادے کہ اسے بادشاہ کے

پس جو جرم حاصل ہوا ہے وہ اس کی ذالی فراست اور قابلیت کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔ ان کے ذہن میں یہ تھا کہ دستگیر ہوا ہے لے ل گیا ہے کہ شیر اس کے باپ کو جاتا ہے۔ دوسرے ان سے کہنا کوئی بادشاہ لوگوں کو اس لئے اپنا مشرب نہیں جاتا کہ ان کے آؤا ہوا اس کے مشرب تھے اور نہ انہیں اس لئے اپنے سے دور رکھتا ہے۔ کہ ان کے باپ ہوا اس سے دور تھے۔ بلکہ ہر یہ دیکھتا ہے کہ آؤا کی کٹاؤ کیا خوبی ہے جس طرح آؤا کی کٹاؤ نے جسم سے زیادہ کوئی اور چیز اس کے قریب نہیں ہوتی لیکن جب وہ اس کے کسی بھی کی وجہ سے تیار ہوتا ہے تو اس کی بیماری کا علاج وہ اس دور کے کرتا ہے جس سے بہت دور ہوتی

←

جب دوسرا پانی انوں سے فارغ ہوا تو بادشاہ کے دل میں اس کی قدر و قیمت اور جو بھی بادشاہ نے اس سے خوش و غالی سے منگھڑکی اور اس کی عزت و قدر میں ہوا اضافہ کیا۔ پھر اپنے مصائب سے کہنے لگا بادشاہ کو چاہئے کہ وہ ہمدردوں کے حقوق ادا کرنے میں لاپرواہی سے کام نہ لے۔ اس معاملہ میں لوگوں کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے حواشی میں ہی کج خلقی ہوتی ہے۔ وہ اس سانپ کی طرح ہوتے ہیں۔ کہ اگر کوئی اس کے سر پر پاؤں رکھ دے اور وہ نہ کانے گا تو اس سے کسی کو اس دھوکے میں نہیں رہتا چاہئے۔ کہ وہ بادشاہ اس پر پاؤں رکھے گا تو وہ ہر گز نہ کانے گا اور کچھ لوگ نرم حواشی ہوتے ہیں ان کی مثال متدل کی کی ہے۔ کہ ہوا تو وہ ٹھنڈا ہے مگر اس کو جب زیادہ گرمزا جائے تو وہ گرم ہوا اور صحر ہوتا ہے۔

اس کے بعد دوسرے شیر کی عظمت و عظمت کا راز داس میں لکھا اور ایک دن شیر سے کہنے لگا کہ بادشاہ عظمت ایک عرصہ سے اسی جگہ پر رکے ہوئے ہیں اور یہاں سے نہیں نہیں جاتے اس کی وجہ کیا ہے؟ جب یہ دونوں باتیں کر رہے تھے شیر نے پھر بلند آواز میں ذکر کیا۔ شیر کہ اس سے بہت خوف محسوس ہوا مگر اس نے اپنی اندرونی کلیت کو نگاہ پر نہ آنے دیا۔ لیکن بہت کوششوں سے اس آواز سے شیر پر گہرا ہمت طاری ہو گئی ہے۔ اس نے پوچھا کیا بادشاہ سلامت کو اس آواز نے پریشان کیا ہے؟ شیر نے کہا ہاں مجھے اس کے علاوہ اور کوئی پریشان نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ بادشاہ سلامت کے لئے یہ حساب نہیں کہ وہ کسی

آواز کی وجہ سے گھبرا جائیں۔ اہل علم نے کہا ہے کہ ہر طرح کی آوازوں سے اور ضروری
فہم۔ شیر نے کہا کوئی اس کی مثال دوسرے کہا کہ لوگ جان کر جیتے ہیں کہ

5۔ لوزی اور اصول

ایک لوزی کسی جنگ میں لگی۔ وہاں ایک درخت پر اصول لٹکا ہوا تھا۔ جب وہاں
جتنی تو درخت کی ٹہنیاں بھرم کر سں پر گتیں۔ اس سے بہت آوازیں اہولی۔ لوزی بیا آواز
سں کر سں کی طرف چل پڑی۔ جب اس نے اصول دیکھا تو سوچا اس کے اندر بہت سی
چلی مار گشت ہو گا۔ لوزی نے کوشش کر کے اسے چاڑھا تو اس کے اندر سے اسے بھگائی نہ
لا۔ تو کہنے لگی مجھے معلوم نہیں تھا کہ بڑی آواز اور بڑی حساست والی چیز یہی لگی ہوئی ہیں۔

میں نے یہ مثال آپ کے سامنے اس لئے بیان کی ہے۔ کہ یہ آواز جس نے
بھیں پر بیان کر رکھا ہے۔ اگر ہم وہاں جا کر خود دیکھیں تو ہمارے ذہن میں اس کا جو تصور
ہے اس سے وہ کم تر ہی ملے گی۔ اگر بادشاہ سلامت پہنچ فرمائیں تو مجھے بھی وہی خود بھیں
ضمیر میں تاکہ میں اس آواز کی حقیقت معلوم کر کے آؤں۔ شیر نے اس کی رائے سے اتفاق
کیا اور اسے جاننے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ دسٹ اس طرف چل چا وہاں شہر بہت تھا
۔ جب دسٹ چلا گیا تو شیر نے اس کے بارے میں سوچا شروع کر دیا اور دسٹ کو پیچھے پر دل ہی
دل میں ہنس کر نے لگا اسے خیال آ کر دسٹ پر اصرار کر کے میں نے غلطی کی ہے وہ پہلے
میرے بارے میں بہت دور تھا۔ جب کوئی شخص بادشاہ کے دروازے پر آ جا رہا ہو اور کسی قصور
کے بغیر اس کے حقوق مارے گئے ہوں یا بادشاہ کے پاس پر کوئی زیادتی کی گئی ہو یا وہ اس
کے خیال میں جیل اور حرم میں ہو یا اسے کوئی نقصان پہنچا ہو یا اس پر غلطی آ گئی ہو لیکن
بادشاہ نے اسے چھوڑنے سے نہ بچایا ہو یا خود اس نے کوئی جرم کیا ہو اور اسے اس کی سزا
ملنے کا وہ جرم وہ اس کی جیل کی توقع رکھتا ہو جو بادشاہ کے لئے تو نقصان دہ ہو لیکن اس
نے لئے سود مند ہو یا ہو سکتا ہے وہ بادشاہ کے حریف سے صلح کرنا چاہتا ہو اور اس کے حلیف
ہے لڑنے کا ارادہ رکھتا ہو۔۔۔ اس لئے بادشاہ کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ کسی پر اصرار
لے کر اسے جلاوطنی سے کام لے کر بھروسہ نہ کرے یا فراموشی کا ناگ ہے میرے دروازے
سے اسے دور رکھا گیا اور شاہ اس وجہ سے اس کے دل میں کوئی کینہ نہیں ہو سکتا ہے یہ کہنے

میرے ساتھ خیانت اور میرے وطن کی حد کرنے اور اس کے پاس میری شخصیت کرنے پر
 اصرار سے پاؤں رکھا ہے کہ وہ اس آواز والے کو مجھ سے زیادہ طاقتور پائے تو مجھے چھوڑ کر اس کا
 ہوا کر رہا ہے۔ بھر وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور باہر بصر ٹھٹھکا۔ ابھی تو مری دور ہی چلا تھا کہ اس
 نے دست کا اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تو دل ہی دل میں بڑا خوش ہوا اور محکم پھر کر اپنی
 جگہ پر آ کر بیٹھ گیا اسے بھی دست بھی شیر کے پاس پہنچ گیا شیر نے اس سے چھپا کیا کر
 آئے ہو؟ کیا دیکھا ہے تم نے؟ دست نے کہا میں نے ایک نفل دیکھا ہے اور جو آواز آپ
 نے سنی تھی وہ اسی کی تھی۔ شیر نے چھپاؤ طاقتور رکھا ہے؟ دست نے کہا اس کے اندر تو کوئی
 طاقت ہی نہیں۔ میں اس کے پاس کیا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں والی کرات کی نمبر
 تیرہ دیکھی کہ کئی پکڑ نہیں سکا۔ شیر نے کہا یہ بات تمہیں اس کے بارے میں دھوکے میں نہ اٹل
 دے اور نہیں تم اسے بے وقت نہ سمجھو۔ اس لئے کہ اگر وہی کھاس پھونسی کی تو کچھ پر وہ
 نہیں کرتی لیکن میں بھی سمجھوں کہ وہ بڑے بڑے درختوں کو خروار کر اڑتی ہے۔ دست نے کہا
 - ہاں وہ طاقت ہے آپ بالکل سنا رہی۔ اسے کچھ بھی اہمیت نہ دی۔ میں اسے لا کر آپ کی
 خدمت میں حاضر کرنا ہوں۔ تاکہ وہ آپ کا مطلع اور حکام میں کر دے۔ شیر نے کہا عجیب ہے
 جو تمہاری مرضی۔ چنانچہ دست نفل کے پاس گیا اور کئی خوف اور جھجک کے بغیر اسے کہنے لگا
 شیر نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ میں تمہیں اس کے پاس لے کر جاؤں اور اس نے کہا
 ہے کہ اگر تم طاقت گزاریں کہ اس کے پاس جلد پہنچ جاؤ تو اس سے پہلے حاضری دینے میں
 جو تاخیر تم سے ہو چکی ہے اس پر تمہیں ماناں دے دوں اور اگر تم جلد نفل کر دوں گی اس سے
 وہ جلد اطلاع دے دوں۔ شریہ نے کہا یہ شیر کون ہے جس نے تمہیں میری طرف بھیجا ہے
 - کہاں ہے وہ؟ دست نے کہا اور وہ کدوں کا اور شاہ ہے اور وہاں کچھ داتا ہے اور وہ کدوں کا ایک
 انگور اس کے ساتھ ہے شریہ پر شیر فورہ کدوں کا نام سن کر رز گیا۔ اور کہنے لگا کہ اگر تم مجھ کو
 جان کی امان دے دو تو میں تمہارے ساتھ چلا ہوں۔ دست نے اسے امان دی جس پر اسے
 امان ہو گئی اور پھر وہ دونوں شیر کے پاس پہنچ گئے۔ شیر نفل سے اٹھ کھڑا ہوا اور اسے
 اپنے پاس بٹھا اور اسے کہا کہ تم اس طاقت میں آئے ہو اور آئے کا سبب کیا تھا۔
 شریہ نے اسے سارا سارا حالات تو شیر نے اسے کہا تم میرے ساتھ رہو میں تمہیں عزت دوں گا

اس پر تلنے اس کی طرح کی اور اسے دعا کی۔

اس کے بعد شیر نے شتر پر کواچا طرب طالیا اسے عزت دی اور اسے اس سے اس ہو گیا اور اسے اپنا راز دیا طاکرا اپنے مسالط میں اس سے مشورہ لینے لگا۔ اسی طرح دن گزارتے گئے اور اس کی پسند کی رغبت اور قرب میں اضافہ ہوتا چلا گیا حتیٰ کہ وہ اس کے تمام مصاصین میں سے اس کے زیادہ قریب ہو گیا۔ جب دستہ نہ دیکھا کہ تل اس کے اور اس کے ساتھیوں کی نسبت شیر کے زیادہ قریب ہو گیا ہے اور اس کی حکومت اور عظمت کا راز دیا گیا ہے تو اس کے دل میں اس کے خلاف بہت زیادہ حسد پیدا ہوا اور اس کے فیض و غضب کی کوئی اعجاز نہ تھی۔

اس بات کا فکرو اس نے اپنے بھائی کیلے سے بھی کیا کہنے لگا جب ہے میری رائے تھی لعل گل میں نے تو اپنے سے ہی دشمنی کر ڈالی صرف شیر کا بھلا سوچنا رہا اور اپنے شمار سے بالکل ہی غافل ہو گیا حتیٰ کہ خود ہی تل کو شیر کے پاس لے آئے اور اس نے مجھ سے میرا مقام چھین لیا۔

کیلے نے کہا۔ تاؤ! اب تمہارا کیا خیال ہے اور اب تمہارے کیا ارادے ہیں؟
دستہ نے کہا مجھے اب اس بات کی فکر تو ختم تھی کہ تمہارا مقام مجھے اور شاہ کے پاس حاصل تھا اس سے زیادہ حاصل ہو جانے کا لیکن میں یہ ضرور چاہتا ہوں کہ تمہارا کھانا کافی رہ جائے۔ تمہاری باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کے بارے میں ہر عقلمند غور و فکر کرنا چاہتے ہو اور ان کو حاصل کرنے کی کوشش بھی کرتی چاہتے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اسی میں جو خراج و خضاع ہو اسے اس پر غور کرے اور پہلے جو خضاع اسے پہنچا ہے اس سے آٹھ سو بیسے تاکہ وہ زیادہ خضاع نہ ہو اور اس کا کمرے کو جو پہلے اسے ہوا تھا وہ زیادہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اور کی بات یہ ہے کہ سو سو سالوں میں جو خزانہ اسے حاصل ہو رہے ہیں اور جو خضاعات اسے پہنچ رہے ہیں ان پر غور و فکر کرے تاکہ نہ کا کھانا کر سکے اور خضاع سے بچ سکے۔ میں نے اب بھی کسی ایسی تدبیر غور کیا ہے جس سے میرا مقام مجھے واپس مل سکے اس کے سوا اور کوئی تدبیر نہیں ہو سکتی کہ میں اس کس کھانے والے تل کا کچھ کر دوں۔ حتیٰ کہ اس کا نافرمان ہو جائے۔ اس لئے کہ اگر وہ شیر کے پاس سے وٹ جائے تو مجھے میرا مقام واپس مل

سکا ہے اور ہو سکا ہے کہ یہ بات شیر کے قتل میں بھی زیادہ کامد ہو اس لئے کہ قتل کو زیادہ قریب کر لینا شیر کے لئے باعث حارہ ہے اور اس کے لئے نقصان دہ بھی ہے۔

کیلئے کہ کچھ قتل کے حلقہ شیر کی موجودہ رائے میں ہمارا سنا ہے کہ شرب کا لینے میں کسی شراب اور نقصان کا اثر پیش نہیں۔ دوسرے نے کہا کسی بادشاہ کو پیش چھ باتوں کی وجہ سے ہی نقصان پہنچ سکا ہے۔ عروہی تھوڑے ہوس سخت حوائی حالات اور بے تدبیری عروہی کا مطلب یہ ہے کہ بادشاہ مجلس اور ہورہ اصحاب رائے اور دیندار ساتھیوں سے محروم ہو جائے اور وہ اپنے لوگوں کو تلاش کرنا چھوڑ دے جس میں یہ خواہاں موجود ہوں۔ تھوڑے عروہی یہ ہے کہ لوگ آپس میں لڑنا شروع کر دیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بادشاہ رخصت و سرور، شرب اور فخر جیسی چیزوں کا دلدادہ ہو جائے۔ سخت حوائی کا مطلب یہ ہے کہ وہ بہت زیادہ بختی کرے قتل کا لیاں۔ کچھ اور لوگوں پر غم انداز پائی کرے۔ حالات کا معنی یہ ہے کہ قتل کا جائے اس وقت عام ہو جائے جہاں کچھ ہمارے اور جنگیں ہر پڑھوں اور بے تدبیری کا مطلب یہ ہے کہ جہاں نرمی اختیار کرنی چاہئے وہیں بختی کی جائے اور جہاں بختی کی ضرورت ہو وہاں نرمی۔ شیر قتل کا زیادہ ایگرہ ہو گیا ہے اور جیسا کہ میں نے قصیدہ بتایا ہے یہ بات اس کے لئے باعث حارہ بھی ہو سکتی ہے اور اس کے معاملات کو نقصان بھی پہنچا سکتی ہے۔ کیلئے کہ قتل کا کیا بکاڑہ ہوئے سے زیادہ طاقتور ہے اور شیر کے پاس اس کا تمام تھوڑے اور نچا ہے اور اس کے حامی بھی زیادہ ہیں۔ دوسرے نے قتل میری ہسانی کروہی اور چھوٹے قتل کو نہ کیونکہ معاملات طاقت زیادہ کروہی تہ اور چھوٹے قتل سے ہونے سے بڑھیں ہوتے۔ براہ وقت میرا ۵۷۱ ہے کہ چھوڑا اور کروہی آدمی مجلس اور فرماست کی طارہ اس تمام تک پہنچ چکا ہے جس سے اکثر طاقتور عاجز رہ جاتے ہیں کیا قصیدہ و قصہ معلوم نہیں کہ ایک کروہی سے اس نے صاحب کے حلقہ ایک تھوڑے آدمی جی جی اس سے مراد کے چھوڑا تھا۔ کیلئے کہ کسی طرح ہوا اتفاق دوسرے نے لوگ بیان کرتے ہیں کہ:

6۔ کوہ اور ناگ

کسی بھڑکے ایک اور صفت پر ایک کوہ کا گھونٹا تھا اس اور صفت کے قریب ہی ایک سوار ناگ کا قتل تھا جب کوہ کے پاس پہنچے ہوئے تھے ناگ اس کے بچوں کو کھانا پاتا۔ اس

صحبت نے کوہ کو بہت تسکین اور مسرورہ کر دیا تھا۔ اس بات کا شکوہ اس نے اپنے ایک گیارہ دوست سے کیا اور کہا کہ ایک سالہ میں مجھے تمہارے طور کی ضرورت ہے۔ گیارہ نے کہا کہ اتنا سالہ ہے کوہ کے پاس میرا ارادہ ہے کہ جب تک وہ سب سے بڑے کوچنگ ڈارکس کی آنکھیں پھڑوہوں۔ شاید اس طرح ہی دیکھے اس سے پہلے حال جانے۔ گیارہ نے کہا تم نے بہت بڑی تدبیر سوچ لی ہے۔ تمہیں کوئی ایسی تدبیر سوچنی چاہئے جس سے تمہارا قصد بھی پورا ہو جائے اور سب سے تمہیں کوئی نقصان بھی نہ پہنچے۔ تم اپنا کام بالکل نہ کرو جس سے تمہارا حال بھی کبھی اس گدھ کی طرح نہ ہو جائے جس نے ٹیکڑے کو قلم کا چاچا کر خروارم ہو گئی۔ کوہ نے کہا کہ اس طرح ہوا اتفاقاً گیارہ نے کہا۔ لوگ بیان کرتے ہیں کہ:

7۔ گدھا اور ٹیکڑا

ایک گدھ نے کسی ایسی جگہ کے قریب گھومنا دیکھا تھا جہاں بہت زیادہ چھپیلیاں پائی جاتی تھیں اس نے وہاں ایک طویل عرصہ گزارا۔ پھر اس پر بڑھا پاؤں کیا۔ اب وہ اپنے لئے کھار نہیں کر سکتی تھی۔ اس کا وہ اس کے دن قہرہ کا قدمی گزرنے لگے ایک دن وہ بہت آزار دہاں کر سوچ میں ڈال رہی تھی۔ کہ اس کے پاس سے ایک ٹیکڑا گزرا۔ جب اس نے اس کی پریشان حالی دیکھی تو قریب آ کر کہنے لگا۔ کیا بات ہے؟ آج بڑی تسکین نظر آ رہی ہے۔ گدھ نے کہا مجھے غم نہیں تھا وہ میں یہاں کی چھپیلیاں پر گزارا کرتی آ رہی تھی۔ آج میں نے یہ سارے دکھاریوں کو گزرتے دیکھا ہے۔ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہہ دیا تھا یہاں چھپیلیاں بہت مضمون ہوتی ہیں۔ کیا پہلے ان کو کھار نہ کر لیں۔ اور اسے کہنے لگا میں نے ایک دوسری جگہ پر اس سے بھی زیادہ چھپیلیاں دیکھی ہیں۔ پہلے میں اس جگہ چلا جاتا۔ جب وہاں سے فارغ ہو جائیں تو ان کو بھی بکھڑ لیں گے۔ اور مجھے مضمون ہے کہ وہ جب وہاں سے فارغ ہو گئے تو یہاں کچھ کھنکھن چھڑی کے اور بھی بھری ہوئی ہے۔ ٹیکڑا یہ بات سن کر چھپیلیوں کے پاس گیا اور انہیں اس کی اطلاع دی وہ سب متفق ہو کر گدھ کے پاس آ گئے اور کہنے لگے ہم تمہارے پاس اس لئے آئی ہیں۔ کہ ہمیں کوئی مشورہ دو کہ ہمیں اب کیا کرنا چاہئے۔ گھنڈہ آویڑا اپنے دھڑکنے سے بھی مشورہ لینے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ گدھ نے کہا کھار جوں سے مقابلہ کرنا تو میرے بس میں نہیں۔ میرے بطن میں قہر نہیں یہ تجھ کو آتی

ہے۔ کہ سب دوسرے جو بڑے چلے جائیں جو جہاں سے قرعہ ہی ہے وہاں چھپائیں بھی ہیں پانی بھی زیادہ ہے اور جہاز ہاں بھی ہیں۔ اگر تم سب وہاں جھل جھلکو تو اس میں تمہاری بہتری ہے۔ ان سب نے کہا تمہارے علاوہ اس احسان اللہ سے اور ہر کون کر سکا ہے اس کے بعد گدھ پر روزہ چھپائیں لے جاتی اور کسی نیلے پر چڑھ کر انہیں کھا جاتی۔ ایک دن جب وہ چھپائیں نیلے کے لئے آئی تو نکلے سے اس کے پاس آ کر کھائے بھی اس جگہ سے اڑ گیا ہے اس لئے بگھے بھی جہاں سے لے چلا۔ گدھ نے اسے اٹھا اور اڑا دی۔ جب وہ اس نیلے پر پہنچی جہاں وہ چھپائیں کھا کر گئی تھی تو نکلے سے لے وہاں چھپیں کی بہت سی ڈپڑیں دیکھیں اس نے سمجھ لیا کہ یہ گدھ ہی کی کارستانی ہے اور وہ اس کے ساتھ بھی چکی سڑک کر چکا اچھی ہے۔ اس نے دل میں کہا جب آئی گاؤں سے ساتھ لے کر چکے ہو جائے جہاں وہ پہنچے کہ ستارہ کرنے پانے کی وہاں سورتوں میں اس کا قصد ہوا کرتا ہی ہے تو جب بھی اسے اپنی جان کی حفاظت کرنے کی کوشش ضرور کرنی پڑے۔ یہ سچ کر اس نے اپنے جڑے گدھ کی گردن میں گاڑ دئے اور اسے توڑ کر رکھ دیا۔ گدھ مر گیا اس کے بعد نکلے چھپیں کے پاس گیا اور انہیں سارا امانت دیا۔

یہ مثال میں نے تمہارے سامنے اس لئے بیان کی ہے کہ جس میں معلوم ہو جائے کہ بعض تدبیریں اپنی ہی جاتی ہیں بہت میں جس میں تدبیریں اپنی تدبیر سے تمہارے کبھی غم کر سکو کہ اسے آپ کو کبھی چھاسکو گے۔ کہ نے کہا وہ کیا تدبیر ہے؟

گیدڑ نے کہا تم اذکر جاؤ اور اڑنے کے دوران دیکھتے رہو اور اگر جس میں کوئی زہر و جہرہ نظر آئے تو اسے اٹھا لو اور اسے لے کر اڑ جاؤ لیکن اس طرح اڑو کہ لوگ جس میں دیکھتے رہیں حتیٰ کہ آگ کے پاس آ کر وہ زہر پیچک ہو۔ جب لوگ زہر دیکھیں گے تو اسے اٹھا لیں گے اور جس میں آگ سے بھی خلاصی دلا دی جائے گی۔ چنانچہ کہا اذکر گیا اس نے کسی مکان کی چھت پر ایک امیر عورت کو حاصل کرتے دیکھا۔ اس عورت نے اپنے کپڑے اور زہرات اتار کر رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک کراپک ہوا اٹھا اور اذکر گیا لوگ اس کے پیچھے اڑنے لگے وہ اذکر اپنی کراپک کے بل تک پہنچ گیا تو اس نے لوگوں کے سامنے اس پر پیچک ہوا لوگوں نے پہاٹھا لیا اور آگ کو مار ڈالا۔

دوست نے کہا میں نے یہ حال اس لئے بیان کی ہے تاکہ تم سمجھو کہ وہ کچھ کہہ سکتی ہے جو طاقت نہیں کر سکتی۔ بیلے لے کر انٹل کے پاس طاقت کے ساتھ دہشتناکی نہ ہوئی تو تھوڑی بات درست ہو سکتی تھی جس کے پاس یہ قوت کے ساتھ فراست بھی ہے تم اس کا کیا بگاڑ سکتے ہو؟ دوست نے کہا کہ تم نے درست کہا کہ انٹل طاقت کے ساتھ عمل بھی ہے لیکن وہ بھی میری صلاحیتوں کا متحمل ہے اور میرے بعد یہ صلاحیت موجود ہے کہ میں اسے اسی طرح بچھاؤں جس طرح انوکھی نے شیر کو بچھا دیا تھا۔ بیلے نے کہا کہ اس طرح ہوا تھا یہ دوست نے کہا۔ لوگ بیان کرتے ہیں کہ:

8- شیر اور خرگوش

ایک شیر کسی ایسے علاقے میں رہتا تھا جہاں پانی اور گھاس کھڑے سے پاؤں تھا۔ اس علاقے میں بہت سے جنگلی جانور بھی رہتے تھے۔ لیکن شیر کے خوف کی وجہ سے ان کو اس پانی اور گھاس کا کچھ کاد نہ ہوتا تھا۔ ایک دن وہاں کچھ بکر شیر کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ بڑی مشکل سے ہم میں سے کسی ایک کا کھانا کرتے ہیں اس لئے ہم نے آپ کے لئے ایک گرجہ سوچا ہے۔ جس میں آپ کی بھلائی ہے اور ہمارے لئے امن۔ سلامتی۔ اگر آپ ہم کو ان امان سے رہنے دیتے ہیں تو ہم ہر گز آپ کے کھانے کے لئے ایک جانور بھیجا دیا کریں گے۔ شیر اس بات پر راضی ہو گیا اور انکے بچے جانوروں سے ساجد ہو کر لپٹا اور جانوروں نے بھی اس کی پاسداری کی بھرا ایک جھنڈی کا لٹکایا۔ خرگوش کے نام لکھ آیا اسے شیر کی خوراک بننا تھا۔ اس نے جانوروں سے کہا کہ تم ہر ایک کام میں میرا ساتھ دو تو میں جس میں شیر سے کھانا دلاؤں گا۔ انہوں نے کہا تم ہمارے ذمہ کیا کام لگاتے ہو۔ اس نے کہا تم جس میں جانور سے جو کچھ لے کر جاتے ہو ان کا کھانا دے دو گے کچھ خیر کرنے کا موقع دے انہوں نے کہا ٹھیک ہے اس کے بعد خرگوش باقی رہے شیر کے پاس گیا اس کے پیچھے کھانے کا وقت چاہا۔ بھرا وہاں کچھ خرگوش کے پاس گیا۔ شیر کو کھانے سے پاؤں تھا۔ وہ غضبناک ہو کر اپنی جگہ سے اٹھا اور کہنے لگا کہ اس نے آئے ہو تم اس نے کہا میں جانوروں کی طرف سے آپ کے پاس آیا ہوں۔ میرے ساتھ انہوں نے ایک اور خرگوش بھی لے کر آنا تھا کہ اسے میرے ساتھ رہنے دے دوں گا کہ میں اس علاقے پر

اور یہاں کے جانوروں پر زیادہ حق رکھتا ہوں۔ میں نے اس سے کہا یہ ادارے اداشاہ سلامت کے لئے کھلا کھانا ہے۔ جو جانوروں نے میرے ساتھ بیٹھا ہے تم ان کو مارنا نہ کرو۔ یہ سن کر اس نے آپ کو برا بھلا کہا اور گالیاں دیں۔ میں چل دی سے آپ کے پاس آ گیا ہوں تاکہ آپ کو اس کی اطلاع دوں۔ شیر نے کہا چلو میرے ساتھ اس کا کھانا کھئے دیکھا؟ خرگوش اسے دیکھ کر کہیں گے کیا جس کا پانی کھاتے صاف دھواں تھا۔ اور اس نے اس میں بھانک کر کھایا ہے اس کا کھانا۔ شیر نے جب بھانک کر دیکھا تو اسے اپنے اور خرگوش کا کھنکھار آیا تو اس نے خرگوش کی بات کو کھلایا اور اس شیر سے لڑنے کے لئے کوئی نہیں میں چلا گیا گاڑی اور اوپ کر کر گیا۔ خرگوش جانوروں کے پاس آ گیا اور جو کچھ اس نے شیر سے کیا قصان کو بتایا۔

کیلئے نہ کہا۔ اگر تم ایسے طریقے سے تل کو ہٹا کر سکو جس سے شیر کو کوئی قصان نہ پہنچے تو ٹھیک ہے۔ اس لئے کہ تل نے مجھے اور قصی اور ادارے ملا دوسرے دو باروں کو قصان پہنچایا ہے۔ لیکن اگر تم یہ کام شیر کو ہٹا کر کے ہی کر سکو پھر کوئی قدم نہ اٹھانا۔ اس لئے کہ میرا یہ کام میری اور تمہاری تعدادی ہوگی۔

اس کے بعد دوسری دنوں تک شیر کے پاس نہ گیا اور ہر ایک روز جا کر چھائی میں اسے ملا۔ شیر نے پوچھا کہ تم کی باتوں سے مجھے خطر نہیں آ رہا ہے۔ کیا ابھی۔ نہ آنے کی خبر آتی؟ دوسرے کہا اداشاہ سلامت۔ میں غور فرماتی۔ شیر نے کہا کیا کوئی حادثہ پیش آیا کیا تھا؟ دوسرے کہا ہاں ایک ایسی بات ہوئی ہے۔ جسے نئے اداشاہ سلامت ہی جانتے ہیں اور نہ ان کے اور اداش میں سے کوئی جانتا ہے۔ شیر نے کہا بات کیا ہے؟ دوسرے کہا بڑی سخت بات ہے۔ شیر نے کہا تاؤ بھی تو۔ دوسرے کہا۔ بات ایسی ہے کہ کہنے والے کو کہنے کا حوصلہ نہیں اور سننے والے کو سننے کا ہمت نہیں۔ اور آپ اداشاہ سلامت! صاحب فضل و شرف ہیں۔ آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ مجھے وہ بات کہنے سے تکلیف محسوس ہو رہی ہے۔ جیسا کہ آپ کو گوار کر رہے ہیں۔ جبکہ مجھے آپ ہی یہ بھروسہ بھی ہے کہ آپ میری خبر فرمائی کہ اور اپنے لئے میرے اینار کو بخوبی جانتے ہیں اور کچھ کہنے سے مجھے یہ بات بھی روکے ہوئے ہے۔ کہ جو کچھ میں آپ کو بتاتا چاہتا ہوں آپ اس کو کچھ نہیں مانیں گے۔ لیکن جب میں اس بات کا قصور کرتا

ہوں اور اس بات پر غور کرتا ہوں کہ ہم سب جانوروں کی زندگی آپ سے وابستہ ہے۔ تو مجھے اس حق کو یاد کر دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں جو مجھ پر واجب آتا ہے۔ خود آپ مجھ سے نہ بچتے اور مجھے یہ یاد بھی ہے کہ آپ میری بات کو قبول نہیں کریں گے کہا جاتا ہے کہ جس شخص نے بادشاہ سے اپنی غیر خواہی کو اور اپنے دوستوں سے اپنی رائے کو چھپا کر اس نے اپنے آپ سے خیانت کی۔ خیر نے کہا وہ بات کیا ہے؟

دشمن نے کہا مجھے ایک بادشاہ اور راستہ باز شخص نے بتایا ہے کہ شر بہ نے ایمان سلطنت کے ساتھ ایک غیر ایمان میں کہا ہے میں نے خیر کو ابھی طمع جانچ کر رکھا دیکھا ہے اور اس کی عقل، قوت، فیصلہ اور بنیادی طاقت کا اندازہ لگا لیا ہے۔ مجھے تو بھی معلوم ہو رہا ہے کہ آپ وہ کرنا اور عاجز ہو رہا ہے اور آپ میرا اور اس کا سامنا ہو گا۔ جب مجھے یہ بات سمجھی تو میں نے سمجھا کہ شر بہ خیانت اور غداری کر رہا ہے چونکہ آپ نے اسے بہت زیادہ عزت دی ہے اور اسے اپنے جیسا ہی سمجھا ہے اس لئے وہ خود آپ کے برابر سمجھتا ہے اور وہ یہ سوچنے لگا ہے کہ جب آپ رخصت ہوں گے تو بادشاہی اس کی ہوگی اور اسی لئے وہ ابھی سے آپ کے خلاف کوششوں میں مصروف ہو گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جب بادشاہ کو معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص سر جے اور شان میں اس کے برابر ہو گیا ہے تو اسے چاہئے کہ اسے پکڑا دے اور اگر وہ یہاں نہیں کرے گا تو وہ خود گھٹ کھا جائے گا۔ اور پھر شر بہ نے مصلحت کو خوب جانتا ہے۔ چند ہی دن میں وہ تمام تک پہنچنے سے پہلے سناٹے کا عمل نکال کرے۔ آپ اس راہ میں ان میں نہ ہیں کہ کچھ ملے تو اس کا مدد کر لیں گے۔ کسی کا قول ہے کہ لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں۔ کچھ حسد، کچھ زیادہ دانا اور کچھ بے خوف۔ چند وہ ہے کہ جب اس کی کوئی مشکل آجائے تو گھبرائے نہیں اور درجستہ زور نہ ہو جائے اور اس کی وہ تدبیر کا کام نہ ہو جس سے وہ اس مشکل سے بھٹکا جاتا ہے۔ اور زیادہ حسد وہ ہے جو مصیبت کے آنے سے پہلے اسے کچھ پکا ہوتا ہے اس کے لئے چارہ کی بات ہے اسے بہت زیادہ مہمیت دیتا ہے اور اس کے لئے اس طرح تدبیریں سوچتا ہے کہ اسے وہ مصیبت اس آؤ نہ ہی ہو۔ وہ مشکل میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی اسے دور کر لیتا ہے اور پھر اس نے سے پہلے ہی اسے دیکھ دیتا ہے۔ رہا ہے خوف تو وہ ملک اور ترور میں تو خیر اور

اسی میں سستی اور کالی میں چٹا رہتا ہے یہاں تک کہ چلو اور بار ہو جاتا ہے۔ اس کی عقل
تین گچھیاں کاٹھ ہے۔ شیر نے کہا کیا ہے وہ قصہ؟ دوسرے نے کہا لوگ جان کر آتے ہیں کہ:

9۔ تین گچھیاں

کسی صلاب میں تین گچھیاں رہا کرتی تھیں ان میں سے ایک چھندھی۔ دوسری
اس سے زیادہ چھند اور تیسری بے طرف۔ یہ صلاب ایک سالہ لڑکی تھی۔ یہ واقعہ تھا۔ وہاں کوئی
آبادی نہ تھی اور اس کے قریب ایک شہر بھی تھا۔ اختلاص کیا ہوا کہ اس شہر سے وہ صلاب چوں
کا گزر ہوا۔ انہوں نے صلاب کو دیکھا اور بے کیا کر کسی دن چال لے کر آئیں گے اور
گچھیاں صلاب کر رہی گے۔ ان کی یہ بات سچیں گچھیاں نے سن لی ان میں سے جزوہ چھند
تھی اسے یہ بات سن کر بہت خوف آ پڑا وہ کوئی خیر کے علمبردار بنی میں سے گزر کر شہر میں
جائی گی جنہو سے صلاب میں آئی تھی اور جو چھندھی وہ صلاب چوں کے آنے تک وہیں رہی
جب وہ آئے تو ان کے ارادے اسی تھے کہ اس نالی کی طرف لگے تاکہ وہاں چائے کر انہیں
نے اسے بند کر رکھا تھا۔ اس وقت اس نے کہا۔ آدائیں نے کوٹھی کی اور یہاں ہم ہے کوٹھی
کا۔ جلدی میں کوئی تہہ کہی کا صلاب ہوتی ہے جس چھند آدائی اپنی اصل کے لئے سے کہی
اسی میں صلاب اور کسی حال میں بھی اسے باجی نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی وہ اپنی کوشش ہی ترک
کرتا ہے۔ چنانچہ وہ مرد میں لگا رہا پانی پر حیرنے لگی۔ کبھی پشت کے بل ہو کر کھینچنے کے بل
صلاب چوں نے اسے پکڑا اور اسے شہر اور صلاب کی درمیان تک پہنچا دیا تو اس نے فوراً شہر
میں چھانک لگا دی اور غصہ لگی۔ وہی وہ بے طرف چھند تھا وہ دوسرا بھی تھا وہی رہی یہاں تک
کہ بکری لگی۔

شیر نے کہا! میں تمہاری بات سمجھ رہا ہوں مگر میں یہ گمان بھی نہیں کر سکتا کہ عقل
مجھے دھوکے سے لگا دے اور میرا دل بے گاہ دوسرے ساتھ یہ بد پر کھینچا ہوا کر سکتا ہے۔ میں نے
تو اس کے ساتھ کوئی ہراسٹوگ نہیں کیا میں نے تو اس کے ساتھ اگلائی کا رد یہ پاتا ہے اور
اس کی ہر غرض اور ترجیح کو پورا کیا ہے۔ دوسرے نے کہا ایک کہینٹ شخص احمد اور غیر غلام طار تھا
ہے۔ یہاں تک کہ اسے اس مقام تک پہنچا دیا جاتا ہے جس کا وہ اہل نہیں تھا اور جب وہ
اس مقام تک پہنچا جاتا ہے تو کہ اس سے اس مقام حاصل کرنے تک جاتا ہے۔ خاص طور پر

خائن اور چکر دار لوگوں کا تو جی دھیرہ ہوتا ہے۔ کینہ اور بد خوشی کھل خوف کی وجہ سے بادشاہ کا خیر خواہ ہوتا ہوتا ہے اور جب وہ اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے تو اس کا خوف دور ہو جاتا ہے تو اپنی اصل طبعیت پر آ جاتا ہے۔ جس طرح کتے کی دم کو سہا کرنے کے لئے اپنے منہ سے دھونے تو اس وقت تو وہ سیدھی راتھی ہے۔ جب تک بندگی رہے جب اسے کھرا جاتا ہے تو وہ ایسی ہی ہو جاتی ہے۔ بادشاہ سلطنت آپ کو سلطنت مہیا کرتا ہے کہ جس شخص اپنے خیر خواہوں کی باتوں کو نہیں سنتا اس کی جس باتوں کا نقل قریب نہیں ہوتی۔ جس طرح ایک تیار اس چیز کو چھوڑ دے جس طرح اس کے لئے پیسے لیکن جس چیز کو وہ خود پسند کرے اس کی طرف لپکے۔ بادشاہ کے مددگاروں کا یہ فرض ہے کہ وہ بادشاہ کو ان باتوں کی ترغیب دے دیں جو اس کی نوبت میں اضافہ کا سبب بنیں اور جو چیزیں اسے نقصان پہنچا سکیں جن سے اسے روکیں بھرتی نہ سہی اور مددگاروں کی ہوتی ہیں۔ جو شخصت کرنے میں مدد دے گا منہ نہیں۔ بھرتی کا مدد ہوتا ہے جس شخص کا انجام خوشگوار ہو۔ بھرتی میں جس کو مدد ہوتی ہے اسے جہاں شہر ہوں سے نقصان کریں۔ بھرتی قریب وہ ہوتی ہے جو اچھے لوگوں کی زبان سے جو اچھے بادشاہ وہ ہوتے ہیں جن میں بیکھر نہ ہو۔ اور بھرتی اخلاق وہ ہوتے ہیں جن سے حقاری اور پوز گواری میں مدد ملے۔ کسی نے کہا ہے جو شخص مالداروں سے لگ بگائے اور کائناتوں کا ہنر سمجھائے۔ وہ اس بات کا حق سچ ہے کہ اسے نیند نہ آئے۔ آدمی کو جب اپنے ساجھی کی عداوت کا احساس ہو جائے۔ تو اسے اطمینان سے بیٹھے کھڑا رہتا ہے۔ سب سے گہرا بادشاہ وہ ہوتا ہے جو صرف نئی کوئی اختیار کئے رکھے۔ جس بادشاہ کی نگاہ میں مستقبل کے حلقہ دست نہ ہو وہ اس بدست آدمی کی طرح ہوتا ہے جو کسی چیز کی طرف توجہ نہیں کرے اس پر کوئی مشکل آ جاتی ہے تو اسے اہمیت نہیں دیتا۔ اور اگر وہ کوئی نقصان کر دے اسے اپنے ماتحتوں کے سر تو پھینک دیتا ہے۔

شیر نے کہا تم نے بولی خست آدمی کی ہیں لیکن خیر خود کی بات سنی ہے اور اسے رداشت کرنا چاہتے۔ اگر شہر پہرہ دشمن ہی ہے جیسا کہ تم کہہ رہے ہو پھر بھی وہ میرا ہمارے پاس ہوا نہ سکا اس لئے کہ وہ کس کھانا ہے پھر میں کوشت خورد ہوں اور میری خوراک نہ لگے تو اس کا کوئی خوف نہیں ہر گھراس کے ساتھ چھوڑی کرنے کی بھی کوئی کھانسی نہیں

ہے۔ اس لئے کہ میں نے اسے انسان دی ہے اسے عزت دی ہے اور اس کی طرف بھی کرتا رہا ہوں اب اگر میں اپنے ساتھ دو ہے کہ چل دوں تو اپنے آپ کو ہی اٹھل گاؤں گا اپنے آپ کو ہی چال گاؤں گا اور اپنے صمد کی خلاف ورزی کر کر رہوں گا۔

دوست نے کہا آپ کا اپنی اس بات سے لرز میں جھٹکا نہیں رہتا چاہئے کہ دیمیری خوراک ہے اور مجھے اس کا کوئی خوف نہیں اس لئے کہ اگر کشر پہلو کوئی چال نہ چل سکے تو دوسروں کے ذریعے ایسا کر سکا گیا ہوتا ہے کہ اگر کوئی ایسا شخص جس کے کردار کے حصول تم نہیں چاہتے روز روشن میں بھی تمہارا اسم بان بن کر آئے تو بھی اس سے بے خوف نہ رہو۔ لہذا آپ کشر پہلو کی طرف سے اطمینان سے نہیں رہتا چاہئے۔ کہیں آپ یہ اس کی طرف سے ڈاس کے جب سے وہی مصیبت آجائے جو مصیبت نہیں پہنچو گی وجہ سے آئی تھی۔ شیر نے کہا کہ اس طرح ہوا تھا یہ دوست نے کہا لوگ جان کرتے ہیں کہ:

10۔ جوں اور پھو

ایک جوں کی امیر آدلی کے بستر میں رہا کرتی تھی۔ وہ سو یا ہوتا تو اس کا خون چوتی اسے چٹکی نہ چلا وہ آہنگی سے بستر میں چلتی رہتی اس طرح وہ زندگی بسر کر رہی تھی ایک حادثہ ایک بھوس کا سہانہ طاس نے کہا آج تم اچھے خون نازم بستر پر رات گزارو گے۔ بھوس کے پاں رہ چلا۔ جب وہ آدلی اپنے بستر پر آڈا تو بھوس نے ٹپک کر اسے کاٹ لیا۔ وہ آدلی جڑا کر اٹھا اس کی خیر اچھاٹ ہو گئی اس نے تو کمرے کے باستر کو اچھی طرح دیکھ کر کہتے یہاں کو جوں کے سوا کوئی نظر نہ آتا ہے بیکار بارہ ڈا گیا اور بھوس بھاگ گیا۔

میں نے یہ مثال اس لئے آپ کے سامنے بیان کی ہے کہ بڑے شخص کے شر سے کوئی بھی محفوظ نہیں رہتا۔ اگر وہ خود کر رہا تو اس کے سب سے کوئی مصیبت ہے اور چلتی ہے۔ اگر آپ کشر پہلو سے نہیں ڈرتے تو نہ کیا۔ آپ کو ان درباروں سے تو ضرور ڈرنا چاہئے۔ جن کو اس لئے آپ کے خلاف لڑا کرتا ہے۔

دوست کی یہ بات شیر کے دل میں اتر گئی۔ اس نے دوست سے پوچھا کہ تمہاری کیا رائے ہے تمہارا کیا مشورہ ہے؟ دوست نے کہا تو فی ہولی اور گرم خوردہ دانہ کو جب تک کوئی لال نہ دے اس وقت تک وہ تکلیف میں ہی رہتا ہے۔ اور جس کھانے سے طبیعت گرج

کرے اسے نہ کھانے میں قیامت ہے۔ اور جس شخص کے حلق کا اندیشہ رہا ہے اگر کرا
وہ بھی اس کا علاج ہے۔

شیر نے کہا تمہاری ان باتوں کی وجہ سے میں شربہ کر اب اپنے ساتھ رکھنے سے
بچنے نہ لگا ہوں۔ میں اسے پیام بھیج رہا ہوں اور اسے بتا رہا ہوں کہ اس کے حلق
میرے دل میں اب کیا نیکیاں ہیں بھرا ہے کہوں گا کہ وہ جہاں جاتا ہے وہاں جاتا ہے۔
دست کا یہ بات ابھی نہ گئی۔ اسے معلوم تھا کہ جب شیر شربہ سے گھٹ کر رہے گا اور اس کا
جواب نہ دے گا تو وہ اس کے بھوت سے واقف ہو جائے گا اور اس کا معاملہ اس پر چڑھ نہ
رہے گا۔ اس نے اس نے شیر سے کہا۔ شربہ کے پاس کسی کو بھیجے کہ میں دانشمندی کے خلاف
گفتگو کروں۔ بادشاہ کو اس پر غور کر لینا چاہئے۔ شربہ کہ جب اس بات کا احساس ہو گا تو مجھے
اندیشہ ہے کہ وہ بھی آپ پر حملہ کرنے میں ہلک نہ کر دے۔ اور اگر وہ اس صورت میں وہ
آپ سے لڑا تو تیرا ہوا کرے گا اور اگر آپ کو چھوڑ کر چلا گیا تو یہ بات آپ کے لئے باعث
خوار ہوگی۔ طاہرہ نے یہ دانشمند بادشاہ اس شخص کا علاج یہ سزا نہیں دیتے جس نے اس طرح جرم نہ
کیا ہو بلکہ ان کے اس جرم کے مطابق سزا دیا کرتی ہے۔ اس طرح جرم کی سزا یہ علاج ہے اور پشیدہ
جرم کی پشیدہ۔

شیر نے کہا جب بادشاہ کی کوٹھلی پر گولی کی طاعون پر اور جرم کا عین کے بغیر
سزا سے توجہ حقیقت وہ اپنے آپ کو سزا دیتا ہے۔ اس لیے آپ پر غم نہ کرنا ہے۔ وہ نے کہا
اگر آپ کی بھی رائے ہے تو میرا کہ خیال ضرور رہے کہ جب شربہ آپ کے پاس آئے تو
آپ ہوشیار ہیں اور کسی قسم کی نصیحت اور کلامی اختیار نہ کریں۔ مجھے یقین ہے کہ جب
وہ کسی سے ملے گا تو اس سے آئے گا تو بادشاہ سلامت بچان ہی چاہیں گے۔ اس کی طاقت
پر ہوگی کہ آپ دیکھیں گے اس کا رنگ بدلا ہوا ہے اور ہاتھ پاؤں کا پ رہے ہیں۔ آپ
دیکھیں گے کہ وہ انہیں ہانپنے لگا ہے اور بیوقوفوں کو مار رہا ہے جس طرح کوئی لڑنے اور
ہارنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ شیر نے کہا میں اپنی طرح ہوشیار ہوں گا اور اگر میں نے تمہاری
چان کی جالی طاعون دیکھ لیں تو میں سمجھوں گا کہ اب اس معاملہ میں کوئی شک نہیں۔ جب
دست شیر کو تھل کے خلاف ہلکانے سے فارغ ہو گیا اور اس نے سمجھ لیا کہ جو کچھ وہ بتاتا تھا

اس کے دل میں جم گیا ہے شیر اب تل سے نکلا رہا ہے گا اور اس سے مقابلہ کے لئے تیار رہے گا مگر اس نے پاؤں کر تل کے پاس جانے اور اسے شیر کے خلاف لڑا کر کے اس سے صلہ کے لئے اس نے پوچھ کر کیا کہ وہ شیر کی طرف سے ہی اس کے پاس جانے اس لئے کہا مگر شیر کو اس کے وہاں جانے کاظم ہو گیا تو اسے نقصان پہنچ سکا ہے۔ یہ سوچ کر اس نے شیر سے کہا بادشاہ سلامت! کیا میں شیر کے پاس جا کر اس کا حال معلوم نہ کروں؟ میں اس کی باتیں سنوں گا اور ہو سکتا ہے کہ اس طرح مجھے اس کے اہلن کا اعزاز ہو جائے اور جو کچھ مجھے معلوم ہو اس کی بادشاہ سلامت کو اطلاع دوں۔ شیر نے اسے اس بات کی اجازت دے دی۔ چنانچہ وہ نہایت چھپن اور اسرارہ میں کر شیر کے پاس گیا۔ جب تل نے اسے دیکھا تو غرض آج نہ کیا اور کہنے لگا اچھے مرے بھائی نے آج نہ آئے گا کیا سبب ہوا تھا۔ غریب تو تھی؟ اس نے کہا وہ مجھ غرض سے کیسے ہو سکتا ہے جسے اپنی جان پر بھی اعتماد نہ ہو۔ اور جس کا سارا ایسے شخص کے ہاتھ میں ہو جس پر بھروسہ نہ کیا جا سکتا ہو۔ ایسا شخص تو پیشہ خوف و خطر میں ہی رہتا ہے مگر وہ کون دیکھن کا کوئی کھانا سے بھر نہیں آتا۔

شیر نے کہا کیا اس سے آواز نہ آئے گا۔ وہی ہوا جو عقہہ اور وہی ہو گا جو کھانا ہوا ہے۔ عقہہ کا کتا لیکن کر سکتا ہے؟ کون ہے وہ جس نے دنیا میں بڑے مرادب حاصل کئے ہوں اور مگر غرور میں چھتا نہ ہوا ہو کون ہے وہ جس نے اپنے غم کی بھاری کی اور مگر غرور سے جس نے چھتا؟ کون ہے وہ جس نے کینے لوگوں سے تفریق کی ہو اور مگر غرور نہ نہ ہو۔ کون ہے وہ جس نے بڑے لوگوں سے مل جلایا رکھا ہو اور سلامت رہ گیا ہو۔؟ کون ہے وہ جس نے بادشاہ سے دوستی لگائی ہو اور مگر اس کے ساتھ مرہائی اور احسان کی روش بھی نہ رہی ہو؟ شیر نے کہا میں تمہاری ایسی نکھڑوں میں نہیں رہتا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیر کے حلق تمہارے دل میں کوئی قلعہ ہے۔ اور اس کی کسی حرکت نے تمہیں پریشان کیا ہے؟ اس نے کہا۔ میں ابھی اس سے قلعہ تو ہے لیکن میرے بچے اس سے نہیں نکلتے۔ شیر نے کہا تو مگر اس کے پاس سے میں ہے۔ اس نے کہا۔ تم تو جانتے ہو کہ میرے اور تمہارے تعلقات کی طرح کے ہیں اور تمہارا جوق مجھ کو ادب ہے وہ بھی تمہیں معلوم ہے۔ میں تو شیر نے مجھے تمہاری طرف بھیجنا تھا ان دنوں جو مردہ بچتی میں نے تمہیں دو اتحاد بھی

کسی مسلم سے کسی وجہ سے کرتھارا تھا کرتھارے اور جو کہ مجھے پتہ چلا ہے اس کی قسمیں اٹھا رہے تھے سو مجھے کوئی چارہ نہ ملا۔ شراب نے کہا قسمیں کیا خبر لی ہے؟ دوست نے کہا۔ مجھے ایک پیرے پانچواں ہے آؤ لی تے تھلا ہے جس کی بات میں شک کی کچھ نہیں تھی ہے۔ کہ شیر نے اپنے کسی ہم ٹھکان صاحب سے کہا ہے۔ مجھے نکل کر سو گناہ از جسم بہت چھانکا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ خود بھی اس کا گوشت کھاؤں اور اپنے ساتھیوں کو بھی کھلاؤں۔ جب یہ بات مجھے پہلی تو میں نے شیر کی بد مہدی اور بے وفائی کو محال پایا اور اب تمہارے پاس آ گیا ہوں کہ تمہارے پاس کیا کر سکوں اور تمہارے لئے کوئی تدبیر کر سکے۔

جب شیر نے اپنے دوست کی گفتگو سنی تو اسے وہ مہم یاد آ رہی دوست نے اسے دیا تھا اور اس نے شیر کے پاس سے غور کیا تو اس نے سمجھ لیا۔ کہ دوست کی کہہ رہا ہے۔ اور اس کی خبر غواہی کر رہا ہے۔ اور اس نے یہ بھی جان لیا کہ سواہی کی طرح کافی ہے جس طرح دوست کہہ رہا ہے تو اسے بہت دکھ ہوا اور اس نے کہا شیر کے لیے یہ مناسب نہ تھا کہ وہ میرے ساتھ بے وفائی کرتا جب سے میں اس کے ساتھ رہا ہوں میں نے اس کا کوئی گناہ نہیں کیا اور نہ اس کے کسی اور آدمی کا بھی کوئی گناہ کیا ہے۔۔۔ میرا خیال ہے کہ صبرت بول کر اسے میرے خلاف بھڑا گیا ہے اور میرے حقائق اس کے دل میں ٹھک کر دشمنیات ادا دل دیئے گئے ہیں شیر کے ساتھ بڑے لوگ لگ گئے ہیں اسے خود بھی اس کے جھوٹ کا تجربہ ہوا ہے۔ لیکن بڑے لوگوں کی روایت پر ایمان نہ آؤ لی کہ دل میں بیٹھے لوگوں کے پاس سے یہ گمانی پیدا کر دیجیے گا کہ ان کے حقائق اس کا تجربہ اسے ظاہر دہا دل دیتا ہے۔ جس طرح اس سچ نے ٹھٹھکی کی تھی جس نے پانی میں سجادے کی روشنی دیکھی تو اسے گمانی سمجھ لیا اور پھر اسے ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ لیکن جب اس نے پار پار تجربہ کیا تو اسے معلوم ہوا کہ یہ کیا چیز نہیں جس کا ظہور کیا جائے گا اسے چھوڑ دیا پھر اس نے گمانی دیکھی تو یہ بھی سمجھی کہ یہ بھی اس کی طرح کی کوئی چیز ہے جس طرح کی اس نے گمانی دیکھی تھی چنانچہ اسے بھی چھوڑ دیا اور ظاہر نہ کیا۔ اگر شیر کو میرے پاس سے کسی کوئی لفظ اطلاع ملی ہے اور اس نے اسے درست سمجھ لیا ہے تو پھر میرے ساتھ بھی وہی کچھ ہو گا جو دوسروں کے ساتھ ہوتا ہے اور اگر کوئی لفظ اطلاع ملے گا بھی نہیں لیکن اس بار وہ پتہ میرے حقائق پر اور دوسرے پتہ پر کچھ بہت سی عجیب بات ہے۔

کہا جاتا ہے کہ یہ بات گیبس کی ہے کہ ایک دوست نے اپنے دوست کو راضی کرنے کی کوشش کی مگر وہ راضی نہ ہوا اس سے بھی گیبس بات یہ ہے کہ وہ راضی نہ ہوتا ہے مگر وہ حرج راضی ہو جائے اگر ناراضگی کا کوئی سبب موجود ہو تو کسی کو راضی کیا جاسکتا ہے اور سائنی شے کی توقع بھی ہو سکتی ہے لیکن جب ناراضگی بلا وجہ ہو تو کوئی توقع نہیں ہو سکتی اس لئے کہ جب ناراضگی کی کوئی بنیاد ہو تو اس سے رجوع کر لینے کی صورت میں راضی ہو جانے کی امید کی جاسکتی ہے۔

میں نے تو بہت غور کیا ہے مگر بھیجے اور شیر کے مانگنے کسی چوہے نے بڑے جرم کاظم نہیں ہو سکا۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ جو شخص غلط کرے تک بادشاہ کے ساتھ رہاؤں وہ اس کے جرم کے حلقہ پہلی طرح احتیاط نہیں کر سکتا اور وہ اس بات سے بچ نہیں سکتا کہ اس سے کوئی نہ کوئی چوہی بڑی بڑی اپنی بات سرزد ہو جائے جسے اس کا آکا پتہ نہ ہو۔ لیکن اگر ایک بادشاہ اور بادشاہ شخص کی نگاہوں سے اس کا کوئی سانچہ کر جاتا ہے تو وہ اس کے بارے میں غور و فکر کرتا ہے کہ اسے صاف کر دینے میں کوئی تھکان تو نہیں؟ اور پھر اسے صاف کر دینے کی کوئی بھی گنجائش ہو تو اسے صاف کر دیتا ہے ہو سکتا ہے کہ شیر کو بھرے کسی جرم کاظمین ہو گیا ہو لیکن میں تو صرف اتنا جانتا ہوں کہ اس کی غیر خواہی کرتے ہوئے بعض واقعات میں نے اس کی رائے سے اختلاف کیا ہے۔ شاید اسی بات کو اس نے اپنے خلاف جرأت قرار دے لیا ہو مگر مجھے تو اس بات میں کوئی کٹاوت نہیں آتا۔ اس لئے کہ میں نے تو صرف اپنی باتوں میں اختلاف کیا ہے جو بعض روایتی مفاد عامہ اور دین کے خلاف محسوس ہوتی تھیں۔ پھر میں نے اس اختلاف کا کھلم کھلا سام اس کے دوستوں اور ساتھیوں کے سامنے بھی نہیں کیا۔ مگر ظہور میں نہ کرنا نہ طریقے سے اور ادب و احترام کے ساتھ کیا ہے۔

میں تو یہ جانتا ہوں کہ یہ شخص دوستوں سے معذور لینے وقت طبیعوں سے طلاق کے وقت اور خیراء سے شک و شبہ کے وقت رخصتوں کا خواہش مند ہو تو کبھی کاغذ سے میں نہیں دیتا اس کی مشکل میں اضافہ ہی ہوتا ہے اور وہ نقصان علی الخافا ہے۔ لیکن اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر بادشاہ کے جذبات کی رو میں بہہ جانے کی خاطر یہ ایسا ہوا ہوگا۔ بادشاہ کی رفاقت بڑی ضروری ہے۔ خواہ اس رفاقت کا حق راستہ ملنے یا کسی اور صورت میں ہو۔

انھیں کے ساتھ لایا جائے اور اگر یہ بات بھی نہیں تو پھر میں بھی کہتا ہوں کہ جو تمام مجھے دیا گیا ہے۔ اسی میں میری ہڈی رکھ دی گئی ہے۔ اور اگر یہ بات بھی نہیں اور وہ بھی نہیں تو پھر میں انھیں خداوند کے معاملات میں جن کو انھیں جاسکتا۔ اور خداوند جو ہے جو شریعتوں کی توثیق اور امتحان لیتی ہے۔ اور اسے تجربہ مال دیتی ہے۔ یہ وہ ہے۔ یہ وہ ہے جو ایک کمرہ سے آدھی کواکب پرست آگ کی جتنی پر غلط دیتی ہے۔ یہ وہ ہے جو ہر پہلے ڈاک پر ایسے نہیں کو سلا کر دیتی ہے جس کا زبردستی لیتا ہے اور پھر اس کے ساتھ ملتا ہے۔ یہ وہ ہے جو اسحق کو دلائل خدا دیتی ہے۔ عورت کو پست ہمت کر دیتی ہے۔ عورت کو ملی خدا دیتی ہے۔ نڈال کو لیر کر دیتی ہے اور لیر کو نڈال۔

دن کے کچھ اہل حق شریعت پر مارا اور اسے شیروں کے اگسانے پاس کے جذبات کی رو میں بہ جانے کی وجہ سے جس کے ذرا کی اور بات ہے۔ بلکہ یہ تو صرف بد عہدی اور بد کرداری ہے۔ یہ شریعت پر مارا نہ خائف اور بد عہدی ہے۔ اس کے حمایت کے ہونے کھانے میں مطاوت ہے مگر انھما کام کا اس میں ذرا ہر حال ۲۵ ہے۔ شریعت نے کہا میرا نیل ہے کہ میں نے اس مطاوت کا حرا جکھ لیا ہے اور اب اس کے آخر تک پہنچ گیا ہوں جو موت ہے۔ اگر میری موت خدائی ہوئی تو میں شریعت کے پاس بھی نہ کرک۔ وہ کوشت خور ہے اور میں گھاس کھاؤں۔ میں اب اس مصیبت کے وقت اس شہد کی بھی کیا مانتا ہوں جو نظائر کے پھول پر قطعتی ہے اس کی خوشبو اور ذائقے سے لطف اندوز ہوتی ہے۔ اور یہی لطف اسے روکے رکھتا ہے۔ حتیٰ کے مات آ جاتی ہے پھر پھول بند ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس میں گھٹ کر مری جاتی ہے۔

جو شخص اس دنیا میں بخت ضرورت روزی پر قناعت نہ کرے اور اس کی تلاش میں اور ہر چیزوں کی طرف لپکتی رہیں اور وہ اسے انجام سے نڈا رہے اس کا حال اس بھی کی طرح ۲۵ ہے۔ جو روشتوں اور کھانوں پر راضی نہیں رہتی اور ان پر قناعت نہیں کرتی۔ گھاس پانی کو تلاش کرنے لگتی ہے جو آگنی کے کان سے بہتا ہے۔ در آگنی اپنے کان کی ضرب سے اسے ماراؤں ہے۔ جو شخص کسی ایسے دوست سے محبت اور خیر خواہی کرتا ہے جو اس کی قدر نہیں کرتا اور اس شخص کی طرح ۲۵ ہے۔ جو شورا میں میں جج اے اور جو شخص کسی خود پسند

آدلی کو حضور دہاچہ ہوا اپنے گھس کی لٹا دیتا ہے جو کسی مردے کو حضور دے گا کسی سیرے سے سرکشیاں کرے۔ دوست نے کہا۔ ان باتوں کو چھوڑا اور اپنے لئے کوئی دوسرا چہرہ شترپ نے کہا جب شیر نے مجھے کھانا نہ کھادہ کر دی لیا ہے تو پھر میں کیا نہ دوسرا چہرہ؟ جبکہ تم نے مجھے شیر کی انیت اور اس کے برے خلاق کے خصلت بتا دی تھی ہے۔ اور اگر وہ میرے خصلت کو لی اچھا یا اور نہ رکھا ہو، جس میں اس کے ساتھی اپنے نکر و فریب اور ظلم کی بدولت مجھے ہلاک کر اپنے کی فحاشی میں تو ضرور اب ایسا کر گزریں گے۔ اس لئے کہ جب کبھی کھانا اور سار لوگ کسی بے گناہ اور اچھے آدمی کے خلاف کیا کر لیتے ہیں تو اسے ہلاک کر کے ہی چھوڑتے ہیں۔ غلام وہ کر رہی ہوں اور وہ آدمی طاقتور ہی کیوں نہ ہو۔ جس طرح مجھ نے گوے اور گیدڑ نے گھٹ کے ہلاک کر دیا تھا۔ جب انہوں نے نکر و فریب اور خیانت کرتے ہوئے اس کے خلاف کیا کر لیا تھا۔ دوست نے کہا یہ کس طرح ہوا تھا؟ شترپ نے کہا توگ۔ جان کرتے ہیں کہ:

۱۱۔ ایک بے گناہ اور اس کے مکار دشمن

ایک شیر کسی ایسے جنگل کے قریب رہا کرتا تھا جو انسانوں کی گزرگاہ کے قریب واقع تھا۔ اس کے تین ساتھی بھی تھے۔ بھیریا کا اور گیدڑ۔ ایک مرتبہ کچھ چوہا اس راستے سے گزرے ان کے پاس کچھ گوشت تھے ان میں سے ایک گوشت پیچھے رہ گیا اور اس جنگل میں چلا گیا۔ اور پلٹے پلٹے اس شیر کے پاس پہنچ گیا۔ شیر نے اسے کہا کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہاں کہاں جگہ سے۔ شیر نے کہاں جگہاں کیا کہہ گئے؟ اس نے کہا کہ پادشاہ سلامت عموامی گئے۔ شیر نے کہا تم لوگوں سے پاس رہو اس دھنن خوشحالی اور ثوابی کے ساتھ۔ چنانچہ شیر اور گوشت زانہ راز کھا کھینے رہے۔ پھر ایک دن ایسا ہوا کہ شیر غلام کے لئے تھیں تیار۔ ساتھیوں میں کا ایک بہت بڑے آگے سے ساتھ ہوا۔ اس نے اس سے غصے سے مخاطب کیا۔ لیکن دشمنوں سے چھوڑا اور کھانا کھا لیا۔ اس کا غم بہرہ افلاہا بھی نے اپنے دشمنوں سے اسے شہرہ زنی کر دیا تھا جب وہ اپنے گھٹانے پر پہنچا تو گیدڑ حرکت بھی نہیں کر سکا تھا اور غلام کرنے کی طاقت بھی اس میں نہ رہی تھی۔۔۔ بھیریا نے کہہ کر گیدڑ کو ڈانٹا کہ کھانے کو کھیت لانا تھا اس لئے کہ شیر کا بچا کھا کھا کر گئے

تھے۔ میں ہر قاتے آگئے اور بہت کڑو ہو گئے۔ شیر کو بھی اس کی یہ حالت معلوم تھی اس نے انہیں کہا تم پر مشکل وقت آ گیا ہے اور تمہیں خوراک کی قلت ضرورت ہے۔ وہ کہنے لگے ہمیں اپنی تو کوئی فکر نہیں لیکن ہم بادشاہ سلامت کی حالت دیکھ رہے ہیں کاش ہمارے پاس کوئی دیکھی چیز ہوتی تھے وہ کھا سکتے اور ان کی حالت بہتر ہو سکتی۔ شیر نے کہا مجھے تمہاری خیر خواہی پر کوئی شبہ نہیں لیکن تم جنگل میں کھلی جاؤ ہو سکتا ہے کہ تمہیں کوئی لٹھل ہائے۔ اور اسے میرے لئے لاسکوئیں بھی کھاؤں اور تم بھی کھاؤ۔ چنانچہ وہ مجھ سے شیر کے پاس سے چلے گئے اور ایک جگہ پر کھڑے رہنے لگے انہوں نے آج بھی میں کہا۔ جارا اور اس گھاس کھانے والے کا کیا رشتہ ہے؟ یہ بات ہماری جنس کا ہے اس کی سرحد ہماری سرحد بھی ہے۔ کیا ہم شیر کو قریب نہ لانا چاہیں کہ وہ اسے خوراک بھی کھائے اور ہمیں بھی اس کا کرشمہ کھائے۔ کیونکہ نے کہا اس بات کا ذکر بھی ہم شیر سے نہیں کر سکتے اس لئے کہ اس نے ہنوت کو دیاں دی ہے اور اسے عالی زاد ہمارے کامد سے دے رکھا ہے۔ کوا کہنے لگا کہ شیر کا ذکر میں لیتا ہوں پھر وہ شیر کے پاس گیا۔ شیر نے اس سے پوچھا کیا کوئی چیز ملی؟ کو نے کہا جی تو اسے ملی سکتی ہے جو کو خش کر سار کچھ کچھ سب تو بھوک کی وجہ سے کوئی کوشش بھی نہیں کر سکتے بلکہ کچھ کچھ بھی نہیں سکتے۔ البتہ ہمارے ذہن میں ایک گرج آئی ہے اور ہم سب اس پر حلق ہیں۔ اگر بادشاہ سلامت بھی اس پر اتفاق کریں تو ہم اس پر عمل کر سکیں گے۔ شیر نے کہا وہ کیا ہے؟ کو نے کہا یہ بات تمہیں کھانے والا جو ہمارے درمیان رہتا ہے اس کا نام ہے جس کا ہمیں کوئی فائدہ نہیں۔ شیر نے ابھی اتنی بات ہی کہی تھی کہ وہ مضرباک ہو گیا کہنے لگا تمہاری رائے کتنی غلط ہے اور تمہاری بات کتنی احمقانہ ہے اور تمہاری یہ گوجہ وقت ہمارے اور رھولی سے کتنی دور ہے۔ جہاں اپنا چل نہ تھا کہ میرے سامنے ایسی بات کہنے کی جرات بھی کرتے تھے ہمیں معلوم ہے کہ کسی نے ہنوت کو دیاں دی ہے اور اسے عالی زاد ہمارے کامد سے دے رکھا ہے۔ کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ جس نے کسی طرف ذرا کچھ دی اور کسی کے خلاف ہانے والے خون کا جھٹکا کیا اس سے بڑھ کر کسی کی سنگی نہیں ہے اور اس سے بڑھ کر کسی کا انجمن ہے۔ میں نے اسے ہنوت دی ہے لہذا اس میں سے وہ ہمدی نہیں آ سکتا۔

کو نے کہا۔ بادشاہ سلامت جو کچھ کہہ رہے ہیں وہی وہی ہے۔ بادشاہی لیکن ایک

جان کو ایک گھرانے پر قربان کیا جاسکتا ہے۔ ایک خاندان کو ایک ٹپے پر قربان کیا جاسکتا ہے۔ ایک ٹپے کو ایک گھرانے کا اور ایک گھرانے کو ایک ملک کا بادشاہ ہے۔ اس وقت بادشاہ سلامت کو ضرورت درپیش ہے۔ جس میں کوئی ایسا آدمی ملے جس سے نکلے کی رولہ تاقا ہو اور وہ بھی اس طرح سے کہ بادشاہ کو خود یہ کام نہیں کرنا چاہئے گا اور نہ کسی کو اس کے حلقے کا ہوا گا۔ یہ کام خود کوئی ایسی شخص ہو جس کے کہ جس میں جان کی قربانی کی بجائے ایسی ہی ہو اور جس کا مالی بھی حاصل ہو۔ شیر کا بے کی یہ بات سن کر خاموش رہا اور اس نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ کہ بے نے شیر کی خاموشی کو نیم رضا سمجھا اور اپنے ساتھیوں کے پاس آ گیا اور ان سے کہنے لگا میں نے لائنٹ کو کھانے کے حلقے شیر سے منگوا لیا ہے۔ ہم سب کھائے ہو شیر کے پاس اس وقت جائیں جب لائنٹ اس کے پاس موجود ہو اور اس پر جو مشکل آئی ہوئی ہے اس کا ذکر کہہ کر رہی اور اس صورت حال پر دکھ کا اظہار کریں اور اس کی اہمیت بتاتے ہوئے اس کو رستہ کرنے میں دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے ہم میں سے ہر ایک اپنے آپ کو رضا کارانہ طور پر پیش کرے کہ شیر اسے کھائے اور سے وہ لوں ساتھی اسے سزا دے گا کہ وہ اسے اس حق قرار دیں اور اس کو کھانے کا تھکان مان کر یہی جب ہم یہاں کریں گے تو سب کھا بھی جائیں گے اور شیر بھی ہم سے راضی ہو جائے گا۔ چنانچہ انہوں نے یہی ایسی کیا وہ شیر کے پاس گئے۔ کہ بے نے کہا بادشاہ سلامت آپ کو کسی ایسی چیز کی ضرورت ہے جو آپ کے لائنٹ کو تیار کر سکے۔ اس لئے ہمارا یہ حق ہے کہ ہم اپنے آپ کو آپ کے لئے پیش کریں ہم تو آپ کی وجہ سے زندہ ہیں۔ جب آپ زندہ ہیں گے تو ہم بھی سے کوئی بھی ایسی زندہ نہ ہو سکے گا اور ہماری زندگی میں کوئی خیر نہ ہوگی۔ اس لئے بادشاہ سلامت مجھے کھائیں۔ میں اس کے لئے دل و جان سے راضی ہوں۔ مجھے اپنے اور گھیرنے نے فرما کیا تم چپ رہو جس میں کھانے میں بادشاہ سلامت کے لئے کوئی خیر نہیں جس میں کھا کر ان کا پیٹ تو نہیں بھر سکتا۔ بھر گیزہ کہنے کا لیکن میں تو بادشاہ سلامت کا پیٹ بھر سکتا ہوں۔ میں اس کے لئے دل و جان سے راضی ہوں۔ لیکن مجھے اپنے اور کو بے نے ایک آواز ہو کر کہا تم کو سے اور ہر ہمارا ہو۔ بھر مجھے کھائیں گے میں اس طرح نہیں۔ بادشاہ سلامت مجھے کھائیں۔ میں اس کے لئے اپنے آپ کو رضا کارانہ طور پر پیش کرتا ہوں۔ کہ سے اور گیزہ نے اس پر اعتراض کرتے ہوئے کہا طیب کہتے ہیں جو

میں اپنے آپ کو ہاک کر رہا تھا اور پھیلنے کا گوشت کھا لے۔ چنانچہ اونٹ نے کہا کہ جب وہ بھی اپنے آپ کو کھلی کرے گا تو اس کے لئے بھی کوئی خطرہ حال کر لیں گے جس طرح انھوں نے ایک دوسرے کے لئے حال کے ہیں لہذا وہ بھی بچ رہے گا اور شیر بھی اس سے راضی رہے گا۔ تو وہ کہنے لگا میری بادشاہ سلامت کا پیٹ بھر سکا ہوں اور انھیں میرا بھر سکا ہوں میرا گوشت اچھا ہے اور خوش کار ہے میرا پیٹ بھی صاف ختم ہے۔ بادشاہ سلامت مجھے کاشیں مارا اپنے ساتھیوں کو بھی کھلا گیا۔ میں اس کے لئے برضا اور محبت چاروں اس پر پھیلنے کو سے غور کیا تو نے ایک آواز ہو کر کہا اونٹ نے کچا کھا ہے نہ کہ ابھی بات کی ہے اور بہت سوچ کچھ کر گئی ہے مگر وہ سب اس پر غور نہ ہے اور اسے جڑ

چکا ۱۱۱۱۔

شیر نے کہا میں نے یہ مثال تمہارے سامنے اس لئے بیان کی ہے تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ اگر شیر کے ساتھیوں نے مجھے ہاک کر دینے پر اتفاق کر لیا ہے تو میں اس سے بچاؤ نہیں سکتا۔ غلام میرے ۴ ساتھیوں کی رائے میں کی رائے سے عطف ہی ہو۔ مجھے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا اور اس کی رائے میرے کسی کام نہیں آئے گی۔ کسی نے کہا کہ اگرچہ بادشاہ سلامت ہے تو لوگوں میں بدل کر سے اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ شیر کے دل میں میرے لئے خیر ہی ہو لیکن لوگوں کی باتوں نے اسے بدل دیا ہو۔ اس لئے کہ جب سنی ٹال دیا تم زیادہ ہونے لگیں تو زیادہ دیر نہیں گزرتی کہ دونوں سے نرمی اور شفقت قائم ہو جاتی ہے۔ تم دیکھتے نہیں کہ پانی باتوں کی اختصار نہیں ہو سکتا۔ مگر بھی انسان سے زیادہ سخت ہے۔ لیکن جب پانی پھر مسلسل گرا رہا ہے تو اس میں بھی سردی کر دیتا ہے کسی طرح باتوں کا اثر بھی انسان پر ہو سکتا ہے۔ دوسرے کہا مگر اب تم کیا کرنا چاہتے ہو؟ شیر نے کہا میرا خیال تو اب صرف بڑے کا ہے۔ اس لئے کہ کسی لمبائی کو اس کی لمبائی کا اور خیرات کرنے والے کو اس کی خیرات کا اور پرہیزگار کو اس کی پرہیزگاری کا اور جس کا جتنا کسانا و قانع کرنے والے کا ہونا کوہ ہے۔ لیکن اس کا یہ جہان حق کی بنیاد پر ہو۔ دوسرے کہا کسی کے لئے یہ حساب نہیں ہوتا کہ اپنے آپ کو خواہ تو کو فطرے میں داخل لے لیکن وہ اس کے علاوہ بھی کچھ کر سکتا ہو بلکہ جس قدر وہی تو خدائی کو تو خدائی تو ہر کے طور پر اختیار کرتا ہے اور اس سے

برے لے ہے۔ اس لئے کہ میری طرح ہوں میری طرف پانی سے ہی زخمی ہو سکتے ہیں۔ تم تو جہاں چاہو گزر رہے کر سکتے ہو۔ اس لئے مجھے بھی اپنے ساتھ لے جاؤ انہیں نے کہا ٹھیک ہے۔ مجھ سے نے کہا لیکن مجھے اٹھانے کی ترکیب کیا ہوگی۔ انہوں نے کہا ہم کسی لنگری کو دھڑکی کناروں سے پکڑ لیں گے اور تم اور میراں سے پکڑ کر ٹھک چلاؤ اور پھر ہم جھینے لے کر نکلتا ہوں۔ چائے کی لیٹیں یاد رکھو کہ جب تم لوگوں کو جگہ کہتے سنو تو بلاست اور اس کے بعد وہاں سے لے کر نکلتا دیکھنا ڈر لگے گا۔

جب لوگوں نے ان کو دیکھا تو کہنے لگے جب ہے اور ساتھ میں کے درمیان چکراؤ وہاں سے اٹھانے جا رہی ہیں۔ جب مجھ سے نے یہ بات کہی تو کہنے لگا "مختہ تمہاری آگھیں پھوڑو نہ تو کھا" جب اس نے یہ کہنے کے لئے نہ کھولا تو زمین پر گر گیا اور مر گیا۔

نرنے نے کہا میں نے تمہاری بات سن لی ہے لیکن تم مکمل بخری سے نہ ڈرو۔ لیکن ہوا یہ کہ جب پانی ساحل تک پہنچا تو مکمل بخری آ کر ان کے پیچے لے گیا۔ ہوا نے کہا میں نے پہلے ہی جان لیا تھا کہ یہ ہوگا۔ نرنے نے کہا میں اس سے انتظام ملوں گا۔ پھر وہ دوسرے پرندوں کے پاس گیا اور ان سے کہا تم سب میرے بھائی ہو اور قابل اعتماد رہو۔ میری وعدہ کرو انہوں نے کہا تم کیا چاہو ہو؟ میں کیا کرتا چاہتا ہوں اس نے کہا تم سب میرے ساتھ چلو کہ ہم اپنی پرندوں کے پاس جا کر ان کو قاتل کی کہ مجھے مکمل بخری کی وجہ سے کیا دھمکنا چاہتا ہوں میری وجہ سے یہ کہیں کہ تم بھی ہماری طرح پرندے ہو اس لئے ہماری مدد کرو۔ انہیں نے کہا۔ انتظام ہوا اور وہاں سے ہوا۔ ہوا نے ساتھ آؤ اس کے پاس جا کر بیٹھ دیکھ کر یہ وہ ہماری بیٹی دیکھ کر ان کو اپنے پیچھے پیچھے لے گیا۔ اس نے کہا کہ میں نے تمہاری صحبت میں کر کے جو مکمل بخری کے ہاتھوں تم پر آئی تھی وہاں سے اور فرست کر رہی کے کہ وہ اپنے ہاتھوں کی طاقت سے اور انتظام سے مجھ کو مختہ چھڑانے کے لئے اس کے پاس گئے اور بیٹھ دیکھ کر اور اس سے مدد کی اور فرست کی تو طاقت کے سامنے برآمد ہوا۔ انہوں نے اسے ساتھ ساتھ لے لیا اور اس سے کہا کہ مکمل بخری سے لڑنے کے لئے وہاں کے ساتھ چلے۔ طاقت نے ان کی یہ بات سن لی اور جب مکمل بخری کو یہ معلوم ہوا کہ طاقت پرندوں کے ساتھ ان کی طرف آ رہا ہے تو وہ اس ہاتھ سے لڑنے سے گھر پلا جس سے طاقت لڑنے کی طاقت اس

میں نہ جی چاہی اس نے طبعی کے بچے دیکھ کر وہ بچے اور اس سے مل کر لی۔ اس پر کھلا
دیکھ چلا گیا۔

دوسرے کہا میں نے یہ حال نہیں اس لئے سنائی ہے تاکہ تمہیں علم ہو جائے کہ
شر سے ٹرنے کے تھارے خیال کو میں دانشمندانہ نہیں سمجھتا۔ شرپ نے کہا میں شر سے
ٹرنے میں پہل نہیں کروں گا۔ اس سے دشمنی بھی شروع نہیں کروں گا نہ کھینچنے چپے اور اس
حقائق میں کوئی تبدیلی بھی نہیں ہو اؤں گا۔ جو میرا اس کے ساتھ ہے۔ یہاں تک کہ مجھے اس
سے جس بات کا اندیشہ ہے اس کا اظہار اس کی طرف سے ہو بلکہ میں اسے بخاؤ کمانے کی
کوشش کروں گا۔ دوسرے اس کی یہ باتیں دیکھ کر پتہ نہ تھا کہ اس نے سوچا کہ اگر شر نے قتل
میں وہ طامات نہ دیکھیں جو غرواس کو قاتل چکا ہوا تو وہ مجھے جھوٹا سمجھ کر بدنام ہو جائے گا۔ یہ
سوچ کر اس نے شرپ سے کہا تم شر کے پاس جاؤ جب وہ تمہاری طرف دیکھے گا تو تمہیں
معلوم ہو جائے گا کہ وہ تمہارے حقائق کیا بارادہ رکھتا ہے۔ شرپ نے کہا میں کیسے معلوم کر
سکوں گا۔ دوسرے نے کہا جب تم شر کے پاس جاؤ گے تو دیکھو گے کہ وہ اپنی دم پر آؤں بیٹھا
ہے تمہاری طرف اپنا سینہ ڈھک رکھا ہے اس کی نگاہیں تم پر جمی ہیں، کان کھڑے ہیں، منہ کھلا
ہوا ہے اور دیکھنے کے لئے تیار نظر آتا ہے۔ شرپ نے کہا اگر میں نے شر میں تمہاری بتائی ہوئی
بیانات دیکھ لیں تو میں تمہاری بات کو درست سمجھوں گا۔

بلکہ جب دوسرے قتل کے خلاف اور قتل کو شر کے خلاف اہل کانے سے قاریغ
ہو گیا تو قاتل کے پاس گیا جب اس کی ٹیک ٹیک ہوئی تو قاتل نے کہا کہ میں تک پہنچا ہے
تمہارا کام؟ دوسرے نے کہا میں ٹیم ہوا چاہتا ہے جس طرح میں چاہتا ہوں اور تم چاہتے ہو۔ بلکہ
کیلیمار دوسرے دلوں میں اور قتل کی لڑائی اور اس کا انجام سو دیکھنے کے لئے مل جائے۔

جب شرپ نے شر کے پاس پہنچا تو اسے اسی طرح آؤں بیٹھا دیکھا جس طرح دوسرے
نے اسے بتا چکا تو اس نے دل میں کہا۔ ادا تھا وہ کا ساتھی کو یا ساپ کا ساتھی تھا ہے۔ معلوم
نہیں ہوتا کہ وہ اس پر سب لڑکے اٹھے۔ بلکہ جب شر نے قتل کی طرف دیکھا تو اسے اس
میں وہ طامات نظر آئیں جو دوسرے نے اسے بتائی تھیں۔ تو اسے کوئی شک نہ رہا کہ قتل واقعی
اس سے ٹرنے کے لئے آ رہا ہے۔ بلکہ وہ اس پر کوہج اور ان کے درمیان رہنمائی کرنا ہوگی

اور بیکار رہے، یہاں لوگوں کے جسم سے خون بہہ نکلا۔

دب بیکل نے دیکھا کہ شیر کاٹی ڈھکی ہو گیا ہے تو اس نے دوسرے سے کہا اور کہنے لگا: کتا جاں ہے میری اس تھوڑی سی جہ سے حیرانجام بہت ہی بڑا ہو گا۔ دوسرے نے کہا وہ کتا طرح آ بیکل نے کہا شیر ڈھکی ہو گیا اور تیل سر گیا۔ سب سے بڑا اصل وہ ہے جو اپنے ساتھی کو بے اعتدالی اور غریبی پر افسانے۔ جبکہ وہ کوئی اور بھی طریقہ استعمال کر سکتا ہو۔ حمل بند کر دینی کام کرنے سے پہلے ابھی طرح غور و فکر کرتا ہے اور جس کام کے حلقے اسے ترجیح ہو کر وہ بیکل جھیل تک پہنچ جائے گا اس کے لئے اقدام کرتا ہے اور جس کے حلقے اسے اہم ہوں گا اس کے لئے مشکل ہو گا اس سے گریز کرتا ہے اور اس کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ مجھے تمہاری اس زیادتی اور علم کے انجام کا حفاظ اہم ہے۔ تجربے یا نمونہ ابھی کسی جگہ کامیاب نہیں کیا۔ تمہارا وہ دھوکا اس کی وجہ تم نے مجھ سے کیا تھا کہ تم اپنی کسی تھوڑے سے شیر کو نقصان نہیں پہنچاؤ گے کسی کا قول ہے کہ عمل کے بغیر قول میں تھوڑی کے بغیر علم میں، انکشاف نیت کے بغیر موقوفہ فیرات میں، مصلحت کے بغیر مال میں، وفاداری کے بغیر روایتی میں، صحت کے بغیر زندگی میں اور غرضی کے بغیر امن و سلامتی میں کوئی غیر نہیں۔ خوب سمجھو کہ وہ علم حفاظ کے طور پر ختم کر دیتا ہے۔ جس طرح ان کی روایتی بیکل رکھنے والے کی بیکل میں تھوڑا اضافہ کرتی ہے لیکن بیکل کی بیکل ختم کر دیتی ہے تمہاری اس حرکت کی وجہ سے مجھے وہ بات یاد آ رہی ہے جو میں نے کسی سے سنی ہے کہ جب انشاؤں کو اچھا ہو لیکن اس کے وزیر برے ہوں تو وہ اس کی اچھائی ختم کر دیتے ہیں اس کی مثال اس باتی کی ہے جس میں مگر مجھ میں وہ باتی خود بخود ہی شیریں اور فطرتی کیوں نہ ہو کوئی بھی اسے لینے کی ہمت نہیں کرتا خود اسے باتی کی سختی ضرورت ہو۔ دوسرا تم شاید یہ چاہو ہو کہ تمہارے ساتھی شیر کے قریب نہ ہو لیکن یہ بات نہ تو صحیح ہے اور نہ ممکن ہے ایک شرب اصل ہے سمندرانی سوچوں کے بغیر نہیں ہو سکتا اور انشاؤں اپنے مصاحبوں کے بغیر نہیں ہو سکتا اور یہ بات غلط سماعت کی ہے کہ اہل وفاداری کے جذبے کے بغیر روایتی کرنا چاہئے نہ کاروری کے آثرات کا ظہور ہو اور دوسروں کو نقصان پہنچا کر اپنا سزا حاصل کرے۔ لیکن میری یہ تمام تر فصاحت اور سخنیں اس آدمی کی فصاحت کی طرح ہے جس نے ایک ہمارے سے کہا تھا جو مجھ سے بھی نہیں ہو سکتی اس کو سبھا کرنے کے

پچھنے پر دلاور جو صحت قبول نہ کرتا چاہے اسے صحت کرنے کی تکلیف نہ اٹھائے۔ دوسرے
کہا کہ شرح ہوا تھا یہ بالکل سنے کیا لوگ جان کر تے ہیں کہ

14 چٹھو اور بندر

کئی چھاپہ کچھ بندر ہا کرتے تھے۔ ایک رات بہت سردی چڑی ہوا گل رہی
تھی اور بارش ہو رہی تھی اس لئے انہیں آگ کی آہنی ہوئی جس میں انہیں کھینٹلی۔ مگر انہوں
نے ایک اور جھوٹا چھاپہ آگ کے شرار سے کی طرح آواز دیا تھا۔ انہوں نے اسے آگ سمجھا
اور بہت سی کھڑیاں اکٹلی کر کے اس پر اڑا دیں اور چوٹیں مارنے لگے تاکہ آگ جلا کر
سبک کھیں۔ ان کے قریب ہی کسی اور رخت پر ایک پندرہ بیٹا تھا۔ جہان کو کچھ دانا اور جو
بکھ کر رہے تھے اسے بھی دیکھ دیا تھا۔

اس نے انہیں آواز دی کہ اور کیا خواہو کرو وہ تکلیف نہ کرو۔ جو کچھ تم نے دیکھا
ہے وہ آگ نہیں ہے۔ جب کافی وقت گزر گیا تو اس نے ان کے پاس جا کر ان کو روکے گا
امداد کیا۔ پاس سے ایک آدمی گزر رہا تھا اس نے اس کا یہ ارادہ بھانپ کر اسے کہا 'جو جھ
سیوٹی نہیں ہو سکتی اسے سیدھا کرنے کے پیچھے نہ پڑو۔ اس لوگس جگر پر کوار کا تجربہ نہیں کیا
چاہا جو نے نہیں سمجھا اس لکڑی سے کمان نہیں چلی جاتی جو پلک دار نہ ہو۔ لہذا تم تکلیف نہ
کرو لیکن پرامنے اس کی بات مانو۔ اسے سے اٹھا کر دلاور بندروں کے پاس چلا گیا تاکہ
ان کو بتائے کہ کھینٹا گم نہیں ہوتا لیکن کئی بندر نے اسے پکڑ کر زمین پر دے دیا اور وہ مر گیا
اس معاملے میں میری ہمدردی نہ تھی مثلاً ہے۔ مگر جو کہ رہی دلاور بد کردار کی تم
پر غالب آگئی ہے۔ اگرچہ یہ دونوں بری شخصیتیں ہیں لیکن انجام کے اعتبار سے دھوکہ دہی
زادہ بری ہے۔ اور اس کی بھی ایک مثال ہے دوسرے کہا کیا ہے وہ مثال۔ علیحدہ نے کہا
لوگ جان کر تے ہیں کہ

15۔ مکار اور سادہ لوح

ایک مکار اور سادہ لوح شخص نے تہارت میں شرکت کی اور سطر پر روانہ ہو گئے۔
انہی راستے میں ہی تھے کہ سادہ لوح کی کام کے لئے پیچھے نہ گیا اور مکار اپنا کھاسے ایک
صلی لی جس میں ایک ہزار روپے تھے اس نے وہ اٹھالی جب وہ اسے اٹھا رہا تھا تو اس مکار

نے بھی دلچسپی اور جب وہ تہارت سے فارغ ہو کر اپنے شجر کو ابھری آئے تو شجر کے قریب پہنچ کر اپنی جھیم کرنے کے لئے کھینچنے لگے۔ اس سادہ لوح نے کہا آدھا میل تم لئے لو اور آدھا بجے دو بجیں اس سکار نے یہ سنے کیا ہوا تھا کہ وہ جزائر کے جزائر پر غور کرنے لگا۔ اس لئے اس نے کہا چھوڑو ہمارے جھیم کو اور ہمارے شجر کے ہمارے دوستی اور میل کا پ کے لئے زیادہ مناسب رہتا ہے۔ اپنے ضرورت کے مطابق فریج میں بھی لے لیتا ہوں۔ تم بھی لے لو ہائی ریم اس درخت کے پاس واپس کر دیتے ہیں۔ یہ ایک محفوظ جگہ ہے اور جب ہمیں ضرورت پڑے گی میں اس ریم واپس آؤں گی۔ تم لے کر اور ضرورت کے مطابق واپس لے لیں گے۔ کسی کو اس جگہ کا علم بھی نہیں ہوگا چنانچہ انہوں نے تھوڑی سی ریم لے لی اور ہائی ایک درخت کے قریب واپس کر دی۔ اور شجر چلے گئے۔ لیکن وہ سکار کسی دوسرے راستے سے واپس آ گیا اور دیکھ کر کھال لپے اور زمین کو دیکھنے ہی برابر کہہ پھینکی وہ پہلے چلی۔ بھرکی کھنوں کے بعد وہ سادہ لوح اس سکار سے کہنے لگا مجھے خرچہ کی ضرورت نہ تھی ہے۔ میرے ساتھ چلو تاکہ ضرورت کے مطابق ریم لے لیں۔ وہ سکار اس کے ساتھ اس جگہ گیا جب انہوں نے زمین کھودی تو وہاں کچھ نہ تھا اس سکار نے اپنا دستہ شروع کر دیا اور کہنے لگا تو کسی کی دوستی سے جو کہ نہ تھا؟ تم میرے بعد چلو آئے اور لے گئے۔ وہ سادہ لوح حسیں کھانا ہمارے لئے ڈالے چرست لکھتا رہا لیکن وہ سکار اور زیادہ اپنا چرست لکھتا اور کہتا رہا کہ تمہارے سوا کسی نے نہیں لے۔ تمہارے سوا کسی کو ان کا پتہ نہ تھا مگر جب ان کا یہ بھڑا ہوا ہو گیا تو وہ اپنا معاملہ خاصی کے پاس لے گئے۔ خاصی نے ان کا حضور سنا۔ سکار کا دعویٰ تھا کہ سادہ لوح نے دیکھ لئے ہیں۔ لیکن سادہ لوح اس سے انکار کر دیا تھا۔ خاصی نے اس سکار سے کہا کیا تمہیں اپنے دوسرے کے لئے تمہارے پاس کوئی دلیل ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ وہ درخت جس کے پاس یہ دیکھتے وہ گھاس کا سکا کھانے لے لئے ہیں اور اس سے پہلے اس سکار نے اپنے آپ سے کہا ہوا تھا کہ وہ جا کر اس درخت کی کھوکھلی چھپ جائے اور جب اسی دن کے منتظر ہو چکا ہو جائے تو وہ یہ جواب دے۔ چنانچہ اس سکار کا آپ گیا اور اس درخت کی کھوکھلی چھپ گیا۔ جب خاصی نے اس سکار کی بات سنی تو اسے بہت جلدی بات سمجھا اور اپنے ساتھیوں اور اس سکار اور سادہ لوح کے ہمراہ اس درخت کے پاس گیا اور اس

سے اس معاملے کے حلقے پر چھا تو اس بوڑھے نے اٹھ سے کہا۔ اس سادہ لوح نے لے
 ہیں۔ جب چاشنی نے یہ بات سنی تو اس کا غضب اور بھی بڑھ گیا اس نے ٹکڑےں بٹکرائیں اور
 عزم کیا کہ اس دورِ سخت کو آگ کا ٹکڑا بنائے چتا چلیں گے کروا گم چلائی گئی تو کھاس مکار کا
 پ پ چلا اٹھا۔ اسے اپنا دکھایا اور سرنے کے کرب ہو چکا تھا۔ چاشنی نے اس سے اس
 معاملے کے حلقے پر چھا تو اس نے سارا قصہ بتا دیا۔ اس پر چاشنی نے اس مکار کو اظہار سے
 دیکھا اور اس کے پاس کچھ پیرا سے اور مکار کو گھسے پر سوار کر کے شہر میں پھیرا اور اس سے
 جادوئی وصول کر کے سادہ لوح کے حوالے کیا۔

گلیارے نے کہا۔ میں نے یہ مثال اس لئے تمہارے سامنے جان کی ہے تاکہ تم مجھ
 کو بےادب بات نہ کر ڈرے کہنے والا شخص خود اپنے مکر و فریب کا تصور ہو جاتا ہے اور دوسرا
 ہمارے اندر تو مکر و فریب اور ہر کردار کی ساری خصوصیتیں پائی جاتی ہیں۔ مجھے اندیشہ ہے
 کہ تمہیں اپنے کئے کا پل ضرور ملے گا اور تم اس کی سزا سے نہیں بچ سکو گے۔ اس لئے کہ
 تمہارے دور تک جیسا دور نہ پائیں ہیں۔ خیر وہاں کا پانی اس وقت تک ہی ظہار ہوتا ہے جب
 تک یہ سندھ میں نہیں کر تمہارے مکر میں خیر اس وقت تک اتنی ہے جب تک کہ میں کوئی
 ہر کردار دیکھتا ہوں۔ میری مثال تو اس ذہیرے سانپ بھی ہے جس کی اونڈا نہیں ہوتی
 ہیں۔ تمہاری زبان سے اس کی مانند نہ پڑے گی۔ میں تمہاری زبان کے ذہیرے بہت خائف
 رہتا ہوں اور مجھے یہ چاہیے کہ تم پر اس کی وجہ سے کوئی بڑی مصیبت آ کر ہے کی
 دوستوں اور راجہوں کے درمیان کی ضد کا ہونا ایسے ہی ہے جیسے کسی شخص نے سانپ پال
 رکھا ہو تو اسے کھا جاتا ہے یا مارا جاتا ہے۔ یہ دیکھتا ہے کہ اس کے کھانے کے واسطے کچھ
 نہیں ملتا۔ کسی نے کہا ہے کہ جھنڈا اور پانڈا تو شخص کے ساتھ رہا اور اس سے کبھی دور نہ ہو۔
 دوست اس کو ہٹا کر جھنڈا اور پانڈا تو ہوا جس پانڈا تو نہ ہو جبکہ جس منہ اور
 پانڈا تو کال ہو ہے۔ البتہ جس منہ تو ہو لیکن پانڈا تو نہ ہو اس کی بری باتوں سے بچ
 اور اس کی محسوسے کا نہ ماننا ہو۔ جو پانڈا تو نہ ہو جھنڈا نہ ہو اس سے کبھی نقص نہ تو ضرور نام
 اس کی دانشمندی کے کانٹوں نہ ہو۔ ایسے شخص کے پانڈا تو نہ ہو حاصل کرو اور اپنی محسوس
 سے اسے کا نہ پہچاننا۔ لیکن کہتے ہو راجہ شخص سے دور رہا کو ہٹا ہٹا کر رکھو۔ مجھے بھی تم

16-22 جولائی کا چاند رات دوست

کھیلنے کے کام میں نے یہ خیال تھا کہ سہ ماہی اس لئے رہی ہے۔ جب کہ میری
معلوم ہو جائے کہ جب تم اپنے دوست سے یہ دعائی کر سکتے ہو تو تم اس بات میں کسی
لگاؤ کی کمی محسوس نہیں کرتے اس سے بڑھ کر اور اس سے یہ دعائی کر دو گے۔ جب کوئی شخص
کسی کو اپنا دوست بنانے کے لئے اس کے ساتھ اور اس کے ساتھ اور اس سے یہ دعائی کرے تو اس کے
دوست کو یہ جان لینا چاہئے کہ وہ دعائی کے لئے کوئی شخص جس شخص میں وہ دعائی نہ ہو اس کی

دوستی سے بڑھ کر، جسے قدرت ہوا اس کو بچے جانے والے تھے سے بڑھ کر، جو شخص اثر قبول نہ کرے اسے وہی جانے والی نصبت سے بڑھ کر اور جو شخص حفاظت نہ کر سکے اسے تباہ ہونے والا سے بڑھ کر کوئی چیز ضائع جانے والی نہیں۔ ایسے لوگوں کی صحبت خیر کا اور برے لوگوں کی صحبت شر کا باعث ہوتی ہے۔ جس طرح جب ہوا غوثیہ پرے گزرتی ہے تو غوثیہ ساتھ لے جاتی ہے اور جب کسی دریاوار جگہ سے گزرتی ہے تو دریا ساتھ لے جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میری یہ باتیں جیسی بہت آکار و محسوس اور عینی ہیں کہ کہہ کر کیلئے انہی کو سمجھ کر فہم کر دیں۔

اس دوران شیر نزل سے فارغ ہو چکا تھا اور اس کو قتل کرنے کے بعد گوری سوج میں زاد ہوا تھا۔ اس کا ضرر بھی فہم ہو چکا تھا اور اپنے آپ سے کہنے لگا کہ مجھے شر پر اثر قبول کرنے بہت دکھ ہوا ہے۔ وہ بڑا شہنشاہ اور ایسے غلاتی کا مالک تھا مجھے کہا خیر ہو سکتا ہے کہ وہ بے گناہ ہو جائے اس کے خلاف جوت ہوا گیا ہو۔ وہ بہت فہم تھا اور اپنے کئے پر بچتا، ہاتھ اور اس کی یہ کیفیت اس کے بچے سے ظاہر ہو رہی تھی۔ دوسرے شیر کو اس حال میں دیکھا تو کیلہ کو پھوڑ کر اس کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ بادشاہ سلامت آپ کو کامیابی مبارک ہو۔ حضور نے آپ کے دشمنوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ بادشاہ سلامت! اب آپ کیوں پریشان ہیں۔ شیر نے کہا مجھے شر بے فہم و فراست کا فہم ہے۔ دوسرے کہا بادشاہ سلامت اس پر ترس نہ کھائیں۔ حضور شخص اس آدمی پر ترس نہیں کھاتا جس کا اسے خوف رہتا ہو۔ برادرات ایسا ہوتا ہے کہ آدمی کسی شخص کو اپنے نہ کرتا ہے جس پر بھاری سنگ پڑے کہ لیتا ہے اس لئے کہ وہ یہ جانتا ہوتا ہے کہ اس میں کوئی صلاحیت ہے۔ جس طرح کوئی شخص بد مزہ و رادہ کو اپنے نہ کرنے کے بارے میں اس سے فائدہ کی امید پر اسے کھاتا ہے اور برادرات کوئی آدمی کسی سے محبت نہ کرتا ہے اور اسے عزیز سمجھتا ہے جس کو اس سے نقصان پہنچنے کے اندیشے کی بنا پر اسے اپنے سے دور کرتا ہے بلکہ اسے فہم کر دیتا ہے۔ جس طرح وہ شخص اپنی عقل ہی کا نفع دیتا ہے جس پر سانپ نے اس کو لپکا ہوا کدہ براس کے جاتی فہم میں مراد نہ کر جانے۔ چنانچہ شیر زندگی اس طرح کی باتوں سے مطمئن ہو گیا۔

دوست کی تفتیش

شاہد عظیم نے یہ ہوا سے کہا۔ آپ نے ایک اہم جیلہ ساز اور جیل خور کے حلقے مجھے پتہ بتا دیا ہے کہ وہ کس طرح اور کسے دوستوں کی محبت کو جیل خوری کے عزت میں بدل دیتا ہے آپ مجھے یہ بتائے کہ اس پر کیا گزری؟ اور شہر کے کون کون سے لوگ اس کا احاطہ کیا ہوا؟ جب شیر نے نل کے حلقے اپنی رائے پر غور کیا اور اسے دوست کی جیل خوری کا علم ہو گیا تو دوست نے شیر اور اس کے ساتھیوں کے سامنے کیا طرقات چلیں گے اور ان کے سامنے کس طرح محبت بازی کی۔

یہ ہوا سے کہا: مجھے اس کے قصے سے معلوم ہوا ہے کہ جب شیر نے شہر پہنچ کر کہا تو اس کے نل بہت چہرے بیان ہوا تھا۔ اسے اس کی پرانی رفاقت اور اس قدر خدشات یاد آتی تھیں اور اسے یہ بھی یاد آتا تھا کہ وہ اس کے تمام ساتھیوں سے زیادہ قابل احترام تھا اور اس کے پس منظر میں مقام رکھتا تھا اور اسے طرحیں کے سبب اس سے مسلسل غور سے کیا کرتا تھا۔

نل کے بعد چچا شیر کا خاص دوست تھا۔ اعلیٰ یہ داکر ایک شام چچا شیر کے پاس آیا اور اسے گھر جانے کے لئے آدھی رات کو کہہ دیں سے نکلا۔ راستے میں اس کا گزریلیں اور دوست پر سے ہوا۔ جب وہ ان کے دروازے پر پہنچا تو اس نے سنا کہ کیلیڈوسٹ اس کی کارستانی پر ڈانٹ رہا ہے اور اسے جیل خوری پر طاقت کر رہا ہے۔ خصوصاً شیر کے خاص دوستوں پر اس کی بیجان بازی اور کتب خانہ کی۔ چچے کو اس کی باتوں سے معلوم ہو گیا کہ

دوست نے کسی جرم کا ارتکاب کیا ہے جس کی اس کا احترام نہیں کر رہا۔ چنانچہ دیکھ کر سے ہوا کہ ان کی گفتگو سننے لگا۔

کیلبر نے دوست سے کہا: دوست! تم ایک مشکل مقام پر پہنچ گئے ہو اور ایک نیک سوراخ میں جا گئے ہو تم نے غور اپنے خلاف ایسا چاہا کہ جس کا انجام بہت برا ہو گا اور تم بری طرح مارا رہے ہو۔ جب شیر پر تھرا مارا سلاٹ کھلے گا اور اسے سب کچھ معلوم ہو جائے گا اور اسے تمہاری تھرا کی اور فیہ سازی کا پتہ چل جائے گا اور جب تمہارا کوئی دوا کار پائی نہ رہے گا تو تمہارے لئے ذلت اور سبائی اور کٹنگ ایک ساتھ پیش ہو جائیگا جس کے ساتھ تمہارے شر سے اور تمہاری اذیت کا رجسٹر سے بچا جائے گا۔ آج کے بعد میں تمہیں اپنا دوست نہیں سمجھوں گا اور کوئی راز کی بات تمہیں نہیں بتاؤں گا۔ اس لئے کہانی تم نے کہا ہے جس سے تمہیں عزت ہے اس سے دور رہو۔ اور مجھے تو تم سے اور بھی دور رہنا پڑے گا کہ اس معاملے کے نتائج سے جو شیر کو روٹیں ہے۔ آج پھر کچھ اسوں۔

جب پہچنے نے ان کی یہ باتیں سنیں تو اسی وقت داییں کیا اور شیر کی اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پہلے اس سے پکارا اور دیکھا کہ جہاز اسے تاج نے وہ اس کا نظارہ کر رہی جب اس نے وعدہ کر لیا تو کیلبر دوست کی گفتگو اس نے کسی قسم کی کوتاہی۔ جب صبح ہوئی تو شیر کی زبان شیر کے پاس گئی اس نے شتر پہ کے گل کی وجہ سے اسے بہت غمزہ دیکھا۔ اس نے کہا یہ کس بات کا علم تم پر چھایا ہوا ہے؟ شیر نے کہا مجھے شتر پہ کے گل نے غمزہ کر دیا ہے۔ جب اس کی رفاقت کو اور اس کی مسلسل خدمت کو اور اس کی ان نصیحتوں کو جو میں اس سے سنا کرتا تھا اور اس کے ان مشوروں کو جن پر عمل ہی ہونے سے مجھے آسودگی ملی تھی یاد کر رہا ہوں تو میرا غم نازہ ہو رہا ہے۔ شیر کی زبان سے کہا سب سے سخت مارو اور ہوتا ہے جس کی شدت کی کو کسی آدمی خود سے۔ یہ تو بہت بڑی گتلی ہوئی۔ تم نے کسی علم اور جین کے بغیر شتر پہ کے گل کرنے کا اقدام کیسے کر لیا؟ اگر اہل علم نے راز کو فاش کرنے کی قیامت اور اس کا کھیلنا نہ کیا ہوتا تو جو کچھ مجھے معلوم ہوا ہے جس میں ضرور تباہی ہوں۔ شیر نے کہا اہل علم کے اقوال کے بہت سے ٹکڑے ہوتے ہیں اور ان کے بہت سے مطلب ہوتے ہیں اور آپ جو کچھ فرمادی ہیں۔ میں جان ہوں یہ درست ہے لیکن اگر آپ کے پاس کوئی بات ہے تو مجھ سے نہ چھپائیے اور

اگر آپ کو کسی نے راز کی بات بتائی ہے تو مجھے ضرور بتائیے۔ پھر یہ کہ شیر کی اس نے چپنے کا نام لے لیا۔ سب بکھا سے تیار ہو کر کھینچے گئے کہ راز کو افلا کرنے کے حلقہ دل علم نے جو سرا اور خطاب بتایا ہے اور اس کی وجہ سے جو عادی ہو آتی ہے جس اس سے جواہر قلم نہیں لیکن میں نے چاہا کہ تیار رہی بھلائی کی خاطر قصیں بتا دوں۔ اگر اس معاملے کا قصہ ان عام لوگوں تک جا پہنچا تو پھر بادشاہ سے غلو وہ خیانت کے سر عجب بھی ہوں اس کا خرقہ نہ ہوگا۔ بلکہ اعلیٰ لوگ اس معاملے کو اپنے لئے جملت ٹھانیں گے اور پھر اپنے برے کاموں کو اچھا سمجھیں گے اور ان کا سب سے بڑا کام یہ ہوگا کہ وہ پھر کسی صاحبِ دلائل کے خلاف سازشیں کرتے رہیں گے۔

جب شیر کی اس نے اپنی منگھ فرم کر لی تو شیر نے اپنے مصاحبوں اور درباریوں کو بلا لیا۔ جب سب آ گئے تو اس نے غم آلودہ انداز میں کہا کہ آج کے دن میں نے اپنے دوست شیر کے سامنے آ کر اور اس کی اسرودہ حالت دیکھی تو حاضرین میں سے کسی سے کہنے لگا کیا ہوا ہے؟ بادشاہ سعادت کو کیا ہو چلا ہے؟ شیر کی اس نے اس کی طرف پلٹ کر دیکھا اور کہا کہ بادشاہ کو تمہارے سے غلو ہے کہ یہ بیانی ہے خود ایک لمبی ہی کیوں نہ ہو؟ آج کے بعد وہ قصیں زندہ نہیں چھوڑے گئے۔ دوست نے کہا پہلے لوگوں نے ہوس کی آئے دلوں کے لئے کوئی بات نہیں چھوڑی۔ اعلیٰ علم نے کہا ہے کہ جو کسی مصیبت سے بچنے کی زیادہ ہوش کرتے ہیں ان کو یہاں اوقات اس شخص سے بھی پہلے مصیبت آتی ہے جو صاحب کے آئے سرگرم ہو چکا ہو۔ لہذا بادشاہ اور ان کے اہل دربار وہ اس بات کی بری مثال نہیں بننا چاہتے اور مجھے کسی کا یہ قول معلوم ہے کہ جو شخص برے لوگوں سے ان کی عادات جاننے کے اور جزو ہستی رکھے گا اس پر جو مصیبت آئے گی اسے اپنے بکھے کی وجہ سے ہی آئے گی اس لئے عابد زادہ لوگوں نے اہل دنیا سے اپنا تعلق توڑ لیا اور انہوں نے حکومت و ظلمت کو توڑ بیچ دی اہل دنیا کی محبت پرانہ کی محبت کو فریاد دی اور پھر انہوں نے ہنگامی جڑ اور احسان کا پتھر دار کون دے سکتے ہیں؟ جو شخص لوگوں سے تنگی کی جڑ کاٹا گا کہ وہ اسی بات کا حق ہے کہ کرم ہی ہے۔ اس لئے کہ وہ ان کے خلاف اور اس کے لئے انخلاں رکھے اور لوگوں سے تنگی کا صلہ پانے کی امید دیکھنے کی عقلی کرتا ہے۔ کسی بادشاہ کی رعایا کو سب سے زیادہ ہمیں بات سے درجہ رکھی

چاہئے۔ وہ اخلاق منہدار پائیزہ کو راقی ہو سکتا ہے۔ اصل علم نے کہا جو شخص بخند ہے کے قابل کسی چیز کی قدر ہی کرے اور قہر ہی کے قابل چیز کی بخند کرے وہ اصل منہدار کی صف سے نکل جاتا ہے اور تجھے وہ ذلیل کا سستی ہو چکا ہے۔ لہذا بادشاہ سلامت کو میرے بارے میں کسی بے کی عداوت پر حملہ بازی سے کام نہیں لینا چاہئے اور یہ بات میں موت کے دار سے نہیں کہہ رہا۔ اگرچہ موت ڈانڈہ ہے وہ چیز ہے۔ لیکن اس سے خطر نہیں۔ ہر زندہ چیز کو مرنا ہے اگر میرے پاس سوچا نہیں گیا ہوں اور مجھے معلوم ہو جائے کہ بادشاہ سلامت میں کو قہر کا پلچہ ہے تو میں دلہ جان سے اس کے لئے تیار ہو جاؤں۔

اس پر کسی اور پارٹی نے کہا یہ بات اس نے بادشاہ سے محبت کی عداوت نہیں کی بلکہ محض اپنے آپ کو بچانے کے لئے غور غاش کرنے کی خاطر کی ہے تو دوسرے نے اسے کہا افسوس ہے تم پر کیا غور جان کر بھی کوئی عیب کی بات ہے؟ اگر وہ اپنے لئے غور نہیں نہیں کرے گا تو کس کے لئے کرے گا؟ تم اپنے حقد اور بعض کو چھپا نہیں گئے جس شخص نے بھی تمہاری یہ بات سنی ہے وہ سمجھ گیا ہے کہ تم کسی کی بھڑکی نہیں چاہتے تھی کہ تم اپنے بھی دشمن ہو۔ دوسروں کے تو ضرور ہو گئے تمہارے جیسا شخص تو جانوروں کے ساتھ بھی نہیں ہوتا چاہئے کہ اس کے کہ بادشاہ کے ساتھ ہو اس کے در و دلت ہر ہے جب دوسرے اسے یہ جواب دیا تو شرمندہ اور افسردہ ہو کر اپہر نکل گیا۔ تب شیر کی ماں نے دوسرے کو ہاتھ مارا تم کہتے ہے جیسا۔ جیسا کہ بات کر سنا سے ترکی پر ترکی جواب اپنے میں کہتے جیسا۔ دوسرے نے کہا۔ آپ یہ اس لئے کہہ رہی ہیں کہ آپ میری طرف ایک آنکھ سے دیکھتی ہیں اور میری بات ایک کان سے سنتی ہیں۔ جبکہ میری ہر ٹھیکہ نے ہر چیز کو میرا دشمن بنا دیا ہے۔ حتیٰ کے لوگوں نے اب میرے خلاف بادشاہ کے کان میں میرے شرع کر دئے ہیں جو لوگ بادشاہ کے درباری ہیں انچک وہ بادشاہ کو بخند یا وہایت نہیں دیتے اس لئے کہ اس نے ان کو کلاز دی ہے اور اس لئے کہ وہ پیش و محضت میں گن ہیں اس لئے انہیں یہ پتہ نہیں رہتا کہ بات کس وقت کہنی چاہئے اور کب خاموش رہنا چاہئے۔ اس پر شیر کی ماں نے یہ دیکھو اس پر بحث کو اٹکا دیا اور تم کرنے کے بارے میں اپنے آپ کو اس طرح سے گناہ قرار دے گا کہ اس نے کوئی جرم ہی نہیں کیا۔ دوسرے نے کہا جو لوگ ایسے کام کرتے ہیں جہاں کے کوئی نہیں جانتا

ہی ان کو کئی حیثیت تھیں ہوتی تھیں کہ ان کے پاس کسی گھنٹہ کا کلہ نہ ہے جہاں سے وہ ستر نکال دے
 اور اسی چاہتے ہیں کہ جس طرح ان کی ذہنی باتوں کو دیکھ کر ان کی صورت میں درد و اہلاپاس ہو سکے
 اور جس طرح ان کو یہاں کے کسی گھر کا گناہ ہوں اور جس طرح ان کو لوگوں کے سامنے
 ہوا تھے جس کے بارے میں اس سے پہلے کچھ جاننا چاہا۔ وہ بہت قوی اور ہوشیار
 کے معاملات کے بارے میں اور حقیقت تھیں کہ کتنا برا رہے آپ کے کسی شہر کو انھیں کسی گھر کا
 شیر کی ماں سے کہا۔ انھوں نے انکار کیا کہ تم مجھے ہوں کہ ان باتوں سے اور انھوں
 کو کہہ دے اور کہہ دو کہ انھیں قیدی نہیں رکھا جائے گا۔ وہ ستر نے کہا کہ وہ قوی اور ہوشیار
 دشمن بھی اس کی چالوں سے محفوظ رہا اور جب وہ اپنے دشمنوں کو ہارنے کے لئے کسی گھر کا
 کتے کو کہہ دے۔ شیر کی ماں سے کہا کہ وہ ستر نے انھوں کو کہا کہ تم مجھے کہہ دو کہ انھیں
 انھیں سے بچ جائے گا۔ اور اس سے یہ جرم کے بارے میں پہلے ہی انھیں دیکھ کر انھوں سے
 نکلے گی۔ وہ ستر نے کہا کہ وہ قوی اور ہوشیار کے خلاف بات کہے اور ان کی بات کہے کہ
 کسی شخص کی میری بات تو بالکل واضح ہے شیر کی ماں نے کہا کہ تم میں سے اعلیٰ علمی اس
 سامنے کی حقیقت کو واضح کریں کہ وہ انھیں کہہ چکی تھی۔ ہر شیر نے وہ کہنا خاصی کے
 حوالے کر دیا۔ خاصی نے اسے قیدی میں ڈال دیا کہ وہ کچھ دیکھتا تھا جس کی کہان میں وہی ہوا
 کہ اسے قتل کیجیے اور دیکھا۔ جب آپ کی رات ہوئی تو کھیل کر کتا دیکھا کہ وہ قتل میں ہے تو وہ
 چھپ چھپا کر اس کے پاس آیا اور جب اسے دیکھا تو اس میں بجز اسے ہونے ایک گھبراہٹ
 نہ رہی کہ جس میں قیدی کو نکال دیا اور اس نے کہنے کا نام نہ کیا بلکہ صرف اس لئے پہلے ہو کر تم
 کو کہہ اور غریب سے کام لیتے ہیں اور میری صحت کو دل کرنے سے گریز کرتے رہے
 لیکن اس سے پہلے جو میں نے تمھیں بھیجیں تھے اور تمھیں یہ اسے انھیں سے خبردار کیا اور
 تمھارے حق میں ظلموں وال سے کام لیا تمھیں اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ اگر یہ ہر
 بات کا کوئی سبب ہوگا جس سے کہ میں تمھیں صحت کرنے میں جبر میں نہیں بھیجے گا
 کہ اس کی ہوتی تو آج بھی تمھیں کہہ دے جرم میں شریک ہیں جن کو خود بخود ہی نے تم پر اس
 طرح ظلم کیا تھا کہ اس نے تمھاری حق کو چھین لیا میں خود بخود۔ لیکن وہ ستر نے
 کہا کہ انھوں نے تمھیں اعلیٰ علمی کی باتیں اور دیکھا تھا۔ اعلیٰ علم نے یہ کہہ دیا کہ اس کی صورت

کے آنے سے پہلے ہی مر چکا ہے۔

دندنے لگا۔ میں جانتا ہوں کہ تمہاری دامنیں لگی ہیں۔ اہل علم کہتے ہیں کہ اگر قصصیں اپنی عقلی کا احساس ہو جائے تو پھر سزا سے مست گھبراؤ۔ اس لئے کہ اگر قصص دنیا میں سزا سے اٹھ اٹھ جاتے تو یہ بات اس سے کہیں بچر ہے کہ قصصیں جہنم میں داخلہ جاتے۔ کیلئے نے کہا میں تمہاری بات کچھ کیا ہوں لیکن تمہارا گناہ بہت بڑا اور شیر کی سزا بھی بہت دردناک ہے۔ اس دوران ایک بچہ جہان کے قریب ہی قید خانہ کی دامنیں سن رہا تھا کہ وہ انکسہ دیکھ نہیں رہے تھے۔ اس نے کیلئے کو دندنے سے اذیت اچھ کر کے سن لیا اور اس جرم کا بھی علم ہو گیا جس کا دندنہ عزائم کر رہا تھا۔ اس نے دونوں کی جھگڑ کو یاد رکھا تاکہ اگر اس سے کبھی پوچھا جائے تو شہادت دے سکے اس کے بعد کیلئے اپنے مگر دانکسہ آ گیا۔

صبح ہوئی تو شیر کی دامنیں شیر کے پاس لگی اور اسے کہنے لگی۔ اے بادشاہ آ پ نے جرات کل کی تھی اور جس کا بد وقت حکم دے کر آپ نے رب وہ جہاں کو راضی کیا تھا اسے بھول نہ جائیں اہل علم نے کہا ہے کہ انسان کو چاہیے کہ وہ نیک کاموں کے حلقے کو شوش کرنے میں متامل سے کام نہ لے اور کسی حکم کے گناہ کا دفاع نہ کرے جب شیر نے اپنی دامن کی باتیں سنیں تو چیخے کہ حاضر ہوئے کا حکم دیا جو کہ منصب تھا یا ماسور تھا۔ جب وہ حاضر ہو گیا تو اس نے اسے اور ایک دوسرے قاضی شیر سے کہا۔ عدالت کا نہیں اور تمام چھوٹے بڑے عالم و پارہ کا اظہار ہو گیا۔ کہ وہ سب عدالت میں آ کر دندنے کے معاملے پر غور کریں اور اس کے جرم کی تحقیق میں مدد دیں۔ دندنہ کی باتوں اور اس کے خدشات کو عدالت میں دیکھنا میں درج کیا جائے اور عدالتی کارروائی کی رپورٹ روزانہ اس کے سامنے پیش کی جائے۔

جب قاضی چیخے اور اس قاضی شیر نے جو کہ بادشاہ کا بچہ تھا یہ حکم سنا تو کہا بادشاہ کا حکم ہر آگھوں پر پھر اور اٹھ کر چلے گئے اور شیر کے عہدے مطابق کا بشر شروع کر دیا۔ حتیٰ کے جب اس دن میں سے نہیں کیلئے گزر گئے جس میں وہ عدالت میں بیٹھے تھے تو قاضی نے دندنہ کو حاضر کرنے کا حکم دیا۔ اسے لایا گیا اور قاضی کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس وقت سب ٹوٹ واپس موجود تھے۔ جب عدالت منتظر ہوئی تو صدر مجلس نے ابتداً واز سے کہا شروع کیا۔

حضرات آپ سب کو معلوم ہے کہ جب سے بادشاہ سلامت شر پہ گول کر چئے ہیں، بیشک مشرب اور کھنکھرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ انہوں نے شر پہ کوئی جرم کے بغیر گول کر دیا ہے اور محض دوس کی جھٹل اور دودھ گولی کی وجہ سے ایسا کیا ہے اور اب اس کا شی صاحب کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ عدالت لگائیں اور دوس کے حقائق تحقیقات کر لیں لہذا جس شخص کو بھی دوس کے حقائق، ایسی یا دلی بات کا علم ہو تو اسے جان کر سنا دے یہ سب بکھر عام جان کرنا چاہئے تاکہ اس کے مطابق فیصلہ کیا جاسکے۔ گول کا سر عجب ہوا ہے لہذا اس کے معاملے میں تحقیق کرنا ضروری ہے اس لئے کہ جلد بازی خواہشات نفس کا متحرک ہو اور غلط بات پر مانتیں کی وی کی کرنا سوچنی کا باعث ہے۔

اس کے بعد کا شی نے کہا۔

حضرات: صدور مجلس کی بات غور سے سنئے اور آپ کو جو بات بھی دوس کے حقائق معلوم ہے اسے نہ چھپائیے اور اس کے جرم پر پردہ ڈالنے وقت تمہیں باتوں کا خیال رکھئے۔ ایک یہ کہ اور سب سے اہم بات ہے۔ آپ دوس کے اس فعل کو معمولی نہ سمجھیں اس لئے کہ کسی بے گناہ کو جرم کے بغیر گول کرنا بہت جڑا گناہ ہے۔ لہذا جس شخص کو بھی اس کذاب کے حقائق، جس نے اپنی کذاب جانی اور جھٹل غوری کے ساتھ ایک بے گناہ پر الزام لگایا ہے کسی بات کا علم ہو اور مگر اس پر پردہ ڈالنے والے کو بھی اس کے جرم اور اس کی سزا میں براہ کا شریک ہو گا دوسری بات یہ ہے کہ اگر کمر چاہئے گناہ کا اعتراف کر لئے تو بادشاہ اور اہل دربار کے لئے مناسب ہو گا کہ وہ اسے سزا دے دیں اور اس سے درگزر کریں اور تیسری بات یہ ہے کہ ہر کار و کاروں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں رکھنی چاہئے اور ہر خاص و عام کو ان سے تعلقات منتقل کرنا چاہئے۔ جس شخص کو اس جیلہ ساز کے حقائق کسی بات کا علم ہو وہ سرعام جان کرے تاکہ اس پر بحث کا کام ہو جائے۔ کہا گیا ہے کہ جس شخص نے اپنی کوئی چھپا ہوا اسے قیامت کے دن آگ کی لگادی جائے گی لہذا آپ سب میں سے ہر ایک کو اپنے علم کے مطابق بات کرنی چاہئے۔

حاضرین نے جب یہ آنکھ کھلی تو خاموشی ہو رہی تھی۔ اس پر دوس نے کہا کہ خاموشی کمال ہے؟ ہاں جو کہہ جاتے ہو؟ لیکن یاد رکھو ہر بات کا جواب بھی جوتہا۔ انہوں نے کہا

ہے جس میں کبھی بچہ کی کوئی دے اور اس کی بات کہے دے وہ جانتا تھا کہ اس پر وہی مصیبت آتی ہے جس میں غریب بے آلی تھی جس نے اس کی بات کا کوئی کیا تھا دے وہ جانتا تھا۔ تو کون نے کہا کہ اس طرح ہوا تھا یہ؟ اور اس نے کہا کہ ایک جانتے کرتے ہیں کہ:

17۔ شہر حکیم

کسی شہر میں ایک ماہر غریب رہتا تھا جو لوگوں کے علاج سنا لے جسے وہ ماہر تھا جس وقت گزرنے کے ساتھ اسے وہ صاحب نے آکر اور اس کی بھائی کو زہر دے دی تھی۔ اسی شہر کے بادشاہ کی ایک بیٹی تھی جس کی شادی اس نے اپنے بھتیجے سے کی تھی۔ اس لڑکی کو کلام عمل میں اور شرع میں اس کا اس غریب کو لایا گیا اس نے آکر لڑکی سے اور کے متعلق پوچھا۔ اس نے بتایا کہ غریب کو اس کا مرض اور علاج معلوم ہو گیا لیکن وہ کہنے لگا کہ میری بھائی درست ہوئی تو میں وہاں اس کو اپنے علم کے مطابق دوا کرتا تھا کہ دوا کرتا تھا جس کی پراسرار بھی نہیں کر سکتا اس شہر میں ایک بے خوف شخص بھی رہتا تھا جب اسے یہ بات معلوم ہوئی تو وہ آکر اور علم طب میں مہارت رکھنے کا کوئی کیا اور کہا کہ وہاں اس کا مرکب تیار کرنے میں ماہر ہے اور مضر و مرکب جو طبعی دوا کی تاثیر سے واقف ہے۔ بادشاہ نے اسے کہا کہ وہاں خانات میں جا کر ضرورت کے مطابق دوا نہیں دلا کر لے آئے وہ اس خانات میں گیا۔ اس کے سامنے وہاں بیٹھائی تھی جانتا تو وہ دیکھتا تھا کہ اس نے وہاں کے ملازمین کو بھی بکھڑی جس میں سخت ہنگامہ ہو رہا تھا۔ اس نے اسے بھی وہاں اس میں ملازمین اور یہ مرکب لڑکی کو دیا تو وہ اسی وقت مر گئی۔ جب بادشاہ کو معلوم ہوا تو اس نے اس شخص کو بلایا اور اسے بھی وہی دوا چھائی جس سے وہ اسی وقت شہر ہو گیا۔

دوسرے نے کہا کہ یہ بے مثال تھوڑے سامنے اس لئے جان کی ہے تاکہ انہیں علم ہو جائے کہ انہیں کبھی بچے کی دوا نہ دے سے چھوڑ کر نہ دالے کیا کر رہی ہے۔ آپ لوگوں میں سے بھی جو شخص وہ سے گزرنے کی کوشش کرے گا۔ اس پر بھی وہی مصیبت آئے گی جو اس جانی بے آلی تھی اور یہ دوا اپنے آپ کو ہی طاقت کرے گا۔ اہل علم نے کہا ہے کہ بعض اوقات بات کہنے والے انہیں اس بات کہنے کی مراد مل جاتی ہے صاحب مطالعہ تھوڑے سامنے سے اپنے لئے جو چاہو پتہ کر لو۔

اس پر سردار خازم نے "شیر کے پاس اپنے حکام و مرچ پر اتارتے ہوئے کہا۔
 اے گرامی! تہذیب اہل علم! میری بات غور سے سنئے اور اسے اپنے دل و دماغ میں جگہ دیجئے۔
 اہل علم نے اچھے لوگوں کے بارے میں کہا ہے کہ وہ اپنے چھوٹے سے ہی بچکان لے جاتے
 ہیں اور آپ اپنے بچے کے فضل و کرم سے اچھے لوگوں کو ان کے چھوٹے سے بچکان سمجھتے ہیں اور
 معمولی باتوں سے بڑی اور اہم باتوں کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ اس پر بخت دوست کی حقیقت
 بتانے کے لئے ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ جو اس کے شر کو واضح کر رہی ہیں۔ آپ
 حضرات ان کو اس کے جسم پر تلاش کر سکتے ہیں تاکہ آپ کو کئی عجیبے پہنچ سکیں۔ اس پر
 قاضی نے سردار خازم سے کہا۔ میں بھی اور یہ سب حاضرین بھی جانتے ہیں کہ آپ چھو
 ٹھائی میں ماہر ہیں۔ اس لئے آپ غور و پالی بات کی وضاحت کر دیں اور اس پر بخت کی عقل
 و صورت میں جو کچھ آپ کو نظر آ رہا ہے میں اس سے آگاہ فرمائیں تب سردار خازم نے
 دست کی خدمت کرتے ہوئے کہا اہل علم نے نکلا ہے اور بتا رہے کہ جس کی یا نہیں آنکھ دیکھی
 آنکھ کی نسبت چھوٹی اور ہر وقت پکڑتی رہے اور اس کی ناک دائیں طرف بھی ۱۰۰۰ جواہر
 بخت اور نصیبت ہوتا ہے۔

اس پر دست نے کہا۔ گو کہ یہ "تہذیب اہل علم" بھی عجیب ہے تہذیب سے تو اپنے اور
 بڑی بڑی طاقتات و سوجد ہیں اور پھر جب ہے کہ تم اپنے اس گمہ سے اور پلے جسم کے ساتھ
 بادشاہ کے سامنے جاتے ہو اور ان کے کمانے کو اچھوٹے کی جرات کرتے ہو۔ تم خود بھی
 اور دوسرے لوگ بھی جانتے ہیں کہ تہذیب سے اندر کچھ عجیب ہیں کیا تم اس شخص کے بارے
 میں زبان نہ کھولتے ہو جس کا جسم پاک ہے اور جس میں کوئی عیب نہیں؟ میں اکیلے ہی تہذیب سے
 عجیب نہیں جانتا بلکہ یہ سب حاضرین بھی جانتے ہیں۔ لیکن تہذیب کی دوستی ان کو جان کرنے
 سے روکتی رہی ہے۔ اب جب کہ تم نے مجھ پر بھوت ڈالا ہے اور میرے سامنے مجھ پر بھوتان
 ڈال دیا ہے اور میری دشمنی پر تل گئے ہو اور میں سب حاضرین کے سامنے ۱۰۰۰ تمہیں کہنے لگے
 ہو جن کا نہیں علم نہیں ہے کہ اس کے باوجود میں صرف تہذیب سے ان عجیب کو جان کرنے پر
 انکا کر دوں گا۔ جنہیں میں بھی جانتا ہوں اور یہ حاضرین بھی جانتے ہیں اور جو شخص بھی
 تہذیب کی نصیبت سے اچھی طرح واقف ہو اس کا فرض ہے کہ وہ بادشاہ و طاقتور کے در کے در

تھیں اپنی خوراک کا بندوبست کرنے کی ذمہ داری دی۔ انھیں اگر کھیتی باڑی پر لگا دیا جائے تو اس سزا کے زیادہ مستحق ہو۔ تم تو اس قابل بھی نہیں کہ کسی عام آدمی کے لئے چارے کی ادالت کرو اس کو پیچھے ڈکدو کہ اس کے کہ تم ہادشہ سلامت کے خادم خاص بن جاؤ۔ اس پر سردار تختہ برائے کیا کیا تم کچھ کہہ رہے ہو اور کیا مجھ سے اس طرح باتیں آ رہے ہو؟ دست نے کہا ہاں اور میں تمہارے شخص پر کچھ کہہ رہا ہوں کچھ کہہ رہا ہوں اور انھیں ہی کہہ رہا ہوں انکھڑے تلخی بھی تانکوں والے پھولے پیچھے دالے ہوئی ہاں انھوں نے اسے "تھچ" بہ لعل۔ دست نے جب یہ باتیں کہنے تو سردار تختہ پر کارنگ چل رہا اور وہ روچا نکا راستہ اور رسوائی سے اس کی زبان کو کھڑائی اور اس کی ساری جگہی ہوا ہو گئی۔ دست نے جب اس کا یہ فوٹ جانا اور یہ روچا نکا دیکھا تو کہنے لگا جب ہادشہ سلامت کو تمہارے صوبہ کا علم ہو جائے گا اور جب وہ انھیں اپنی خوراک کی ذمہ داری سے برطرف کر دیں گے تو پھر کچھ کر دوں گا۔ اس موقع پر ایک گیدڑ بھی سوچا تھا جسے شیر نے ابھی طرح پرکھا ہوا تھا اور اسات میں چھائی کی خولی دیکھ کر اسے اپنی خدمت پر مامور کیا ہوا تھا اور اسے کہہ کھا تھا کہ بخش میں جو کھنگھو ہوا سے اس کی اطلاع دے۔ چنانچہ وہ گیدڑ وہاں سے اٹھ کر شیر کے پاس گیا اور اسے صورت حال سے آگاہ کیا۔ اس پر شیر نے سردار تختہ پر کہ اس کے منصب سے سزا دل کر دینے کا حکم صادر کر دیا اور کہا کہ اس کے سامنے بھی نہ آئے اور دست کے شخص پر حکم دیا کہ اسے قتل بھیج دیا جائے اس وقت تک دن کا کھل چھڑ کر چکا تھا اور عدالت میں جو بیانات دیے گئے تھے ان کا ثبوت کر لیا گیا تھا اور ان پر پتے کی سرنگی لگائی گئی تھی اور اس کے بعد ہر کوئی اپنے کمر کو دابیں چلا گیا۔

پھر ایک اور گیدڑ جسے روز پہ کیا جا تھا اور جس کی ٹیکہ سے وہ جی جی اور شیر کے پاس سے حاضر ہو گیا تھا وہ دیکھا جا تھا اس شخص سے ہوا تھا کہ ٹیکہ لگایا ہے اور اپنے بھائی کے ٹم نے نہ حال کر دیا اور وہ سخت بیمار ہو کر مر گیا اس لئے یہ گیدڑ دست کے پاس گیا اور اسے ٹیکہ کی صورت کی اطلاع دی یہ سن کر دست بہت روپا اور بہت گھٹن ہوا اور کہنے لگا میں اپنے بھائی کی چھائی کے پھیرے پر ہمارا دھڑکیا کر رہا تھا؟ لیکن میں اس بات پر افسوس کا شکار ہوا کہ انھوں نے کہ مجھ کی موت کے بعد آپ بھی بھائی ہو جائیں گے۔ آپ ہی حیات اور شفقت کو کچھ کر مجھے

یہ یقین ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم میرے مثال حال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ
 ہی سے میری توقعات وابستہ ہیں اور آپ ہی میرا سہارا ہیں۔ آپ کے اس حسن سلوک کی
 بنا پر میری خواہش ہے کہ آپ ہلکا سا جگہ جائیں اور وہاں میں نے اور میرے بھائی نے اپنی
 کوشش سے جرمالی جمع کر رکھا ہے میرے پاس لے آئیے۔ یہی چاہتا تھا کہ گیدڑ نے دینا ہی
 کیا جیسا کہ دستہ نے اسے کہا تھا اور جب اس نے وہاں اس کے سامنے لگا کر کھڑا تو اس
 نے اس میں سے آدھا سے دو لے لیا اور کہا کہ آپ دوسرے لوگوں کی نسبت شیر کے پاس
 آنے جانے کی زیادہ ہمت رکھتے ہیں لہذا آپ میرے لئے اعلا ضرور کیجئے کہ جب میرے
 اور میرے بھائی کے مابین چارہ اس مقدار سے کی اور پرت شیر کو کھائی جائے اور جس انداز
 میں میرا ذکر ہو اور شیر کی اس کا میرے حلق چھو رہے یہ بظاہر ہوا ہے آپ بھی اس کی شیرازی میں
 بات بہن رہا ہے میرے سامنے میں اس سے انکار کرتا ہوں۔ تو یہ سب باتیں آپ یاد
 رکھیں چنانچہ اس گیدڑ نے وہ سب کچھ لے لیا جو دستہ نے اسے دیا تھا اور اس سے یہ وعدہ کر
 کے کہ پتہ کر چکا تھا اور وہ سارا مال وہاں رکھ دیا۔

پھر اگلی صبح شیر نے اپنا دربار مستقر کیا اور وہ کچھ گز رنے کے بعد اس کے
 اہلکاروں نے اندر آئے کی اجازت مانگی انھیں اجازت دے دی گئی تو وہ اندر آئے اور اس
 کے سامنے رپرت چڑھ گئی۔ جب اسے ان سب کی یاد دہانی یا انہیں معلوم ہو گئی تو اس
 نے اپنی اس کو بچا دیا اور وہ سب کچھ اسے دے کر کھانا جب اس نے سب کچھ کھا لیا تو بلند آواز
 میں کہنے لگا کہ میں کوئی خستہ بات کہہ رہا ہوں تو یہ تمہیں نہ کرنا۔ حقیقت یہ ہے کہ تمہیں اپنے
 نفع و نقصان کا کچھ علم نہیں۔ کیا میں تمہیں ان باتوں کو سننے سے منع نہیں کرتی رہی۔ اس لئے
 کہ یہ اپنے کرم کی باتیں ہیں جس نے ہمارے ساتھ ہر دو چاہا کیا کیا ہے اور ہمارے ساتھ
 تھہری لی۔ یہ کہہ کر وہ لمبے سے ابر ہلکی گئی۔ یہ سب کچھ وہ کہہ کر دیکھ، ہاتھ دھوئے دھوئے اپنے
 بھائی کا کھانا۔ وہ بھی اس وقت چاندی سے دھوئے کے پاس گیا اور اسے سب کچھ بتا دیا۔ اسی
 دو دن ایک بڑا بڑا اور دن کو اپنے ساتھ لے کر کاشی کی عمارت میں لے گیا جب وہ کاشی
 کے سامنے پہنچا تو صدر مجلس نے کہا۔

اسے سنا لیجئے تمہارے پاس سے کیا ایک سچا اور امانت دار شخص نے سب کچھ بتا

دیا ہے اس لئے ہمیں یہ حساب نہیں کہ ہم تمہارے حقوق اس سے زیادہ چھین کر رہے ہیں۔ اس نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو آخرت کا سبب بنایا ہے۔ اس لئے کہ یہ دنیا اور رسولوں کا گھر ہے جو تنگی کی حالت میں رہنے والے تھے اور جنت کی طرف راہنمائی کرنے والے تھے۔ تمہارا معاملہ تمہارے نزدیک ثابت ہو چکا ہے اور تمہارے حقوق ہمیں ایک قابل احترام شخص نے سب کچھ بتا دیے ہیں اور اسے پارٹا سلاست نے ہمیں غم دیا ہے کہ ہم تمہارے معاملے پر دوبارہ غور کریں اگرچہ یہ معاملہ تمہارے سامنے بالکل واضح ہے۔ اس نے دوسرے کہا۔ کاغذی صاحب! میرا خیال ہے کہ آپ کو انصاف کرنے کی عادت نہیں اور پارٹا ہوں کے انصاف کا یہ نمونہ ہرگز نہیں کہ وہ غلطوں اور بے گناہوں کو بے انصاف قاضیوں کے حوالے کر دیں۔ جگہ جگہ تو یہ ہے کہ ان کا دفاع کیا جائے۔ آپ کا خیال ہے کہ مجھے قتل تو کر دیا جائے لیکن میرا حقہ رسوئی نہ لے۔ آپ یہ سب کچھ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں جلدی جلدی کرتا رہے ہیں حالانکہ ابھی تین دن بھی نہیں گزرے کسی نے جج کہا ہے جس شخص کو تنگی مل کر نے کی عادت ہوتی ہے اس کے لئے ہیرا کرنا آسان ہوتا ہے تو لوہا سے اس کا قصاص بھی ہوتا۔

اس پر کاغذی نے کہا۔ ہمیں اسلاف کی نیکوئیں سے ملوم ہوا ہے کہ کاغذی کو چاہئے کہ وہ تنگی ہیرت اور دیگر دردوں کو انہی طرح بھگوانے تاکہ وہ تنگی ہیرت کو اس کی انہی ہیرت غور پر کر دے کہ اس کے دیگر دانا کا بدلہ لے سکے۔ جب کاغذی صبا کر کے گواہ تھے تو کہ زیادہ بہتر قتل کر رہے تھے اور بے گناہوں کے انتقام کر رہے تھے اور اسے دوسرا معاملہ تو تمہارے ہاتھ میں ہے جس پر حکام نے امر لکھ لیا ہے اس پر غور کرو اور اسے جرم کا اعتراف کرتے ہوئے تو پر کر لو۔ دوسرے نے کہا تنگی ہیرت کاغذی نفس گناہ کی بنا پر کوئی فیصلہ نہیں دے چکا نہ وہ نفس لوگوں کے حقوق اس طرح کی کارروائی کرتے ہیں اور نہ عام لوگوں کے حقوق۔ اس لئے کہ وہ جانتے ہوئے ہیں کہ گناہ حقیقت کو جان کرنے کے کام نہیں آ سکتا اگر آپ لوگوں کا خیال ہے کہ میں گمراہ ہوں تو میں نے آپ کو زیادہ بہتر جاننا نہیں اور مجھے اپنے حقوق جو علم ہے وہ یقین ہے ایک نہیں۔ لیکن میرے حقوق تمہارا علم آخری اور بے کاف ہے۔ آپ لوگوں کے نزدیک جس بات نے میرے معاملے کو قابل غرت بنا

وہاں سے وہ یہ ہے کہ میں نے دوسروں کی چٹائی کی۔ اب آپ کے سامنے میرا کیا طرزِ پائی رہا
 جانے گا اگر میں اپنے خلاف ہی چٹائی کر اٹھوں اور صحت بڑھے ہوئے اپنے آپ کو گلے کے
 لئے چٹائی کروں جبکہ مجھے بھی طرحِ علم ہے کہ جس بات کا مجھ پر اصرار کیا گیا ہے اس سے
 میں بالکل بری ہوں۔ میرے نزدیک میری جان کا احترام سب جانوں سے زیادہ ہے۔
 اور اس کا حق مجھ پر زیادہ واجب آتا ہے جس کی اگر تکلیف دینا ہے میں سے کسی اہلِ ادا دینی کے
 ساتھ اختیار کروں تو نہ ہی کے اعتبار سے اس کی کچھ بات ہوگی نہ مراد کے لحاظ سے۔ جب
 مجھے آپ کے ساتھ بیٹھا کرنے کا حق نہیں ہے تو مجھ میں اپنے آپ کے ساتھ بیٹھا کھان
 کروں اجنبی کا خفیہ صاحب! ان باتوں کو چھوڑ دینا اگر آپ مجھے نصیحت کرتا ہے تو میرا
 یہاں کا موقع نہیں اور اگر آپ دھوکہ دیتا ہے تو سب سے زیادہ دھوکہ وہ ہے جو آپ
 نے سوا ہے۔ دھوکہ دھوکہ اور خریب نیک فاضلوں اور خدا ترس حاکموں کا شیوہ
 نہیں اور آپ کو یہ بھی علم ہوتا ہے کہ آپ کی ان باتوں کو جابلہ اور بدکار لوگ سمجھتا
 نہیں گے اور ان کی بیوی کریں گے اس لئے کہ فاضلوں کی بیچ باتوں کو اچھے لوگ اختیار
 کرتے ہیں اور ان کی عقلیں کو جابلہ اور فاسق لوگ جھٹھلاتے ہیں فاضلی صاحب! مجھے
 آپ کی ان باتوں سے بہت بڑی مصیبت کا اندیشہ ہے۔ مصیبت نہیں کہ آپ ہوشیار اور
 اہلِ دہرہ اور عام فاضل کے نزدیک ایک فاضل اور منصب حراص ہیں۔ یہ ہیں اور اپنی
 حکمت و دانائی اور زبردستی کی وجہ سے پسند کئے جاتے ہیں بلکہ مصیبت تو یہ ہے کہ آپ
 نے یہ سب مجھ پر سے جھانٹنے میں کس طرح فراموش کر دیا ہے؟

جب فاضل نے ہونے کے یہ الفاظ سنے تو اس نے اسی وقت شیر کے سامنے
 رپرت چٹائی کر دی۔ شیر نے اسے دیکھا اور کھرا لہا لہا کو بچا اور اسے بڑھ کر سنایا جب
 اس نے دوسری باتوں پر اچھی طرح غور کیا تو شیر نے کہنے لگا اب مجھے اس کے پچھلے جرم
 کی نسبت کہ اس نے عقل غریبی اور دھوکے سے تمہارے دست کو گلے کر دیا اب اس بات
 کی زیادہ فکر لاحق ہو گئی ہے کہ کہیں وہ بچلے اور کرے جس میں بھی گل نہ کر دے یا تمہاری
 حکمت کو ختم کر کے نہ رکھ دے۔ تو شیر کے دل میں اس کی یہ بات بیدار ہو گئی اس نے کہا مجھے
 اس شخص کا حق تا می جس نے آپ کو دھوکے کے حلق بائیں ہاتھ میں ڈال دیا تاکہ اس کو گل

کرنے کی کوئی دلیل تو موجود ہو۔ شیر کی ہاں نے کہا میں اس شخص کے راز کو قاش کرنے کو
 پہنہ کرتی ہوں جس نے اسے چما کر رکھنے کی خواہش کا مجھ سے اعہاد کیا ہے۔ مجھے اذیت
 کے کٹل سے کوئی غمی نہ ہوگی جب مجھے یہ بات یاد آئے گی کہ میں نے اظہارِ راز سے اس کا
 جرم ثابت کیا ہے۔ جبکہ اہل علم نے اس سے صبح کیا ہے۔ اہل بیت میں اس شخص سے یہ مطالبہ
 کرتی ہوں کہ وہ مجھے ایسا کرنے کی اہانت دے دے جس نے مجھے اس راز کی امانت
 سونپی ہے اور خود اپنی سطوات کو بیان کر دے۔ مجھ کو وہی کی اور چیتے کو بچا ہم بچا اور اسے
 تباہ کر شیر کی ہڈی کرنے اور اس کو اسی کی ڈسار دی ہڈا کرنے کا فرض عائد ہوتا ہے جسے اس
 جیسے شخص چما کر رکھ رکھ سکتا۔ عطاوار نے اس پر غلطیوں کی ہڈی کرنے اور زعمی اور درست
 کی دونوں صورتوں میں حق کو دلیل کے ساتھ ثابت کرنے کی بھی اس پر ڈسار دی آتی ہے۔
 اہل علم نے کہا ہے جس نے کسی مردے کے حلق بھی گواہی کو چھپا لیا قیامت کے دن اس
 کے اپنے لئے بھی کوئی جہت نہ ہوگی۔ اس طرح وہ ہزار کرتی رہی۔ حتیٰ کہ وہ پچھتاؤ کر
 شیر کے پاس گیا اور جو بیکس نے سنا تھا اس کی گواہی پیش کر دی۔ جب اس نے اپنی گواہی
 دے دی تو دوسرے قیدی چیتے نے بھی شیر کو بچا ہم بچا کر اس کے پاس بھی شہادت موجود
 ہے انہوں نے اسے قتل سے ابراہیم ۱۱۰۰ قریب اس نے جو کچھ سنا تھا اس کے مطابق دوسرے کے
 خلاف گواہی دی۔

پھر شیر نے ان دونوں سے کہا جب ہمیں معلوم تھا کہ ہم دوسرے کے حلق چھپاتے
 کر رہے ہیں تو پھر تم نے خود گواہی کیوں نہ پیش کی ان میں سے ہر ایک نے کہا اس لئے کہ
 ہم جانتے تھے کہ ایک شخص کی گواہی سے کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہم نے اس جج کو
 اختیار کرنے سے گریز کیا جس سے کوئی فیصلہ نہ ہو سکتا اور جب ہم میں سے ایک نے
 گواہی پیش کر دی تو دوسرے نے انکار کیا شہادت عدلیہ۔ شیر نے ان کی اس بات کو قبول
 کر لیا اور دوسرے کے حلق حکم دیا کہ اسے قتل کے اندر ہی قتل کر دیا جائے اور پھر اسے وہی
 طریقہ قتل کر دیا گیا۔

جو شخص اس کہانی پر غور کرے اسے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ جو دوسروں کو دھوکے اور
 فریب سے نقصان پہنچا کر اپنا مقاصد حاصل کرنا چاہے اس کا انجام بھلا ہوگا۔

مطلوبہ کیوتر

شاہد عظیم نے یہ دے دیا۔ میں نے ان دوستوں کی کہانی تو سن لی ہے کہ کسی طرح کوئی چھوٹا شخص ان کی دوستی قائم کر دیتا ہے اور پھر اس کا انجام کیا ہوتا ہے؟ آپ مجھے چھوٹے دوستوں کے متعلق بتائیے۔ ان کی دوستی کی طرح شروع ہوتی ہے اور وہ کسی طرح ایک دوسرے کے کام آتے ہیں؟ یہ دے دیا کہ چھوٹے شخص کسی چیز کو بھی اپنے دوستوں کے برابر نہیں سمجھتا۔ دوست ہی تو ہماری کئے کا سون میں مددگار ہوتے ہیں اور جب کوئی مصیبت آتی ہے تو ضروری کرتے ہیں اس کی مثالوں میں سے مطلوبہ کیوتر پوچھے ہیں اور کوئی کہانی ہے۔ اور شاہد نے کہا کہ طرح ہے یہ؟ یہ دے دیا کہ لوگ جان کر گئے ہیں کہ باہر شہر کے قریب ساؤنڈ جین کے ملائے میں ایک ایسی جگہ تھی جہاں مکرات سے لکڑی لگا جاتا تھا اس لئے لکڑی دھڑکتی آتے تھے۔ وہاں ایک بہت بڑا درخت تھا جو بہت گھٹا تھا اور وہ ایک پتلا ہوا تھا۔ اس درخت پر ایک کوس کا گھونٹا تھا ایک دن یہ کوس اپنے گھونٹے میں بیٹھا ہوا تھا کہ اسے ایک لکڑی نظر آئی۔ جو اپنی کل پکڑے اپنے کندھوں پر چلنے والے اور اچھہ میں اٹھائے سیدھا اس درخت کی طرف بڑھ رہا تھا۔ کوس اسے دیکھ کر بہت گھبرایا اور کہنے لگا۔ اس آدمی کو یہاں نہ کسی کی موت لے آئی ہے میری یا کسی اور کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کیا کرتا ہے۔ پھر لکڑی نے اپنا جال لگا دیا دانے کھمبے سے اور قریب ہی جا کر چھپ گیا۔ تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ اوسے ایک کیوتر کا گزرا ہوا۔ جو کیوتر اس کا سر مارا تھا اور بہت سے کیوتر اس کے ساتھ تھے۔ اسے اوس کی ساتھیوں کو

جہاں نظر نہ آیا اور وہ سب جانے پہچانے کو لگ گئے اور اس طرح جہاں میں کھس گئے۔ وہ قلعہ کی خوشی خوشی روز ۱۵ مارچ آیا۔ کیتروں نے جہاں میں پھرنکا شروع کر دیا اور اس سے لڑنے کی کوشش کرنے لگے۔ مطلق نے انہیں کہا کہ کوشش کرنے میں سستی نہ کرنا اور کوئی اپنے آپ کو دوسروں سے زیادہ اہم نہ سمجھے بلکہ ہم سب ایک دوسرے سے تعاون کریں اور جہاں کو کھانا لیں اس طرح ہم ایک دوسرے کی مدد سے جگا جائیں گے اور غار میں اسی تعاون سے جانچوں نے جہاں کو کھانا لیا اور نقصان اڑ گئے۔ لیکن قلعہ کی نے اپنی قریح فطرت کی اور اس نے سمجھا کہ چھوڑی اور چاکر کر دیں گے۔

کو نے یہ صورت حال دیکھی تو کہا میں ان کے پیچھے جاؤں اور دیکھتا ہوں کہ ان کا کیا کام کیا ہے؟ مطلق نے پلٹ کر دیکھا تو اسے قلعہ کی ان کے پیچھے ۱۵ مارچ نظر آیا اس نے کیتروں سے کہا یہ قلعہ کی تھارے پیچھے آ رہا ہے۔ اگر ہم نقصان ہی اڑاتے رہے تو اس سے چھپ گئیں گے اور یہ غار اچھا ہی کرتا رہے گا۔ اگر ہم کبھی آدائی کا رخ کر لیں تو اس کی نظروں سے اوجھل ہو سکیں گے اور یہ ہمیں ہو کر داییں چلا جائے گا۔ لیکن جگہ ایک چوڑا ہے وہ میرا دوست ہے اگر ہم اس کے پاس پہنچ جائیں تو وہ اس جہاں کو کھات دے گا۔ چنانچہ ان کیتروں نے ایسا ہی کیا اور قلعہ کی ان سے ہمیں ہو کر داییں چلا گیا لیکن کہ ان کے پیچھے اڑتا رہا۔ جب مطلق چوہے کے بل کے قریب پہنچ گیا تو کیتروں سے کہا زمین پر چڑھ جا میں وہ جیتے گئے اس چوہے نے پیچھے کے لئے سرفعل ہمارے گئے تھے۔ مطلق نے نام لے کر اسے آواز دی اس کا ہنہ ہنہ کر گیا۔ چوہے نے اسے اپنے بل سے ہی جواب دیا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں تمہارا دوست مطلق ہوں۔ اس چوہہ آواز دیا اس کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ تم اس مصیبت میں کیسے کھس گئے۔ مطلق نے کہا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ خیر اور شر تقدیر کے مطابق ہوتی ہے اور اسی کی وجہ سے میں اس مصیبت میں پڑا ہوں۔ تقدیر سے تو وہ بھی محفوظ نہیں رہ سکتا جو مجھ سے زیادہ طاقت ور اور زیادہ جادو ہے جب تقدیر ہمارا ہوتی ہے تو سورج اور چاند کی گئی کرکٹ لگ جاتا ہے۔

پھر چوہے نے اس کو کھانا شروع کیا جس میں مطلق پڑنا ہوا تو مطلق نے کہا پہلے دوسرے کیتروں کی گر چیں گا تو پھر میری گرے گا۔ اس نے اسے گرجا یہ

ات کی مجلسیں چاہیں ہوتی ہیں۔ سدا ہوا۔ مگر جب اس نے بہت دھکے کھائے اور اصرار کیا تو
چہ ہے نے کہا تم بہت اصرار کرو رہے ہو کہ تمہیں اپنی جان کی ضرورت نہیں اور تمہیں اپنے
آپ پر نہیں آتا۔ کہ تمہیں اپنی جان کے حق کا کوئی لحاظ نہیں ہے۔ مطوق نے کہا مجھے
اور یہ ہے کہ اگر تم نے پہلے میری گردہ کاٹ دی تو کہیں اتنا نہ جاؤ اور بھر پائی کر رہیں نہ کا
ٹ سکو۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ اگر تم نے پہلے ان کی گردہ کاٹ لیں تو خود تم تک ہی نہیں
نہ جاؤ مگر تمہیں یہ پتہ نہ ہوگا کہ میں چال میں پسند نہیں۔ چہ ہے نے کہا میں سمجھاؤ وہ من
اظاں ہے۔ جس کی وجہ سے تم مجھے زیادہ مزہ ہو۔ پھر چہ ہے نے چال کا کٹاؤ شروع کیا۔ حتی
کہ صراغ ہو گیا اور مطوق کو کم کھڑوں کو ساتھ لے کر لڑ گیا۔

اور جب کوہ نے چہ ہے کا یہ کردار دیکھا تو اس کے دل میں اے دوست کا
پینے کی خواہش پیدا ہوئی چنانچہ وہ آؤ اور اس کا نام لے کر اے آواز دی۔ چہ ہے نے مل
سے سر اٹھا اور کہا کیا کام ہے؟ کوہ نے کہا میں آپ سے دوستی کرنا چاہتا ہوں۔ چہ ہے
نے کہا میرا اور تمہارا کیا تعلق؟ محمد آدی کو اس چہ کے لئے کوشش کرنی چاہئے جسے وہ
حاصل کر سکتا ہو اور جس چہ کو حاصل کرنے کی کوئی صورت نہ ہو اس کی جستجو ترک کر دینی
چاہئے۔ میرا تو تمہاری خوراک میں اور تم مجھے کھانے والے ہو۔ کوہ نے کہا اگر چہ تم میری
خوراک ہو مگر تمہیں کھانے سے میرا کچھ کام نہیں بن سکتا۔ جبکہ تمہاری دوستی اس بات سے
مجھے زیادہ مزہ ہے جو تم نے ابھی جان لی ہے اور آپ کے لئے یہ مناسب نہیں کہ میں تو
آپ کی دوستی کا بھاری بھر پور کر آؤں اور آپ مجھے ہمارا ہی دوست رہیں۔ آپ نے جو ابھی من
اتفاق کا سہرا پہنا ہے کسی کی عادی میرے ساتھ یہ وجہت پیدا ہوئی ہے کہ اگرچہ آپ نے اس
کا سراغ کھارہ نہیں کیا۔ لیکن آدی کی خواہش ابھی نہیں پوری ہوئی وہ انہیں چھپانے کی کوشش ہی
کوشش کرے جس طرح کہ کستوری کو بند کر کے رکھا جاتا ہے لیکن یہ بات اس کی خوشبو اور
ہب کو بند نہیں کر سکتی۔ چہ ہے نے کہا سب سے سخت دشمنی ظہری دشمنی ہے اور دشمنی وہ
طرح کی ہوتی ہے ایک تو وہ ہے جو روکی حیثیت رکھنے والوں کے درمیان ہو جس طرح
آجی اور شیر کی دشمنی ہے۔ کبھی شیر آجی کو مار ڈالتا ہے اور کبھی آجی شیر کو۔ اور دوسری وہ ہے
جس میں طاقت صرف ایک طرف ہو۔ جس طرح میری اور لیلی کی دشمنی ہے یا جس طرح

میری اور تمہاری دھن ہے جو دھن میرے اور تمہارے درمیان ہے اس کا تمہیں تو کوئی نقصان نہیں۔ اس کا نقصان تو صرف مجھے ہوتا ہے پانی کو خوف تو کسی دیر تک ہی گرم کیا جائے مگر جب اسے آگ پر ڈالا جائے اسے بھلائی ہوگا۔

دھن سے دوستی رکھنے والا آدمی اس آدمی کی طرح ہے جو اپنی آستین میں سناپ اٹھائے رکھے کوئی بھی حشر آدمی کسی ہوشیار دھن سے دوستی نہیں کرتا۔

گوسے نے کہا جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں میں اسے سمجھتا ہوں آپ کے لئے کیا مناسب ہے کہ اپنے اعلیٰ اطلاق کا لحاظ رکھیں اور میری چوٹی کو بچان میں اور یہ کہ کر کہ ہماری دوستی کی کوئی صورت نہیں میرے لئے اس اثر اعلیٰ کو مشکل نہ بنادیں۔ حشر اور عالی ظرف لوگ نیکی کا صلہ نہیں چاہتے۔ اچھے لوگوں میں دوستی جلد قائم ہو جاتی ہے اور بہت دیر سے دوستی ہے جس طرح سارے کا خیال دے کر بنانا ہے اور اس میں کوئی دیر نہ ہو جو جانے تو جلد درست ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس بے دوستوں کی دوستی جلد ٹوٹ جاتی ہے اور دیر سے قائم ہوتی ہے جس طرح نیکی کا خیال بہت جلد ٹوٹ جاتا ہے لیکن بھلا نہیں سکتا۔ اچھا آدمی اچھے آدمی کو ہی دوست بناتا ہے۔ اور کہیں شخص کسی سے شخص لالچی یا خوف کی وجہ سے دوستی رکھتا ہے۔ مجھے اس لئے آپ کی دوستی کی ضرورت ہے کہ آپ بہت اچھے ہیں۔ میرا تو بس آپ کے دروازے پر ہی رہوں گا نہ کچھ کھاؤں گا نہ پیوں گا۔ جی کی آپ مجھے اپنا دوست بنائیں اس پر مجھے ہے کہ میں نے تمہاری دوستی قبول کر لی ہے میں نے بھی کسی کو خیال نہ کیا کہ میں نہیں کیا میں جو کچھ اس وقت کہہ رہا ہوں صرف اس لئے کہہ رہا ہوں تاکہ اس میں حاصل کر سکوں اور اگر تم نے میرے ساتھ بے وفائی کی تو یہ نہ کہہ سکو کہ میں نے مجھے کو بے وفائی کا صلہ دیا ہے میرا اپنے غی سے لگا لیکن اپنے دروازے پر ہی گزارا کر کے سنے کہ میرے پاس آنے میں اب کیا رکاوٹ ہے کیا اب بھی آپ کے دل میں میرے حقوق کوئی شبہ باقی ہے؟ مجھے ہے کہ تمہارا دل دہانوں کی وجہ سے آج میں دوستی رکھنے میں ایک غلطی دل اور دوسری بالی اور جو لوگ صرف غلطی دل کی وجہ سے دوست بنتے ہیں دوستی نہیں ہوتے ہیں اور بالی اور دولت کی وجہ سے دوست بنتے ہیں وہ ایک دوسرے کے دھوکہ دہانے ہیں لیکن صرف قائمہ اٹھانے کے لئے جو شخص غلطی کسی سے قائمہ اٹھانے

کے لئے دوستی کرتا ہے اس کی مثال اس فلاسفی کی سی ہے جو ہمیں کوہِ قاف سے لگنیں اس کا تصور انیسویں صدی کے پہلے انیسویں صدی کے فلسفہ کا حاصل کرنا ہے۔ لہذا انفلوئنس کی علامت دوستی کو مثال اور دوست کی علامت دوستی کرنے سے بہت کچھ ہے اور میں نے صرف تمہارے انفلوئنس پر اصرار کیا ہے اور اپنی طرف سے بھی اسی طرح کا انفلوئنس چاہی کرتا ہوں۔ میں کسی اور گمانی سے تمہارے پاس آنے سے نہیں رکا۔ لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ تمہارے کچھ ساقی ایسے ہیں جن کی نظرت تمہارے بھی ہے لیکن ان کی سوچ تمہاری سوچ بھی نہیں ہے۔

اُس نے کہا۔ دوست کی علامات میں سے یہ علامت بھی ہے کہ وہ اپنے دوست کا دوست ہو اور اس کے دشمن کا دشمن ہو۔ لہذا اور محض میرا دوست نہیں ہو سکتا جو تمہارا دوست نہ ہو۔ اس لئے میرے لئے ان سے قطعِ صفت کرنا آسان ہے جن کی نظرت میری نظرت بھی ہے مگر ہمارے کے پاس کیا انہوں نے آپ میں صداقت کیا اور دوست میں ملے۔ جب کچھ دن گزرے تو کہا کہ وہ سے کہنے کا تمہارا دل عام گزر گیا کہ قریب ہے مجھے اور یہ ہے کہیں کوئی کچھ نہیں چلتا رہا۔ میرا کمر اٹک تھک چکا ہے میرا وہاں میرا ایک دوست بکھار رہا ہے اس جگہ چلیاں بہت ہیں ہمیں وہاں کھانے پینے کی ہر چیز میرا آنے کی۔ میرا خیال ہے کہ جہیں وہاں لے چلوں تاکہ اس دکان سے وہ ہمیں - جو ہے نہ کہا میری زندگی کے کچھ اوقات ہیں جو میں وہاں چلی کر جہیں سناؤں گا کہ وہ نے جو ہے کہ اس سے بکرا لیا اور جس جانا چاہتا تھا اور کرا لیا۔ جب وہ اس شخص کے قریب پہنچا تو اس نے دیکھا کہ ایک کچھ ہے کہ اٹھائے آ رہا ہے اسے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ اس کا دوست ہے۔ اُس نے اسے آواز دی تو وہ پانی سے باز نکل آیا اور اسے بچھا کہاں سے آ رہے ہو اس نے سارا افسوس کیا۔ جب کچھ نے جو ہے کہ قصہ سناؤں اس کی جھلکی اور وہ قادری پر بہت خوش ہوا اور اسے خوش آمدید کہا اور چھوٹا آپ اس طاقے میں کہ طرح آئے اس سوچ پر کہ وہ نے جو ہے کہ آپ وہاں اوقات سناؤں جو مجھے سناؤں چاہئے تھے۔ ان میں کچھ کے سوال کا جواب بھی آ جاتا ہے یہ بھی میری طرح آپ کا دوست ہے جب وہ ہے کہ کتنا شرمناک کیا۔

شروع میں میں دوست شرم کے ایک دوستی کے ٹھکانے میں رہا کرتا تھا۔ اس

درویش کے ہاں بیچ گئیں تھیں۔ لوگ ہر روز اسے کھانے پینے کی چیزوں کی ایک فہرست بھیجتے تھے اور وہ ضرورت کے مطابق کھا پاتی تھی۔ لیکن ایک دن اس کا قصاص اس درویش کی تاک میں رہتا جب وہ گھبراہٹ میں فہرست لے کر نکلتا تو اس میں سو سو روپے کی فہرست تھی۔ چپ چپ کر دیکھا تو دوسرے چپ چپ کر اس کی طرف بھی کچھ پیچھا کرتا۔ درویش نے اس کی سوجھ بوجھ کی کہ وہ ایسی جگہ پر فہرست لے گیا جہاں میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ اس کے پاس ایک رات اس کے پاس ایک مہمان آیا، دونوں نے مل کر کھانا کھا اور پھر باتیں کرنے لگے اور درویش نے مہمان سے پوچھا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں؟ اور آپ کہاں کا مہمان ہیں؟ وہ آدمی بہت سے ملاطفتوں میں مکھم پھر پکا قصاص اس نے بہت عجیب و غریب واقعات دیکھے تھے اس نے وہ واقعات بتائے شروع کئے جو اس نے ان ملاطفتوں میں دیکھے تھے۔ درویش نے اس دوران تالیاں بجا کر شروع کر دی تاکہ مجھے فہرست سے ہٹا سکے۔ اس پر مہمان ڈانٹیں ہو گئیں کہ کہیں آپ کو واقعات بتا رہا ہوں اور آپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں یہ واقعات مجھ سے پوچھے ہی کیوں تھے؟ درویش نے مسدودت کی اور کہا میں اس لئے تالیاں بجا رہا تھا تاکہ اس پر چپ ہو سکوں، میں تو اس کی وجہ سے بہت پریشان ہوں جو چیز بھی گھر میں دیکھتا ہے چپ کر جاتا ہے۔ مہمان نے کہا 'چپ ہے زیادہ ہیں یا ایک ہی ہے؟' درویش نے کہا 'چپ ہے تو گھر میں بہت ہیں لیکن یہ چپ ایسا ہے جس نے مجھے تھکا دیا ہے۔ مجھے اس کے لئے کوئی تہ نہیں سمجھتی۔ مہمان نے کہا 'آپ نے مجھے اس شخص کی بات یاد دلادی ہے جس نے کہا تھا اس عورت نے صاف جل دے کہ چھکوں والے لڑے سے ہیں اس کی ضرورت کوئی وجہ ہے۔ درویش نے کہا کہ اس طرح ہوا تھا یہ مہمان نے کہا:

19۔ ایک عورت اور چھکوں والے لڑے

ایک دفعہ یاد کرے کہ میں ایک آدمی کے گھر گیا مں نے رات کا کھانا کھا اور پھر اس نے میرے لئے تہ بٹا دیا اور خود بھی اپنے بستر پر چلا گیا۔ رات کے آخری حصے میں میں نے اسے ہاں سے کہتے ہوئے سنا میرا خیال ہے کہ کچھ چند لوگوں کو کھانے کی دعوت دوں اس کے لئے کھانا تیار کر دیا۔ عورت نے کہا کہ میں اس طرح دعوت دے دے ہوں گے مگر میں تو بچوں سے زیادہ کوئی چیز نہیں ہے؟ تم کوئی چیز بچا کر تو رکھتے نہیں۔ اس آدمی نے کہا۔

جو کچھ خرچ کر چکے ہیں کمالی بچے ہیں اس پر افسوس نہ کر اس لئے کہ بعض بد حالات جن میں
 بیخ کر کے کھٹے کا اہتمام بھیڑنے کے اہتمام کی طرح بھی ہوتا ہے۔ مورت نے کہا کہ طرح
 ہوا تھا یہ اس آدمی نے کہا لوگ جان کر تے ہیں کہ

20۔ لاہلی بھیڑیا

ایک آدمی غصہ کے لئے کہیں گیا اس کے پاس تیرکان تھا وہ خود زنی علی اور رکھا تھا
 اس نے ایک ہرن لٹا کر لپکا اور اسے اٹھا کر کمرہ لپکے آ رہا تھا۔ کہتا ہے میرا ہے ایک
 سورت۔ اس نے اسے بھی تیر لپکا اور اس کے پار لٹل گیا۔ مگر سورت نے اس پر حملہ کر دیا اور اس
 طرح کان اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور سورت جا گئی۔ لیکن وہ دونوں ختم ہو گئے اس کے
 بعد ایک بھیڑیا آگیا اس نے دل میں کہا۔ یہ آدمی اور یہ ہرن اور یہ سورت مجھے تو ایک عرصہ کے
 لئے کالی ہوں گے لیکن مکان کے پلو سے کھانا لیتا ہوں آج تو بیک کالی رہے گا اس نے اسے
 چھاپا شروع کر دیا حتیٰ کہ وہ نہ ت گیا اور مکان کھل کر اس کے گلے پر لگی اور مر گیا۔

میں نے یہ سنا اس لئے جان لی ہے کہ تم کچھ لو کہ خبرہ کرنے کا اہتمام برا بھی
 ہو سکتا ہے۔ مورت نے کہا تم نے اچھی کہی۔ ہمارے پاس ہوا دل اور گل ہیں جو چھ سات
 آدمیوں کے لئے کالی ہوں گے۔ سچ میں کھانا تیار کروں گی تم مجھے چاہو بلاو۔ سچ اس
 مورت نے چنگوں سے گل کاٹ لے اور انہیں دھوپ میں رکھ دیا اور اپنے لڑکے سے کہنا
 کہ اس صبح پر مریں کہ بھانے رکھنا اور خود کسی کام میں مشغول ہو گی لیکن وہ لڑکا قائل ہو گیا
 ایک آٹا ڈالو اس نے انہوں پر تھپک دیا۔ مورت نے انہیں گندہ کھ کر یہ پتہ نہ کیا کہ ان
 سے کھانا تیار کرے۔ وہ انہیں ہاتھ لگے مگر ان کے برابر چنگوں والے گل خرچہ لئے۔
 میں اس وقت ہاتھ میں سویرہ تھا ایک گھنٹہ کھانا خریدا کوئی ابھائی کہ اس مورت نے
 چنگوں والے گل صاف انہوں کے برابر خرچہ سے ہیں۔

اس طرح میں بھی اس پرچے کے حلقہ کھتا ہوں کہ کسی سب کے ہنر یہ وہ کچھ
 نہیں کر رہا جس کی آپ شکایت کر رہے ہیں مجھے کمال لاد میں میں اس کا دل کھو کر اصل
 بات کا چھٹکا اس میں اس وقت کسی اور دل میں تھا اور ان کی باتیں سن رہا تھا میرے دل
 میں ایک جھلکی تھی جس میں سویرہ چرھے۔ مجھے پتہ نہیں وہ کس نے دیکھے تھے اس سہانے

ٹل کو کھونا شروع کیا اور پھر وہ چار ٹل لے کر دروازے سے کھینکا۔ یہ چار ہین دھاروں کی تھیں۔ سناٹا لپٹی لپٹی چلا گئیں گا تھا۔ اس مال کی بدولت اس میں سناٹا طاقا اور ہوشیاری آگئی تھی۔ اس کے بعد آپ دیکھیں گے کہ کیا لپٹی چلا گئیں گی نہیں گا کھینکا گا گئی تھ کو میرے ساتھی چہ سناٹے ہو کر میرے پاس آئے اور مجھے کہنے لگے ہمیں بھوک لگی ہے اور ہمیں تو صبح سے توڑتے ہیں کہ اس جگہ کیا جہاں سے چلا گئے گا کہ تو کڑی پرکھا کرتا تھا۔ میں نے کئی مرتبہ چلا گئے گا کہ کی کوڑش کی جین کا سیب نہ ہو گا اس سے چھ ماہوں کو میری کڑواری کا علم ہو گیا اور میں نے انہیں کہتے سنا چھوڑا سے اس سے اب کوئی امید نہ تھی۔ یہ تو اب تو بھوک ہو گیا ہے اور پھر انہوں نے میرا ساتھ چھوڑ دیا اور میرے دشمنوں سے چاہے اور مجھے برا بھلا کہنے لگے۔ میں نے سوچا بھائی اور دوست اہلب صرف مال کی وجہ سے ہو جتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ جس کے پاس مال نہ ہو وہ کسی کام کا بھی ارادہ کرتا ہے تو اس کی غربت اسے کچھ نہیں کرنے دیتی۔ جس طرح کہ سردیوں کی پادشہ کا پانی میہ انوں میں ہی چار ہتا ہے نہ بیتا ہے نہ کسی اور زیادہ میرہ میں چاہتا ہے نہ زمین میں ہی پٹی جاتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ جس کے بھائی بندہ نہوں اس کا کوئی نہیں ہوتا جس کی اولاد نہ ہو اس کا کوئی ذکر نہیں ہوتا اور جس کے پاس مال نہ ہو اس کے پاس صل نہیں ہوتی۔ نہ اس کی دنیا اور نہ آخرت۔ جب کوئی شخص غریب ہو جاتا ہے تو اس کے دشمن دار اور بھائی بندہ اس سے قطع تعلق کر لیتے ہیں۔ اس وقت کی حالت جو کہ شہر زدہ زمین میں آگاہ ہوا ہے ہر طرف سے فروغ لپٹا جائے میں نے دیکھا ہے کہ غربت ہر صحبت کی جڑ ہے اور یہ غریبہ آدمی کے لئے لوگوں کی نفرت اور تیروں کا سبب ہے میں نے دیکھا ہے کہ جب کوئی غریب ہو جائے تو اسے لانا نہ دار بنگلے والے بھی اس پر احترام لگاتے ہیں اور جس کو کچھ سمجھتے ہیں وہ بھی اس سے بدگمان ہو جاتے ہیں۔ جرم فروغ کی اور نے کیا ہو اگر اسے ہی غمراہا جاتا ہے۔ کسی دولت مند شخص میں جو بات غولی بھی جاتی ہے اگر وہ اس میں ہجو قابل ذمت میں جاتی ہے اگر غریب آدمی بہادر ہو تو اسے جوشیلا کہا جاتا ہے اور اگر غلی ہو تو اسے فضل شرف کہا جاتا ہے اور اگر صابر ہو تو اسے جزل کہا جاتا ہے اور اگر یادگار ہو تو اسے اعلیٰ کہا جاتا ہے جو ضرورت کسی کے آگے دست مہمل بڑھانے پر مجبور کرے اس

کی نسبت مرچا زیادہ آسان ہے۔ خاص طور پر کینے اور بھلے لوگوں سے سوال کرنے سے
اگر کسی طور اور شخص سے کہا جائے کہ وہ ساپ کے تن میں اچھال کر زبردستی اور اسے
چاٹ جائے۔ تو یہ بات اس کے لئے کسی بھلے اور کینے شخص سے مانگنے کی نسبت زیادہ
آسان ہوگی۔

چوہا کہنے لگا۔ میں نے یہاں اور درویش کو وہ چارہ ابھی میں تقسیم کرتے دیکھا
تو درویش نے اچھا صبر سے میں اوال کر اپنے سر ہانے دکھایا جب سات ہوئی تو میرے
اندر یہ مسیح پیدا ہوئی کہ میں کچھ چارہ نکالوں اور اپنے دل میں لے جاؤں مجھے تو خوشی تھی کہ
اس طرح میری طاقت میں اضافہ ہو گا۔ اور میرے کچھ ساتھی بھی میرے پاس رہیں
آجائیں گے۔ میں درویش کے پاس گیا وہ سوچا ہوا تھا جن میں نے دیکھا کہ وہ یہاں
جاگ رہا ہے اور اس کے اچھ میں چھری ہے اور اس نے وہ میرے سر پر اے ماری مجھے
بہت تکلیف ہوئی اور میں اپنے دل کی طرف دوڑا۔ جب تکلیف قدرے کم ہوئی تو لالچ نے
پھر مجس دانا دیا۔ میں پھر وہاں گیا وہ یہاں بھی میری نکات میں قنات اس نے انکی شرب
نکالی کہ میرا خون بہ نکلا۔ میں بے ہوش ہو کر اپنے دل میں گر چلا۔ مجھے اتنی تکلیف ہوئی کہ
مجھے دل سے نرت ہو گئی۔ حتیٰ کہ اب بھی میں جب اس کا نام سنتا ہوں تو گھبراہٹ بخاری ہو
جاتی ہے پھر مجھے یہ صحت حاصل ہوئی کہ دنیا میں غرض ہر روٹی کی ہو سے ہی صحت آتی
ہے۔ اور زیادہ آدھی کچھ صحت اور روز و شب میں ہی اچھا رہتا ہے میں نے سمجھا کہ
میں کمانے کے لئے اور روز و راتوں کا سفر اختیار کرنا کسی غلطی کے سامنے اچھ بچانے سے
زیادہ آسان بات ہے۔ میں نے قامت جیسی کوئی چیز نہ سمجھی۔ یہاں تک کہ میں بھی تو غی
اور شاک ہو گیا اور درویش کے کمرے میں لکڑی کے طرف چلا آیا ایک کچھ میرا دوست تھا اس
سے دوستی کی بدولت کو سے سے دوستی ہو گئی۔ کو سے نے مجھے اپنی اور تمہاری دوستی کے حلق
تلا اور کہا کہ تمہارے پاس جانا چاہتا ہے تو میں نے بھی اس کے ساتھ آ جانے کی خواہش
کا اظہار کیا۔ اس لئے کہ تمہارا بھائی چھانسی لگا۔ اس لئے کہ دوستوں کے ساتھ رہنے کے
برابر دنیا کی کوئی غوثی نہیں اور اس سے اور بڑے کے برابر کوئی لم نہیں میں نے اپنے گھر سے
سے یہ معلوم کیا ہے کہ کچھ شخص کو صرف اچھا مل کر لانا چاہئے جس سے وہ اپنی شکست کو

دور کر کے بھنی مکائے چنے کا تھڑا سا ساکنہ بیکاس کے ساتھ تھوڑی دیر بے گری کی گئی ہو۔ اگر کسی شخص کو دنیا کا سامنا مل گیا اور سدا ہوا چائے بھر گئی وہ اس میں سے صرف اچھے ہی مال کا ٹکڑا نکال سکتا ہے جس سے وہ اپنی ضرورت پوری کر سکا ہو۔ بس اسی خیال کو دامن میں رکھتے ہوئے تمہارے پاس آ گیا ہوں اب تمہارا بھی دوست ہوں۔ تمہیں بھی مجھے ایسا ہی کہنا چاہئے۔

جب چاہے نے اپنی منظر قائم کر لی تو کچھ عرصے نے بڑے اچھے اور شیریں لہجے میں اسے جواب دیا اور کہا میں نے آپ کی انجمن میں جیسا اور آپ کی انجمن بہت اچھی چلی۔ لیکن میرا خیال ہے کہ آپ مجلس میں انہوں کا ذکر کو ہی کر رہے ہیں جو آپ کے دل میں ہیں۔ آپ یہ جان لیں کہ حسن کلام حسن عمل سے ہی مکمل ہوتا ہے۔ جو برائی اپنے مرض کی دوا چاہتا ہو اگر وہ اس دوا کا استعمال نہ کرے۔ جو مجلس میں کچھ نہیں لیا اسے کچھ بھی ناکام نہیں دے سکتا۔ اور اس سے اس کی بیماری میں کوئی کمی واضح نہیں ہوتی۔ آپ اپنے خیالات کو کبھی جاہر کرتے ہیں اور مال کی کمی کا کچھ ٹم نہ کیجئے۔ اس لئے کہ ایک باسروٹ شخص کی عزت مال کے بغیر بھی کی جاتی ہے جس طرح کہ لوگ شیرے اڑتے ہیں خواہ وہ اپنے کھانا میں ہو۔ اور وہ مال دار شخص جس میں ضرورت نہ ہو اسے دلیل ہی سمجھا جاتا ہے خواہ اس کے پاس کتنی دولت ہو۔ جس طرح کہ کتے کو لوگ حیرتی سمجھتے ہیں خواہ اسے سونے کا پتہ اور سونے کی چھانچھنی پید ہو گی یا نہیں لہذا اپنی غریب افروشی کو یکساں سمجھتے نہ دیجئے۔ حضور شخص بھی غریب افروشی نہیں ہوتا۔ جس طرح کہ شیر جہاں بھی ہوتا ہے۔ اس کی طاقت اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ بس اپنا خیال رکھئے۔ جب آپ ایسا کریں گے تو خیر آپ کو خود کشاں کرے گی جس طرح کہ پانی ٹھیک جگہ کو خود کشاں کر لیتا ہے۔ فصل اور شرف اس شخص کا حق ہوتا ہے۔ جو دانشمند ہو اور زندگی کے معاملات کی بصیرت رکھتا ہو۔ رہا خندہ جب اور سست آدمی تو فضیلت اسے نصیب نہیں ہوتی کہا جاتا ہے۔ کہ کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کو ۱۱ اور وہام حاصل نہیں ہوتا اور وہ ہیں گریہوں میں ہادل کا ساتھ نہ ملے لوگوں کی دوستی مضبوط خیالوں کے بغیر وفات اور نہ پاؤں دولت۔ اس لئے حضور شخص مال کی بھٹ پر چٹان نہیں ہوتا۔ حضور آدمی کی دولت تو اس کی مجلس ہوتی ہے یا وہ نیک اعمال جو اس نے آگے بھیج رکھے ہیں۔

اسے یقین ہوتا ہے کہ جب تک وہ کل کرتا رہے گا اس سے کچھ بھی نہیں سکا۔ کسی ایسے کام پر اس کا ساتھ نہیں ہوگا۔ جیسا نے نہ کیا ہو۔ لہذا اس کے لئے یہی حساب ہے کہ وہ آخرت سے قائل نہ ہو۔ کیونکہ موت ایک آجائے والی ہے اور اس کا وقت کبھی بھی کو معلوم نہیں۔ چونکہ آپ خود صاحبِ علم ہیں اس لئے آپ کو میری نصیحتوں کی کوئی خاص ضرورت نہیں لیکن میرا یہ خیال ہے کہ جو آپ کا حق ہم پر واجب آتا ہے اسے ادا کروں۔ اس لئے کہ آپ ہمارے ملازم ہیں۔ ہم آپ کی غیر فراموشی سے کبھی اور بلی نہیں کریں گے۔ جب کوہ نے پہلے کے ساتھ مجھ سے کی تھکوتی اور اس کے ساتھ اس کا منسلک دیکھا تو بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ آپ نے مجھے خوش کر دیا ہے اور مجھ پر زیادہ احسان کیا ہے۔ آپ نے جس طرح مجھے خوش کیا ہے آپ کو کبھی ایسی ہی خوشی نہیں ہوگی۔ دنیا والوں میں سے زیادہ خوشی کا مستحق وہ ہے جس کا کہ اس کے اچھے دوست صاحب سے آباد ہے اور اس کے پاس ایسے ساتھی موجود ہیں جو اسے خوش رکھیں اور وہ ان کو خوش رکھے اور جو ایک دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھیں جب کوئی اچھا آدمی ملے گا ہے تو اچھے آدمی ہی اس کا ہاتھ پکڑتے ہیں جس طرح کوئی اچھی دلدل میں پھنس جاتا ہے تو دوسرے اچھی ہی اسے اُپر نکالتے ہیں۔

جس وقت کوہ نے انہیں کر دیا تھا ایک ایک ہرن ان کی طرف دوڑتا ہوا آتا تو پکھا گھبرا کر پانی میں چلا گیا۔ پھر پانی میں کھس گیا تو رکھا اور دست پر چڑھ گیا۔ پھر کوہ نے فضا میں بڑک کر دیکھا کہ کوئی ایک ہرن کا چھپا کر رہا ہے لیکن اسے کوئی نظر نہ آیا۔ اس نے چھپا کر دیکھا کہ وہ دلدلی دوڑوں پر اُپر اُٹھ آئے۔ جب پکھو نے دیکھا کہ ہرن پانی کی طرف دیکھ رہا ہے تو اس نے اسے کہا۔ اگر آپ کو یہاں لگی ہے تو لیجیے اور اری نہیں۔ یہاں کوئی خطرہ نہیں اس پر ہرن قریب آ گیا اور پکھو نے اسے خوش آمدید کہا اور اسے سلام کیا اور کہنے لگا کہ آپ کہاں سے آ رہے ہیں؟ اس نے کہا۔

میں صحرائوں میں ہوا کرتا تھا، ہمارا دھاری بھٹے ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاگتے رہے حتیٰ کہ آج میں نے ایک سایہ دیکھا تو مجھے خوش ہوا کہ میں یہ دھاری نہ ہو۔ پکھو نے کہا ہاری نہیں ہم نے یہاں کبھی دھاری نہیں دیکھا۔ آپ ہمارے پاس رہیں یہاں پانی

اور کس بہت ہے۔ ہم آپ کا پتا دوست سمجھیں گے۔ چنانچہ ہرن میں اس کے ساتھ رہنے لگا۔
ان کا ایک بچہ تھا جس کے لیے وہاں کچھ ہوتے اور آٹا بھی دیا کرتے تھے۔

ایک روز کو چاند اور کچھ بچہ کے لیے بیٹھے تھے لیکن ہرن میں کبھی غائب تھا انہیں
نے اس کا انتظار کیا مگر وہ نہ آیا اور جب کافی دیر ہو گئی تو انہیں غصہ ہوا کیسے اس پر کوئی
صبریت نہ آئی کہ وہ چہ اور کچھ سے نہ کہے نہ کہہ۔ ذرا دیر ہو گئی۔ کیا یہاں کوئی چیز نظر
آئی ہے۔ کہے نے غصہ میں باز کر دیکھا تو اسے ہرن چال میں پھنسا ہوا نظر آیا۔ وہ جلدی
سے بھاڑا اور ان کو تالا تو کچھ سے اور کہے نے چہ سے کہا۔ یہ کاتھارے بلیر کوئی
نہیں کر سکتا۔ جلدی سے ہاڑا اور اپنے بھائی کی مدد کرو۔ چہ اور ذرا دیر ہرن کے پاس گیا اور
اسے کہنے لگا کہ تم کیسے اس صبریت میں پھنس گئے۔ تم تو غصے حملہ ہو۔ ہرن نے کہا۔ کیا
حملہ ہی بکرے کے تالے میں کچھ کام آ سکتی ہے جب وہ یہاں نہیں کر رہے تھے تو کچھ بھی
وہاں آگئی کیا۔ ہرن نے اسے کہا تم نے یہاں آ کر پھانسی کیا۔ اگر کھاری آ کباب میرا
ہمارا کھاؤں گا۔ چہ بھی کسی ٹل میں چھپ جائے گا اس کی بہت سی ٹلیمیں ہیں اور کھانا
جائے گا مگر تم ہماری ہوتم روز نہیں بچے بلکہ بھڑی سے حرکت بھی نہیں کر سکتے۔ مجھے تو
تمہارے حلق کھاری کا ٹھہرہ ہے۔ اس پر کچھ سے نے کہا۔ دوستوں کے بلیر زندگی میں
کوئی حرا نہیں۔ جب دوست دوست سے جدا ہو جائے تو اس کا دل سوس کر رہ جاتا ہے۔
اس کی خوشی ختم ہو جاتی ہے اور اس کی آنکھوں کے آگے عجز اچھا جاتا ہے۔

ابھی اس کی باتیں ختم نہ ہوئی تھیں کہ کھاری آ گیا جسے میں چہ نے بھی جال
کات لیا تھا۔ ہرن تو جھپٹا گیا اور کہا میں اذکیا اور چہ اس ٹل میں گھس گیا۔ اب کچھ سے
کے سوا کوئی نہیں تھا جب کھاری نزدیک آئی تو اس نے جال کو کھڑے ہو کر دیکھا اس نے
دائیں ہاتھ سے اور دائیں ٹل میں کچھ سے کے سوا اسے کوئی چیز نظر نہ آئی۔ اس نے اسی کو دیکھ
سے اذکیا لیا۔

قہری دیر بعد کہ چہ اور ہرن اکٹھے ہوئے تھے تو انہیں نے دیکھا کہ کھاری
نے کچھ سے کو اذکیا لیا ہے۔ تو بہت غصہ ہوئے چہ اذکیے لگا میں تو کھانا ہوں کہ ہم ایک
صبریت سے بیٹھے ہیں تو اس نے زیادہ بڑی صبریت میں پھنس جاتے ہیں اور بس نے کہا

ہے کچھ کہا ہے جب تک آدمی سے کوئی لغزش نہ ہو وہ اپنی منزل کی طرف بڑھتا جا رہا ہے اور جب اس سے یہ لغزش ہو جاتی ہے تو اسے یہ لغزش بہت دور لے جاتی ہے۔ غلام وہ بصرہ زمین پر ہی چل رہا ہے۔ مجھے تو کچھ کے مصلحت بہت اندیشہ ہے۔ وہ اسکا بہترین دوست ہے اس کی دوستی کسی سے بڑا استاد کے حصول کے لئے نہیں۔ بلکہ ابھی احرام اور عزت کی دوستی ہے اسکی دوستی جو باپ کی اپنی اولاد سے محبت سے بھی افضل ہے۔ اسکی دوستی سے سوت بھی فتح نہیں کر سکتی۔ بطور اس جسم پر آزمائشی ہی آتی رہتی ہیں جو بیش انت بکھر رہی رہتا ہے اور کوئی ایک بات اس کے لئے بیش نہیں رہتی۔ جس طرح طمع ہونے والے حمار کے لئے بیش طمع ہوتا نہیں ہوتا اور غروب ہونے والے کے لئے بیش غروب نہیں ہوتا۔ بلکہ طمع ہونے والا غروب ہوتا ہے اور غروب ہونے والا فجر طمع ہوتا ہے اور جس طرح دلوں کی بہت تکلیف ہوتی ہے لیکن پھر وہ ڈر رہا جاتا ہے اس طرح دوست کی چوٹی سے جس کا دل ڈر گیا ہو جائے۔ پہلے تو ان سے لئے کے بعد اس کے ذمہ منہل ہو جاتے ہیں۔

اس پر ہرآن اور کس نے چو ہے سے کہا۔ انا اور تمہارا اندیشہ اور منکر اگر چہ جلی سوز ہے۔ لیکن کچھ کے کسی کام نہیں آ سکتی۔ کسی نے کہا ہے کہ لوگوں کو مشکل وقت میں ہی آزمایا جاتا ہے۔ امانت دار کو امانت دینے کے وقت منکر دلوں کو کھاتے کے وقت غور و خوض کو مصیبت کے وقت آزمایا جاتا ہے۔ چو نے کہا مجھے ایک قصہ سنا ہے۔ ہمایں ہرآن تم جاؤ اور فلاں کے سامنے اس طرح کر چڑو گویا تم ڈر گئے ہو اور اگر تمہارے اور بچہ جانے کو گویا تمہارا گوشت خرچ ہوتا ہے اور میں اس کو ذرا فلاں کے نزدیک بھیج چکا ہوں گا اور اس کی تاک میں رہوں گا اور اپنا ساز و سامان پیچھا کر اور کچھ کے کو کچھ ذکر چلا جائے گا اور تمہیں بکرنے کی کوشش کرے گا جب وہ تمہارے قریب پہنچے تو اس سے اس طرح بھاگو کہ اس کی توقع فتنہ نہ ہو اور جس اسے دے دے اور مجھے سے سوچ دے رہا یہاں تک کہ وہ ہم سے دور ہو جائے اور تم بھٹا اور چاٹتے ہو پٹے جاؤ مجھے یقین ہے کہ اس کے دانوں آنے تک میں کچھ سے کسی رسیاں کاٹ چکا ہوں گا اور اسے پچالے جاؤں گا چنانچہ کو سے اور ہرآن نے اسی طرح کیا جس طرح چو نے کیا تھا۔ فلاںی حسب توقع ان کے پیچھے چل چڑھتا ہرآن

الحوار کو

شاہ دہشم نے یہ دے کہا میں نے چھس اور ستوں اور ان کے اسی تھانوں کی
مثال سن لی ہے اب مجھے اس دشمن کی مثال بتائیے۔ جس کا دھوکہ بھی نہیں کھا چاہئے غلام
وہ کتنی ہی عاجزی اور فرشتہ کا اظہار کرے۔ یہ دے کہا میرا بیٹا داکی اور مستقل دشمن سے
دھوکہ کھا جائے اس پر وہی مصیبت آنے کی ہر کوئی کے انھوں انھوں پر آئی تھی۔ بادشاہ
نے کہا یہ کس طرح ہوا تھا۔ یہ دے کہا لوگ جان کر تے ہیں کہ:

کسی پہاڑ پر ایک بہت بڑے درخت میں ایک بڑا درویش کے گھونٹے تھے۔ اور
ان پر انہی میں سے ایک کا حکومت کرتا تھا۔ اس درخت کے نزدیک ہی ایک خارجی جس
میں ایک بڑا درویش رہتے تھے۔ اور ان پر بھی انہی میں سے ایک کا حکومت کرتا تھا۔ ایک مرتبہ
انھوں کا بادشاہ اپنے ساتھیوں سمیت باہر نکلا اس کے دل میں کوئی کے بادشاہ کے خلاف
عداوت تھی اور اسی طرح کوئی کے بادشاہ کے دل میں بھی اس کے خلاف دشمنی تھی اور اس
نے گھوٹلوں میں بیٹھے ہوئے کوئی پر حملہ کر دیا کسی کو گلہ پڑا۔ بہت سوں کو قتل کر دیا۔

یہ حالات کے وقت کیا کیا فاتح ہوئی تو تمام کو سنا چنے بادشاہ کے پاس آ گئے
ہوئے اور کہنے لگے آپ کا معلوم ہے کہ ہمیں کل رات انھوں کے انھوں کا مصیبت افشا
ہوئی ہے۔ ہم میں سے کوئی تو مارا گیا اور کوئی زخمی ہو گیا۔ کسی کے ہاتھ ٹوٹ گئے۔ کسی کے ہر
نوع لئے گئے اور کسی کی دم کاٹ لی گئی سب سے بڑا نقصان تو یہ ہوا ہے کہ ان کو ہم پر حملہ

کرنے کی جرأت ہوگی ہے اور چونکہ انہیں ہمارے ٹھکانوں کا پتہ چل گیا ہے اس لئے وہ اس کے بھونچے باز آنے والے نہیں ہیں۔ ہم سب آپ کے لئے ہیں اور فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے آپ اپنے لئے اور ہمارے لئے اس صورت حال پر غور کریں۔ کوڑوں میں سے پانچ کو سنا پیسے تھے۔ جن کی اس بات ماننے کا سب کو اعتراف تھا۔ معاملات کے بارے میں اس پر اکتفا کیا جاتا تھا کہ ہم اسوہان کے سپرد کیے جاتے تھے اور ادا شدہ ٹکڑوں سے مشورہ کیا کرتے تھے اور پھر باقی آمد وہ معاملات واقعات کے متعلق ان کی رائے پر عمل کیا کرتے تھا ادا شدہ نے ان میں سے ایک سے کہا۔ اس بار سے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا میری رائے وہی ہے جو اہل علم نے جان کی ہے کہ ضرباً تک اور کینہ پرور دشمن سے بھانکنا ہی بہتر ہے۔ ادا شدہ نے دوسرے سے کہا تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا میری وہی وہی رائے ہے جو اس نے جان کی ہے کہ میں بھانک سے بھاگ جاتا ہوں۔ ادا شدہ نے کہا تم دونوں کی اس رائے کو کوئی اور بھی رائے نہیں سمجھتا کیا ہم اس پہلی ہی مصیبت کی وجہ سے جرم پر آئی ہے یا اپنے طعنے دشمن کے لئے نکالی کر دیں اور یہاں سے کوچ کر جائیں؟ ہمارے لئے یہ مناسب بات نہیں۔ بلکہ ہمیں تو یہ چاہئے کہ دشمن کے خلاف تجارتی کریں اور اس سے جھگ کریں اور غفلت سے کر رہ کر یہی ہمارا کردہ ہم پر دوبارہ غلط کرے کہ ہم پر ہی طرح پرچے ہوں اور اس طرح لڑیں کہ جتنے دکھانے کا خیال بھی ہمارے ذہن میں نہ آئے اور کوئی کوتاہی ہم سے سرزد نہ ہو۔ ہماری افواج کے دئے دشمن دستوں کے ساتھ لڑتے ہیں اور ہم ہم کو ہرگز ہوا کرتا ہمارا کارگر بھی نہیں لڑے۔ اور کبھی نہیں ہے۔ یہاں تک کہ ہم اپنا مقصد بھی حاصل کر لیں اور دشمن کا نہ بھی بھگدڑیں۔

پھر ادا شدہ نے تیسرے سے کہا تمہاری رائے کیا ہے؟ اس نے کہا جو کچھ میں دونوں نے کہا ہے میں اسے کوئی رائے نہیں سمجھتا۔ بلکہ میں چاہتا ہوں کہ دشمن جو دشمن کے معاملات معلوم کریں اور میں بھی پتہ چل جائے کہ وہ ہم سے مل جاتا ہے یا جگہ یا ہم سے فاصلہ ہے لپٹے کا اور دیکھا ہے۔ اگر ہم دیکھیں کہ اسے مل کا لالچ ہے تو پھر ہر سال جزیہ دے کر صلح کر لینے کو کہہ دیتے ہیں اس سے ہم اپنا مقصد بھی کر سکیں گے اور اپنے دشمن میں مطمئن بھی رہیں گے۔ یہی ادا شدہ کی رائے جان کی جاتی ہے کہ جب دشمن بہت طاقتور اور

تک اور اہل ملک کو غلام اور بیٹی ہو تو دشمن بادشاہ اور رعایا کو بچانے کے لئے مال کو بطور
 احوال اختیار کر لینا چاہئے۔ بادشاہ نے چاہے سے کہا اس صلح کے حصول تمہاری کیا رائے
 ہے؟ اس نے کہا میں اسے کوئی رائے نہیں دیتا۔ لیکن اگر ہم اپنے طاقت کو چھوڑ دیں اور
 غریب المومنین اور غمزدہ طاقت پر ہر کر لیں یہ اس بات سے بہتر ہے کہ ہم اپنے آپ کو دشمن کے
 سامنے ذلیل کر دیں حالانکہ ہم اس سے بہتر ہیں طاقت افزا ہیں اگر ہم انہوں سے صلح کی
 درخواست بھی کریں۔ تو وہ معمولی شرمناک پر بھی راضی نہ ہوں گے کسی نے کہا ہے دشمن کی
 طرف تمہارا سامنا کچھ کر تم اپنا مقصد حاصل کر سکو بہت زیادہ جنگ جلاؤ اور نہ اسے تمہارے
 خلاف جہاد کر پھینچنے کا موقع مل جائے گا اور اس طرح وہ تمہارے غمزدہ کر دے گا اور
 پھر تم ذلیل ہو کر رہ جاؤ گے۔ اس کی مثال اس نگرانی ہی ہے جو وہ چاہے میں گاڑی کی ہو جب
 تم اسے توڑنا چاہو گے تو اس کا سامنا لیا ہو گا لیکن اگر اسے زیادہ جھکاؤ گے تو اس کا سامنا کم
 ہو جائے گا اور دشمن اس بات پر بھی راضی نہ ہوگا کہ ہم تمہارا سامنا کی طرف جنگ جائیں
 اس لئے میری رائے تو یہی ہے کہ جنگ کی جائے۔

بادشاہ نے پانچویں سے کہا تم کیا کہتے ہو۔ تمہاری رائے کیا ہے؟ جنگ یا صلح؟
 دشمن سے غلامی نہ کہ اس دشمن سے تو کوئی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی جس کے
 خلاف لڑنے کی ہمت نہ ہو۔ کہا جاتا ہے کہ جراثیمی اور اپنے دشمن کی طاقت سے بے خبر ہو اور
 اپنے دشمن سے لڑے جس سے مقابلے میں اس کی طاقت نہ ہو اپنے آپ کو ہلاک کر لیتا
 ہے۔ اور پھر غمزدہ ہوا اپنے دشمن کو بھی جیتے نہیں دیتا جس نے بھی اپنے دشمن کو خیر سمجھا وہ
 دوسرے میں ہی کیا اور جو غمزدہ اپنے دشمن کے حصول دوسرے میں جھکاؤ کیا وہ بھی سلامت نہیں
 رہتا۔ مجھے تو انہوں کی طرف سے سخت اور بڑے غمزدہ ہو رہا تھا لڑنے سے باز ہیں
 میں تو ان سے پہلے ہی ڈرتا تھا۔ چھوڑ آؤ کی مثال میں بھی اپنے دشمن سے بے خوف نہیں
 ہوں۔ اگر ۱۱۱۱ ہجری کے غالب آ جائے گا ۱۱۱۱ ہجری سے ملے مارا کر نزدیک ہو تو اس کے
 محلے کا خوف ہو گا مارا کر وہ اکیلے ہو تو وہ اس کی طاقت سے محفوظ نہیں ہو گا۔ سب سے
 زیادہ غمزدہ وہ قوم ہوتی ہے جو جنگ سے گریز کرتی ہے اس لئے کہ اس میں بہت زیادہ
 افراطیات ملتے ہیں اور جنگ سے پہلے ہی بہت سالانہ فریاد کیا جاتا ہے غمزدہ کات کرنے

ہوتے ہیں۔ اور پھر جنگ میں جانوں اور مالوں کی قربانی دینی چاہی ہے۔ لہذا اللہوں سے لڑنے کا خیالی تو بادشاہ سلامت! اپنے دل میں نہ لائیں۔ اس لئے کہ جو ایسے دشمنوں سے لڑے جس سے لڑنے کی ہمت اس میں نہ ہو وہ اپنے آپ کو کھسکے میں جھکا کر رہے۔ اور اگر بادشاہ و رازوں کی حفاظت کرنے والا ہو تو جیسے وہ یہاں کا کھسک کر رہے ہو تو لوگوں کی نگاہوں میں جاملے احترام اور اس کے خلاف کوئی جہاد نہ کر سکتا ہو تو وہ اس بات کا مستحق ہے کہ خیر سے محروم نہ رہے اور بادشاہ سلامت! آپ کا یہی مقام ہے آپ نے جس معاملے کے حلقہ میں مجھ سے مشورہ طلب کیا ہے اس کے بارے میں میرا کچھ جواب تو اطلاق ہے اور کچھ پوشیدہ رازوں کے بھی مراعات پر عمل کرتے ہیں۔ دیکھا جیسے راز ہوتے ہیں جن میں چوری قوم کو شریک کیا جاسکتا ہے اور کچھ میں کسی خاص گروہ کو اور کچھ ایسے ہوتے ہیں جن میں صرف وہ آدمی ہی شریک ہو سکتے ہیں جس میں راز کو بیان کرتا جانتا ہو اس کے لئے میں چاہتا ہوں کہ اس میں صرف چار کان اور دو زبانی شریک ہوں چنانچہ بادشاہی وقت انھیں اور اسے تمنا کی نہیں گئی اور سب سے پہلے اس سے پوچھا گیا تھیں کہ چوری اور اللہوں کی دشمنی کے آغاز کا علم ہے؟ اس نے کہا ہاں! اس کا سبب ایک بات تھی جو کسی نوے کی تھی۔ بادشاہ نے کہا یہ کس طرح ہوا تھا؟ کو سے نے کہا۔ لوگ جان کر رہے ہیں کہ۔

21۔ کو اور کو نہیں

ایک چکر کو جوں کا ایک چھتر رہتا تھا۔ جس میں ان کا کوئی بادشاہ یا حکم نہ تھی انہوں نے ارادہ کیا کہ اللہوں کے بادشاہ کو ہی اپنا بادشاہ مانیں اور جب وہ اس کے حلقہ اپنی مجلس میں غور و فکر کر رہی تھیں۔ انھیں ایک کا خطرہ آیا تو انہوں نے کہا کہ اگر یہ کہان کے پاس آ گیا تو اس سے اس کے بارے میں مشورہ کر لیں گے۔ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ وہ کہان کے پاس آ گیا تو انہوں نے اس سے مشورہ طلب کیا تو اس نے کہا اگر سب پر ہم سدا جانتے غم ہو جائیں اور بھی نہ رہا ہوں بھی شتر مرغ بھی اور کیتڑ بھی پھر بھی تھیں کسی انوکھا پتا بادشاہ ڈانے پر پھر انھیں ہمت نہ چاہتے۔ یہ تو سب پر ہمیں سے زیادہ ہر صورت ہر اطلاق، کم عقل اور مفصل ہے اور مولیٰ تو اس میں ہے ہی نہیں۔ اس کے ساتھ وہ دن کو دیکھی تھیں مگر سب سے بری بات یہ ہے کہ وہ اقل کی ہے۔ بلا یہ کہ تم بادشاہ تو اسے حالو لیکن اپنے معاملات کو اپنی مجلس

دانش کے ساتھ اور اس کے بغیر ہی چلا۔ جیسے کہ اس فرگوش نے کی تھا جس نے کہا تھا کہ چاند اس کا بادشاہ ہے۔ لیکن اس نے اپنی سوجھ بوجھ کے مطابق کیا تھا۔ یہ ہندوں نے کہا۔ یہ کس طرح ہوا تھا؟ اس سے نہ کہا۔ ٹوٹ پھوٹ کر ہی کہ۔

22۔ فرگوش اور پاشی

کسی علاقے میں کھڑے سے پاشی پائے جاتے تھے ایک دفعہ وہاں بڑا قلعہ تھا اور علاقہ خراب ہو گیا۔ پاشی کے پانی کی قلت ہو گئی۔ پادشاہ نے کہا کہ اس وقت تک کہ مجھے پاشی پانی سے بھر کر پانے بادشاہ کے پاس گئے۔ جس نے پانی کی تلاش کے لئے بہت سے چارے بھیجے۔ ایک چارے نے واپس آ کر بتا دیا کہ اس نے تلاش کر کے ایک چشمہ دیکھا ہے جسے چاند کا چشمہ کہتے ہیں۔ بادشاہ نے پانے سے اس چشمے کی طرف توجہ دلائی تاکہ وہ اس کے پاشی پانی پیتے۔ یہ چشمہ فرگوش کے علاقے میں تھا جس نے راستے میں فرگوش کو ان کے گلوں میں سی، روئے ڈالا۔ اس پر فرگوش نے پانے بادشاہ کے پاس گئے اور اس سے کہا آپ کو سلوٹ ہو گیا ہے کہ میں پانے میں کی وجہ سے کیا مصیبت اٹھانی چکی ہے اس پر بادشاہ نے کہا تم میں سے ہر کوئی اپنی راستے چن کرے۔ فیروز نامی ایک فرگوش نے جس کی مصیبت دانے اور دشمنی سے بادشاہ کو اپنی ہوائی تھا۔ آگے بڑھ کر کہا کہ بادشاہ سلامت پسند کر رہی تھی تمہیں کی طرف بھیجیں اور میرے ساتھ کسی امانت دار شخص کو بھی بھیج دیں تاکہ میں ان سے خبر بات کہوں وہ بادشاہ سلامت کو بتائیں۔ بادشاہ نے کہا تم میں امانت داری ہو تمہاری گھنٹہ کو پسند کرتے ہیں۔ تم پانے میں کے پاس جاؤ اور ان کو میری طرف سے جس طرح چاہو پیغام دے دو مگر یہ جان لو کہ ہر کام میں اصل دوا دانش اور نرم گھنٹہ کی بدولت دراصل اپنے پیچھے والے کے متعلق آگاہ کرنا ہے لہذا تم اپنی زندگی بچاؤ اور دوا کو پیش کرنا اس لئے کہ کام دگر نئی اختیار کرے تو دلوں کو نرم کر لیتا ہے اور اگر

امکان دیا جائے کہ نئے دلوں کو سخت بنا دیتا ہے۔

پھر وہ فرگوش ایک چاندنی رات میں پانے میں پاشیوں کے پاس گیا اور اس غم کے شے کی وجہ سے کہ گئے وہ اپنے بغیر ہی رہا۔ وہ غمناک انسان کے نزدیک نہ ہوا لہذا ایک نیلے پرچہ ہر پاشیوں کے بادشاہ کو آواز دیا کہ کہ مجھے چاند نے تمہاری طرف بھیجا ہے اور کام دگر ہر

کہ وہ کہاں کیا ہے۔ اس طرح کافی عرصہ گزر گیا۔ پھر ایک دن ایک خرگوش آ گیا اور وہاں رہنے لگا۔ میں نے اس سے پتھر اسباب نہ کیا۔ وہ اس میں ایک عرصہ تک رہا۔ پھر وہ ٹہلی میں ایک دن لاپیدا ہو گیا۔ وہ اپنے گھر میں گیا تو اس میں خرگوش کو دیکھا تو اسے کہا۔ یہ گھر میرا ہے تم یہاں سے نکلیں اور چلے جاؤ۔ اس نے کہا کہ چاہے میرا گھر ہے میرے قبضے میں ہے تم کوئی کر کے ہو تو اپنے کو ثابت کرو۔ ٹہلی نے کہا۔ کاغذی ادارے قریب ہی رہتا ہے پلاس کے پاس پتے ہیں خرگوش نے کہا کونسا کاغذی؟ ٹہلی نے کہا سمندر کے ساحل پر ایک عمارت گزار لی رہتی ہے وہ کو روزہ رکھتی ہے رات کو قیام کرتی ہے کسی جاندار کو تکلیف نہیں دیتی کسی کا ٹھون ٹھنک بھی نہیں دیتی لہذا یہاں پر باہر کچھ سمندر دیر وال دے اس پر گزارا کر لیتی ہے کہ تم چاہو تو اس کے پاس حقدار ملے جاتے ہیں اور اس کے فیصلے کو مان لیتے ہیں۔ خرگوش نے کہا جب کہ وہ لکھی ہی ہے جیسا کہ تم نے جان لیا ہے۔ تو گھر میں کیوں رہتی نہ ہوں گا۔ چنانچہ وہ دونوں اس کی طرف چلے جئے۔ میں بھی ان کے پیچھے گیا تاکہ دیکھوں کہ وہ روزہ دار اور شب زیدہ دار کیا فیصلہ دیتی ہے؟ پھر وہ اس کے پاس پہنچ گئے۔ جب لی نے خرگوش اور ٹہلی کو آتے دیکھا تو صحت کوزی ہو کر لہاڑ چڑھنے لگی اور ج سے خضوع و خضوع کا اظہار کیا وہ دونوں اس سے ج سے متاثر ہوئے اور جو سے اوپ سے اس کے قریب بیٹھ گئے اور سلام عرض کیا اور اس سے درخواست کی کہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے۔ اس نے انہیں کہا اپنا قصہ سنائو؟ انہوں نے سنایا۔ اس نے کہا میں بڑی ہو گئی ہوں میرے کان بھاری ہو گئے ہیں۔ اس لئے دربار قریب ہو کر اپنی بات سنائو۔ وہ اس کے اور قریب ہو گئے اور وہاں رہا اپنی بات سنائی اور فیصلہ کرنے کی درخواست کی۔ اس نے کہا جو کچھ تم نے بتایا ہے میں نے سمجھا لیا ہے لیکن فیصلہ تانے سے پہلے میں تمہیں کچھ نصیحت کرنا چاہتی ہوں۔ میں تمہیں اللہ سے ارے رہنے کی تلقین کرتی ہوں اور یہ کہ تم اپنے جائز حق کے سوا کسی بات کا مطالبہ نہ کرو۔ جائز حق کا مطالبہ کرنے والی کا مطالبہ ہوتا ہے۔ خود اس کے خلاف ہی فیصلہ دے دیا جائے۔ اور نہ جائز حق کا مطالبہ کرنے والا تیار ہوتا ہے خود اس کے حق میں فیصلہ دے دیا جائے۔ کسی انسان کا اس دنیا میں کچھ بھی نہیں۔ نہ مال اور نہ دوست و صاحب۔ بلکہ مال کے سوا جسے وہ آخرت کے لئے آگے بھیجتا ہے۔ اس لئے ہر شخص

نکس کو چاہتے کہ وہ انکی جج کے لیے دوڑ دھوپ کرے جو باقی رہنے والی ہے اور جس کا فائدہ اسے ملے گا۔ اس کے پاس کے علاوہ اسے اپنی ک تمام ججوں سے گرج کرنا چاہیے۔ آدلی کے نزدیکیہ مال و دولت کی حیثیت ملے کے کیلئے کی گئی ہے۔ اور جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لئے پسند کرتا ہے اور جو کچھ وہ اپنے لئے نا پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لئے نا پسند کرتا ہے۔ لیکن انکی اس طرح کی باتیں سنائی دیتی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اس سے باتوں میں لگے اور حرج و مرج آپ آگے تب اس نے انکی سمجھت کر بکھل کر اور بار بار اس کو سے کہا۔ انہوں نے ان میں ان صوب کے علاوہ جو میں نے تمہارے سامنے بیان کئے ہیں اور بھی صوبہ پائے جاتے ہیں۔ اس لئے تم کسی ان کو اور شاہوٹانے کا مرکز نہ سوچو۔ جب کو لگوں نے کو سے کی یہ باتیں سنیں تو انہوں نے ان کو اور شاہوٹانے کیلئے کمال خیال ترک کر دیا اس دوران ایک انکی انکی دایاں سوچو تھا جو یہ باتیں سن رہا تھا۔ اس نے کو سے کہہ کر کہ تم نے مجھے بہت دکھ دیا ہے مجھے تو معلوم نہیں کہ تم نے تمہارے ساتھ کسی بدسلوکی کی ہو میں نے اس سے تم نے یہ باتیں سنی ہیں لیکن تم جان لو کہ کھانا سے عذر رفت کو کاٹ لیا جائے تو بھرنا آگ ہے۔ اور کوہار سے جسم کا کوئی حصہ کاٹ دیا جائے تو زخم بھر جاتا ہے مگر زبان کے کاٹنے سے زخم بھی نہیں بھرتے۔ وہ تیرے جسم میں اتار جائے کہ اسے نکالا جاسکتا ہے مگر تیرے جسم میں اتار جائے تو اس کو نکال نہیں جاسکتا۔ ہر طرح کی آگ کو بجھا دینے والی کوئی نہ کوئی چیز ضرور ہے آگ کے لئے پانی ہے ہر کے لئے تریاق ہے اور تم کے لئے صبر ہے لیکن غرت کی آگ کسی نہیں بجھتی۔ کوہار تم نے آج کوہار سے اور اپنے درمیان کیے غرت اور عداوت کا بیج بویا ہے۔

جونی ان نے اپنی بات ختم کی تو سے سے چلا گیا اور اپنے دوستوں کو سارا سارا اطلاع دی اس کے بعد کوہار کو نہ است مانی اور کہنے لگا۔ بھلا میں نے بہت محنت کی ہے اور اپنے اور اپنی قوم کے خلاف دشمنی پیدا کرنے پر کاش میں کو لگوں کو یہ باتیں نہ بتاتا۔ ہو سکتا ہے کہ تمام پسند سے ان باتوں کو سمجھتے ہی تھکا ہوا نہ ہوتے ہوں لیکن وہ اس بات سے بچنے کے لئے جس سے بچنے کی میں نے خوش قسمتی کی ان دنوں ناگوار غور کرنے کی عادی بنی ہوئی ہے میں نے غور نہیں کیا یہ باتیں نہ کہتے ہوں اور بھر میں نے باتیں بھی انکی خدمت کے واسطے ہیں جس

سے بٹھائے دو کھینچے اور اس کے دل میں حرکت اور کدورت پیدا ہو اس طرح کی باتوں کو
 باتیں نہیں بلکہ حیرت بکاتا ہے۔ جھڑائی کو خود اپنی طاقت اور عقل پر کتنا ہی اصرار ہو اسے
 اپنے خلاف دشمنی پیدا نہیں کر لیتی ہے۔ جس طرح کسی کے پاس ترقیاتی ہتھیار ہوں اس سے اس پر
 براہ رسد کرتے ہوئے زبردستی لپی لہڑا کرتے ہیں۔ اچھا کردار رکھنے والے شخص کی غفلت پر کتنے
 کے وقت واضح ہو جاتی ہے لیکن محض بائیں کرنے والے شخص کا انہماک کل ترقی نہیں
 ہوتا۔ خود اس کا حسن بیان لوگوں کو کتنا حیرت کرے اور میں بھی وہ غفلت بکھرتا ہوں جس کا
 انہماک اچھا نہیں ہو گا کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ میں نے اپنے بڑے سامنے کے حلقے کسی
 سے غور و فکر کے بغیر ٹھکڑ کر کے کی جسامت کر ڈالی۔ اور اس پر ابھی طرح غور و فکر بھی نہ کیا۔
 جو شخص اپنے غیر خود اہل سے غور و فکر نہ کرے وہ سوچے بچے بغیر اپنا دامن پر عمل کرے اسے
 بھی خوشی حاصل نہیں ہوتی۔ آج کے دن کی بھری اس حرکت کے انہماک سے مجھے کون
 چھانے گا؟ اس طرح وہ کافی دیر تک اپنے آپ کو دستار دار بگڑا ہوا سے چلا گیا۔ یہ ہے وہ
 سبب جس کی وجہ سے ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان صداقت کا آغاز ہوا تھا۔

جہاں تک ان سے ٹرنے کا حلق ہے تو آپ کو اس کے حلق بھری سامنے مطوم
 ہے کہ میں جنگ کو اپنے نہ کرتا ہوں۔ لیکن میرے پاس ایک تہہ اور اور تجربہ ہے جنگ کرنے
 کے علاوہ جس کی وجہ سے انشاء اللہ مارا کا ٹھیک ہو جائے گا یہاں تک کہ ایسا ہوا ہے کہ کوئی
 قوم محض اپنی تہہ دور کی جدالت اپنے مقصد میں کامیاب ہوئی ہے اس کی مثال ان لوگوں کا
 واقعہ ہے جو کسی دور میں سے اس کا سہارا سمجھیں لینے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ یاد رہے کہ یہاں
 یہ کسی طرح ہوا تھا کہ سب سے پہلے لوگ جان کرتے ہیں کہ۔

24۔ ایک درویش اور مکار لوگ

کسی درویش نے ایک سوئی گاڑی بکری خریدی تاکہ اس کی ترقیاتی دے۔ وہ
 سے لے کر چار ہاتھ کا چند مکاؤں نے اسے دیکھ لیا نہیں اس نے آپس میں یہ غور کیا کہ
 درویش سے یہ بکری سلازمی چنانچہ ان میں سے ایک اسے دانتے میں غور دیکھنے لگا
 حضرت اسے کتا آپ کہاں لے جاوے ہیں؟ پھر دروازہ پر پہنچے۔ اپنے سامنے
 کہنے لگا یہ درویش مجھ درویش تو اپنے پاس کتا نہیں رکھتے۔ وہ درویش اس کے پیچھے

چہ سہ سے یہ بھی تک کہ درود ملی کو جیتیں ہو گیا کہ جسے وہ لے جا رہا ہے کسے اور جس شخص نے اس کے ہاتھ فروخت کیا تھا اس نے اس کی آنکھوں پر جاوہر کر دیا تھا۔ چنانچہ اس نے اسے پہنڑ دیا اور اس طرح وہ سکا رہا ہے لے کر پلٹے۔

میں نے یہ مثال آپ کے سامنے اس لئے جان کی ہے کہ میں نرمی اور نیلے سے اپنے مقصد کو حاصل کر لینے کی تدبیر رکھتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ بادشاہ سلامت تمام لوگوں کے سامنے مجھے طوطے مارے اور میرے یہ اور درویشوں کو انکس مگر مجھے اس درخت کے پاس بھیج دیں۔ اور اپنے لشکر سمیت فلاں جگہ چلے جائیں۔ مجھے امید ہے کہ میں میری استقامت کے ساتھ ان کے حالات معلوم کر لوں گا کہ ان کی تکلیف کا ہوں اور ان کے دروازوں اور راستوں کا پتہ چلا لوں گا اور پھر ان کو دھوکہ دے کر آپ کے پاس آؤں گا تاکہ ہم ان پر حملہ کر دیں تو اپنے مقصد حاصل کر لیں۔ بادشاہ نے کہا تم اس کے لئے دل و جان سے راضی ہو اس نے کہا ہاں۔ اور میں اس کے لئے راضی ہوں نہ ہوں گا جبکہ اس میں بادشاہ سلامت اور اس کے لشکر کے لئے بہت سی راحتیں ہیں۔ چنانچہ بادشاہ نے اس کو اس کے ساتھ میرا ہی سلوک کیا اور وہ اس سے کوچ کر گیا۔ کہہ رہی وہ نے چلانے لگا یہاں تک کہ انہوں نے اسے روکے چلانے دیکھ لیا۔ انہوں نے اپنے بادشاہ کو اطلاع دی تو وہ اس کی طرف بھاگ چلا آیا اس سے انہوں کے حلق بچ گئے۔ جب وہ اس کے قریب پہنچا تو اس نے ایک ایلو سے کہا۔ اس سے بچو تم کون ہو؟ اور کہو کہیں ہیں؟ اس نے کہا میرا نام فلاں ہے۔ اور جس بات کے حلق تم نے بچھا ہے وہ مجھے کیسے معلوم ہو سکتی ہے؟ میرا حال تو تمہارے سامنے ہے۔ انہوں نے بادشاہ کو بتایا کہ یہ کیسے انہوں کے بادشاہ کا شیر رہا ہے۔ بادشاہ نے کہا ہم اس سے بچ پھرتے ہیں کہ کس طاووس اس کے ساتھ ہو گیا گیا ہے۔ کو سے اس بار سے میں بچھا گیا تو اس نے تالا۔ ہمارے بادشاہ نے ہم لوگوں سے آپ کے بارے میں مشورہ کیا میں بھی وہاں موجود تھا۔ بادشاہ نے کہا کوڑا تھا ہمارا اس بارے میں کیا رائے ہے میں نے کہا بادشاہ سلامت انہوں سے جنگ کرنے کی ہمارے اندر طاقت نہیں کیونکہ ان کی گرفت بڑی سخت ہے اور وہ ہم سے زیادہ دل کے مضبوط ہیں۔ گھبرائی رائے ہے کہ ہم سب کر لیں اور اس کے لئے جڑیاں کرتے رہیں اگر انہوں نے

اس بات کو لی کر لیا تو ٹھیک دہشت گرد کی دوسرے علاقے میں چلے جا گیا۔ کچھ تکہ جب
 بھی گھر سے باہر نکلتا تو اس کے درمیان جنگ ہو کر تو ان کے لئے بھڑکے ہوئے گھر سے لے کر
 - جنگ سے حاصل ہوا ہتھیار ہے اور اس نے انہیں جنگ سے باز رہنے کا مشورہ دیا اور اس
 کے حلقہ میں کوئی ٹھکانہ نہیں رہا۔ انہیں تاناکا کے علاقے اور دشمن کو کامیابی کے ساتھ اور کوئی
 چیز اور نہیں کر سکتی۔ کیا تم کو اس کو نہیں دیکھتے کہ وہ اپنی زندگی کا وہ بے تحاشہ تجربے سے محروم
 رہتی ہے اس لئے کہ وہ ہر جگہ جاتی ہے اور ہر جگہ جاتی ہے مگر انہوں نے میری بات نہ لی
 اور کہا کہ وہ جنگ کرنا چاہتے ہیں جو انہیں میں نے نہیں اس کی وجہ سے انہوں نے مجھ پر
 انہیں لگا دیا کہ تم انہوں سے مل گئے ہو اور ہمارے خلاف ان کا ساتھ دے رہے ہو۔ انہیں
 نے میری رائے اور غیر غرضی گورہ کر دیا اور مجھے یہ سزا دی۔ مگر بادشاہ اور اس کا منظر مجھے
 یہاں چھوڑ کر چلے گئے اس کے بعد مجھے ان کے حلقہ میں کوئی نہیں۔

انہوں کے بادشاہ نے جب کہ اس کی باتیں سن کر تو اپنے ایک وزیر سے کہا کہ میری
 کو سے کہ اسے میں کیا مانے ہے اس کے حلقہ میں کیا کرنا چاہئے اس نے کہا۔ میرا خیال
 تو یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے یہ کہوں گا ایک اہم فرد ہے اس کو قتل کر کے ہم اس کی جانوں
 سے محفوظ ہو جائیں گے اور اس کی موت کو ان کے لئے بڑی آغوش ہوگی۔ کسی کا قول
 ہے کہ جس شخص کو ایسا موقع میسر آ جائے جس میں وہ کامیابی حاصل کر سکا ہو جس میں
 طرح استعمال نہ کرے جو اس کام کے لئے مناسب ہو تو وہ حلقہ میں رہتا اور جو کوئی کسی
 اہم شخص کے لئے کوئی شہر ہو اور اسے کامیابی کا موقع بھی حاصل ہو جائے لیکن وہ شخص کا
 فائدہ ہو جائے تو وہ اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکا اور میں لیکن ہے کہ اسے وہ ایسا موقع ہی
 نہ مل سکے۔ اور جو شخص اپنے دشمن کو کھڑے کر کے نہ دیکھتے کہ وہ جب دشمن کا حضور ہو جائے گا
 تب وہ اس کا کام نہ پائے گا تو اسے بہت حسرت ہوگی۔ مگر بادشاہ نے دوسرے سے
 کہا کہ تم اس کی بات کو سے کہ اسے میں کیا مانے ہے اس نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ آپ
 اسے قتل نہ کریں۔ جو دشمن ذلیل ہو جائے اور جس کا کوئی مددگار باقی نہ رہے وہ اس بات کا
 مستحق ہے کہ اسے زندہ رکھا جائے اور اس پر دم لگایا جائے۔ اور اسے سزا دیا جائے۔
 خاص طور پر وہ دشمن جو خلافِ زور ہو کر پتہ چلنے آئے وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اسے اس

بادشاہ سلامت نے اپنے وزیراء میں سے ایب وزیرم سے کہا کہ ہمارے گھر کے بارے میں کیا رائے ہے؟ اس نے کہا کہ ہماری رائے یہ ہے کہ اگر وہ زندہ رہے تو ہمیں اس پر اسباب خیرا نہیں اس طرح ممکن ہے کہ وہ آپ کا خیر خواہ بن جائے۔ مخلصانہ آئی اپنے مخلصوں میں بکثرت جانے چاہئے کہ کونسی کونسی بات تصدیق کرتے ہیں۔ جس طرح ایک دوسرے کو چاہتے ہیں۔ شیطانی کے درمیان اختلاف پیدا ہوا ہے کہ کون سے کونسی بات کو قبول کریں۔ بادشاہ نے کہا کہ اس طرح ہوا اتفاق وزیرم نے کہا لوگ جن کو کرتے ہیں کہ۔

25۔ محمداور شیطان

ایک درویش نے کسی آدمی سے ۱۵۰ روپے مانگے کہ اسے لڑائی میں لے کر اپنے گھر جا کر قمار سے کسی ایک چورس کے پیچھے گیا جو کہ کچھ عرصہ چلتا تھا اور شیطان بھی اس کچھ مانگے کے ارادے سے اس کے پیچھے چلا۔ شیطان نے چور سے کہہ کر کہا: "ہو؟ اس نے کہاں چورس؟" اس نے کہا: "۱۵۰ روپے چاہتا ہوں جو درویش سہا بنے گا۔" مگر کم ہونے والے اس نے کہاں شیطان ہوں۔ شیطان اس کو لے جاتا چاہتا ہوں جب درویش سہا بنے گا۔ اور یہ باتیں کرتے ہوئے وہ اس کے گھر تک پہنچ گئے۔ درویش اپنے گھر کے اندر گیا تو وہ بھی اس کے پیچھے اندر چلے گئے۔ درویش نے گانے کو گھر کے ایک کونے میں بندھ دیا۔ اور بات کا کھانا کھا کر سو گیا۔ پھر چور اور شیطان ایک ہی عرصہ کرنے لگے اور اس بات پر ان کا اختلاف ہو گیا کہ ان کا کام پہلے شروع کرے۔ شیطان نے چور سے کہا اگر تم گانے کو پہلے چلاؤ گے تو جو سکا ہے کہ درویش جاگ اٹھے اور شر کر دے اور لوگ کھٹے ہو جائیں تو چور میں تو گانے کو لے جائیں سب کوں کا لہجہ اچھے مذاکرات اور کسی مارے لے جا سوں۔ مگر تم جلال پاؤ گے۔ چور کو بھی اندیشہ ہوا کہ اگر وہ پہلے اس کو لے جائے گے تو جو سکا ہے کہ درویش جاگ اٹھے تو وہ گانے کو لے جائیں سب کوں لے اس نے کہا نہیں بدتم کھٹے مذاکرات اور کسی گانے لے جا سوں۔ وہ اس طرح کالی دیکھ بھگتے رہے کہ چور نے آواز دی سہاں جا گویا شیطان تمہاری گانے چلا رہا ہے اور شیطان نے بھی آواز دی: "سہاں جاگو۔" تب درویش گانے لے جاتا ہے۔

اس کی آواز میں سن کر اور پیش اور اس کے چڑھ کر جاگ گئے اور یہ دونوں غصہ سے بھاگے۔
جس دن سنے وہ سب کو گل کر دینے کا مشورہ دیا تھا اس نے کہا میری رائے تو یہی
ہے کہ کوئے نے تم کو سونے میں جگا کر دیا ہے اور اس کی باتیں بیک وقتوں کے دن
میں ٹھکر گئی ہیں۔ اور اب آپ لوگوں کا ارادہ یہ ہے کہ تلواروں کی رائے کو قبول کر لیں۔
لیکن بادشاہ سلامت! آپ اس رائے کو قبول نہ کریں۔ مگر بادشاہ نے اس کی باتوں کی
طرف دھیان نہ دیا اور غصہ کیا کہ کوئے کو لوگوں کے حکمانے پر لے جایا جائے اور اسے عزت
و توقیر سے رکھا جائے۔

پھر ایک روز کوئے نے بادشاہ سے کہا جبکہ اس وقت اس کے پاس بہت سے اہل
ہنگی موجود تھے اور وزیر بھی موجود تھا جس نے اسے گل کر دینے کا مشورہ دیا تھا بادشاہ
سلامت! کوؤں کے باتوں کو سمجھ کر جو سمجھتے آئی ہے وہ آپ کو مطمئن ہے اور میرا دل اس
وقت تک مطمئن نہیں ہو گا جب تک میں اس سے بدلتے نہ ہوں۔ لیکن میں نے غور کیا ہے کہ
میرے ساتھ اس کی طاقت نہیں اس لئے کہ میں کوہین اور اہل طرک کا یہ قول جان یہ گیا ہے۔
کہ جو شخص اپنی خوشی سے اپنے آپ کو آگ لگانے پر تیار ہو جائے اس نے اللہ کے حضور
بہت بڑی قربانی پیش کی اور اس وقت وہ جو بھی دعا کرے گا قبول ہوگی اگر بادشاہ سلامت
محتاج سمجھیں تو عہد دیں کہ میں اپنے آپ کو جلاؤں اور دعا کروں کہ اسے اللہ بخیرے
دے تاکہ میں بڑا اور طاقتور بن جاؤں اور کوؤں سے میری دشمنی بھی چھ جائے اور شاہ اس
طرح میں اپنا بدلے سکون اس پر جس وزیر نے اسے گل کر دینے کا مشورہ دیا تھا اس
نے کہا کہ جس طرح کا تم تمہارا کر رہے ہو اور جو شرط ہے دل میں چھپائے ہو اس کے لئے
میں اس شراب کی مثال دیتا ہوں۔ جو بہت خوش ذائقہ اور خوشبودار ہو لیکن اس میں بڑا ہرطیلا
گیا ہو۔

تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم جیسا ملادو تو تمہاری فطرت چل جائے گی اور کیا
تمہاری عادات تمہارے ساتھ نہ چلیں گی جہاں بھی تم رہو۔ تمہاری اصل فطرت پر نہ
آجائے؟ جس طرح ایک چوہا کو گھبراہٹ کیا تھا کہ وہ سو رہے سے اٹھا سے ڈال سے
بھاڑ سے شادی کر لے لیکن پھر اس کی پسند ہوا خرچ ہے پر عی آ کر غم رہی۔ اسے کہا گیا

کیسے ہوا تھا؟ اس نے کہا لوگ جان کر تے ہیں کہ۔

28۔ درویش اور چھوٹا

ایک درویش تھا جس کی دکانوں میں ہوتی تھی ایک دن وہ مسند کے سامنے بیٹھا ہوا تھا کہ اس کے پاس سے ایک ٹیل گزری جس کے چٹھے میں چڑھیا کا بچہ تھا جو ایک درویش کے پاس گر پڑا اسے اس نے بہت نرم آواز میں اسے اٹھایا آنکھیں میں پھپھایا پھر اسے اٹھ بیٹھا کہ کتنے گھر والوں کے لئے اسے پالا مشکل نہ ہو تو اس نے اندہ خیال سے دعا کی کہ اسے لڑکی ملے تو وہ ایک غریب سورت کی لڑکی بن گئی پھر وہ اسے اپنی بیٹی کے پاس لے گیا اور اسے کہنے لگا کہ یہ میری بیٹی ہے۔ اس کے ساتھ بھی تم وہی بھڑک رہا کرو جہم میرے دوسرے بچوں کے ساتھ کرتی ہو۔ جب وہ لڑکی بڑی ہو گئی تو درویش نے اسے کہا تم خود پہن کر دیکھو کہ تمہاری شادی کروں لڑکی نے کہا میں تو اس سے شادی کروں گی جو سب سے زیادہ طاقتور ہوگا۔ درویش نے کہا شادی تم سورت کے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہو۔ پھر وہ سورت کے پاس گیا اور اسے کہا اے عجم غفران! میری ایک بیٹی ہے۔ جو سب سے زیادہ طاقتور سے شادی کرنا چاہتی ہے تو کیا تم اس سے شادی کرو گے؟ سورت نے کہا میں تمہیں اس چیز کے حلق بتاؤں جو تم سے بھی زیادہ طاقتور ہے وہ ہے دال جو مجھے بھی پھیلاتا ہے میری کٹوں کو روک لیتا ہے اور میری حرارت کو ختم کر دیتا ہے۔ پھر درویش دال کے پاس گیا اور اسے بھی وہی کچھ کہا جو سورت سے کہا تھا دال نے کہا میں تمہیں اس چیز کے حلق بتاؤں جو تم سے بھی زیادہ طاقتور ہے تم ہوا کے پاس جاؤ جو مجھے بھی آگے لے جاتی ہے اور کبھی پیچھے لے جاتی ہے۔ اور کبھی شرقت کی طرف لے جاتی ہے اور کبھی عکس کی طرف۔ پھر درویش ہوا کے پاس آیا اور اسے بھی وہی کچھ کہا جو دال سے کہا تھا اس نے کہا میں تمہیں اس چیز کے حلق بتائی ہوں جو تم سے بھی زیادہ طاقتور ہے وہ ہے پھاڑ ہے پھاڑ میں دال بھی نہیں نکلتی۔ پھر وہ پھاڑ کے پاس گیا اور اسے بھی یہی بات کی۔ پھاڑ نے اسے کہا میں تمہیں وہ چیز بتاؤں جو تم سے بھی زیادہ طاقتور ہے وہ ہے چوہہ۔ چوہے میں سورت گرنے اور اپنے اندر گر جانے سے بھی نہیں روک سکتا۔ درویش چوہے کے پاس گیا اور اسے کہا کیا تم اس لڑکی سے شادی کرو گے؟ اس نے کہا میں اس سے کیسے شادی

کر سکا ہوں میرا قتل بہت ٹھک ہے اور مجھ پر ہاتھ پیرا ہے یہی شادی کر سکا ہے اس پر
درویش نے اس لڑکی کی برصاعت کی سزا دے دیا کی کہ اسے چھو بیٹا اور سزا دے کہ اسے قتل کرنے
اسے پہلی ضرورت کے مطابق مار دیا اور وہ چہ کے ساتھ چلی گئی۔

اسے وہ کے ہاتھ لہریا بھی بھی کھیلنے کے لیے بادشاہ نے اس کی بات کی طرف
کوئی توجہ نہ کی اور کوہ کے ساتھ زنی اور شفقت کا اظہار کیا اور اس کی عزت و حریم میں مداخلت
اضافہ کیا اور وہ بھی خوش رہنے لگا۔ اور جب اس کے چل دیے آگ آئے اور جو راز وہ معلوم
کر چاہتا تھا اس نے معلوم کر لیا تو اس کا اپنے ساتھیوں کے پاس آگیا اور اسے وہ سب
کہہ دیا اور اس نے دیکھا اور سنا تھا۔ اس نے بادشاہ سے کہا جو میں کرنا چاہتا تھا اس سے
قاریغ ہو گیا ہوں میں آپ اب میری بات سننے جائیے اور سامنے جائیے۔ بادشاہ نے کہا
میرا اور میرا لشکر اب تمہارے ماتحت ہیں ہمیں جو چاہو کرو۔

کوہ نے کہا۔ اب اس وقت فلاں جگہ ایسے پہاڑ میں رہتے ہیں جہاں کھجوریں
بہت ہیں اور اس جگہ ایک چوہا بھی اپنی کھجور کے ساتھ رہتا ہے۔ ہمیں وہاں سے آگ
لی جانے کی ہے ہم ان لوگوں کے قتل میں اولیٰ دہی کے اور مجھ میں یہ شک کھجوریں کھائیں
کے اور اپنے پہاڑ سے ان کو ہاروں کے اس طرح ان کھجوریں کو آگ لگ جانے کی جولو
اپنے قتل سے لگے کا قتل جانے کا اور جو نہ لگے گا وہ بھی کی جہ سے یہ مر جانے کا
چنانچہ کوہ نے یہی حکم دیا اور تمام لوگوں کو چلا کر دیا اور میرا چہ کھجور کی حالت
دیکھ کر آگئے۔

اس کے بعد بادشاہ نے کہا تم نے ان تمام لوگوں کے ساتھ کیسے گزارا؟ ملائکہ
ابھی تو کہہ رہے تھے کہ ان کے ساتھ رہنے کو برداشت نہیں کر پاتے کہ کہنے کے آپ نے جو
فرمایا درست ہے۔ لیکن جب جھنڈا دلی برائے مصیبت آتی ہے تب برداشت نہ کرنے کی
صورت میں اسے اپنی اور اپنی قوم کی برادری کا اور چہ ہو تو وہ اپنی قوت برداشت کی بناء پر
گھبراہٹ نہیں ہائے کہ اسے یہ قوت ہوتی ہے کہ اس کی اس برداشت کا نتیجہ بھڑکنا ہے۔
اسے اس کی کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی اور اس کا دل اپنے سے کم ہونے کو اس کے سامنے
ٹھکے سے گرنے نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ وہ اپنا مقصد حاصل کر لیتا ہے اور اپنے صبر کے نتیجے

نہی کر خوش ہو جاتا ہے۔ بادشاہ نے کہا مجھے لادوؤں میں سے کسی شخص گھس کے حلق پٹاؤ۔
 کو سے نے کہا میں نے ان میں سے اس ایک کے ساتھ میں کوئی شخص نہیں دیکھا جو مجھے قتل
 کر دینے کا مشورہ دیتا تھا۔ اس نے کئی مرتبہ ان کو اس کی تہذیب دلی مگر وہ بہت ہی کم عقل
 تھے۔ انہوں نے میرے بارے میں غور ہی نہیں کیا۔ انہیں یہ بات بھی یاد نہ آئی کہ میں
 کوڑوں کا ایک اہم فرد تھا اور اہل راتے میں مشہور ہوتا تھا۔ انہیں میری چالوں کا بھی خوف
 محسوس نہ ہوا تھا انہوں نے اپنے خیر خواہ کی بات نہ مانی اور مجھ سے اپنے راز بھی چھپا کر نہ گئے
 ۔ اہل علم نے کہا ہے کہ بادشاہ کو چاہئے کہ اپنے راز مجربوں سے چھپا کر رکھے۔ اور اپنے
 رازوں کی ان کو بھٹک نہ جانے دے۔ بادشاہ نے کہا میرا خیال ہے کہ لادوؤں کو ان کے
 بادشاہ کی کم عقلی اور اپنے وزیروں کی بھلائی نے چارہ ہوا کیا ہے کہ وہ نے کہا۔ بادشاہ
 سوسٹ: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ کسی لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے پاس مال آ جائے
 اور سرکش نہ ہوں۔ کسی لوگ ایسے ہوتے ہیں جو زیادہ محتاس اور چارہ نہ ہوں اور کسی
 بادشاہ ایسے ہوتے ہیں جو یہ سے وزیروں پر اعتماد کریں اور چالوں پر پاداشی سے بچنے چاہتے۔
 کہا جاتا ہے کہ کسی حکمران کو اپنی طرف کی کسی دھوکے باز کو زیادہ دوست بنانے کی کسی
 چیز کو عزت کی کسی تکیل کو حسن سلوک کی کسی طرح میں کو تھوڑے کتاہوں کی اور کسی حکمران
 کا یہ وہ بادشاہ کو جس کے وزیر اس کی کم عقلی میں ہوں بچنے تک کی صلاحی اور حایا کی خوش حالی کی
 توقع نہیں رکھنی چاہئے۔

بادشاہ نے کہا۔ تم نے لادوؤں کے سامنے ذلیل و عاجز بننے میں کافی شقت
 اٹھائی ہے کہ کو سے نے کہا ہر شخص ایسی شقت اٹھائے جس سے کام نہ لے کی توقع ہو اور وہ
 اپنے آپ سے حکمران اور عزت کو اور رکھے اور میرے کام لے تو وہ اپنی دانشمندی کے انہماک کی
 قریب کرے گا۔ جس طرح سانپ نے بیڑوں کے بادشاہ کو اپنی کمر اٹھانے کی شقت
 برداشت کی اور پھر اس کی کھانک کر میرا اور میری کربار۔ بادشاہ نے کہا کس طرح ہوا تھا یہ؟
 کو سے نے کہا لوگ جان کرتے ہیں کہ:

27۔ سانپ اور مینڈک

ایک سانپ بہت بڑا تھا جو گیا تھا اس کی چھائی کھڑو ہو گئی تھی اور اس کی طاقت

جواب دے گی مگر اب وہ دھڑکیں کر سکتا تھا۔ ایک دن وہ چلتے رہتے ایسے خوشے پر جا بیٹھا جہاں بہت سے سینڈلے، پارکے تھے وہ اس سے پہلے بھی جا کر تھا اور سینڈلے بک کر کڑوا دھات کیا کرتا تھا اس کی طرح کروہم اور دکھا کھرتے ہوئے گرجا۔ کسی سینڈلے نے اسے پچھا کیا بات ہے؟ آج تم بہت لگن نثرا رہے ہو۔ اس نے کہا مجھ سے زیادہ غمزدہ ہونے کا کوئی نسخہ ہوگا۔ پہلے میری کڑوا دھات ان سینڈلوں پر ہو جا کر تھی جنہیں میں دھار کر لیا کرتا تھا اب مجھ پر ایک مصیبت آ چکی ہے جس کی وجہ سے میں سینڈلوں سے محروم ہو گیا ہوں یہاں تک کہ اگر کوئی سینڈل مجھے مل بھی جائے تو میں اسے بک نہیں سکتا۔ یہ سن کر وہ سینڈلے اور نر اپنے بادشاہ کے پاس گیا اور اسے یہ خوشخبری سنائی۔ اس پر سینڈلوں کا بادشاہ سانپ کے پاس آیا اور اس سے پچھا یہ تم پر کیا مری؟ سانپ نے کہا چند روز پہلے میں ایک شام کسی سینڈلے کا پیچھا کرتے ہوئے ایک درویش کے گھر میں گھس گیا۔ اور ہاتھ میرا تھا۔ اور گھر میں درویش کا بیٹا موجود تھا۔ میں نے اس کی انگلی پر اسے سینڈلے کیجے ہوئے کات کھایا وہ اسی وقت مر گیا میں بھاگ لگا۔ اور درویش بھی میرے پیچھے تھا اس نے مجھ پر فست کی اور جہ دہانہ کرم نے میرے مصوم بچے کو مارا اس کا اعظم اور باپ کی کرکے اٹھ گئے ذلیل اور سدا کرے اور چلے سینڈلوں کے بادشاہ کی سواری بنائے۔ ذمہ سینڈلے بک سکا اور نہ کوئی چیز بھاگ سکا۔ سوائے اس چیز کے جو بادشاہ تم پر وعدہ کر دے۔ اب میں آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ آپ مجھ پر سواری کریں میں اس پر رضامند فست تیار ہوں۔ سینڈلوں کے بادشاہ کو بھی سانپ کی سواری کا شوق تھا اور اس نے اس کا بچنے کے لئے غمزدہ اور شبنم کی بات سمجھا۔ وہ اس سواری کرنے لگا۔ ایک دن سانپ نے کہا بادشاہ سلامت! آپ کو سلوٹم ہے کہ میں ایک بڑھ صیب ٹھس ہوں آپ میرے لئے راشن مقرر کر دیں تاکہ میں غمزدہ رہ سکوں۔ بادشاہ نے کہا جو کچھ تم میری سواری میں لے سکیں ہر روز راشن ملتا جائے۔ پھر اس نے غم زدہ اور نر اور سینڈلے بکے جانے لگا اور اسے دے دیے جائیں۔ وہ اسی طرح پیش کرتا رہا اور اپنے وطن کے سامنے عاجزی اختیار کرنے کا اسے کوئی نقصان نہ ہوا بلکہ اس نے فائدہ اٹھا لیا اور وہ اس کی خوراک اور اس کی زندگی کا سلاں بن گیا۔ اس طرح میں نے بھی اس مصیبت پر میرا کیا ایک بڑے فائدے کو حاصل کرنے کے لئے اور اس کی بدولت میں

اسی اور کامیابی حاصل ہوئی اور خداوند رحمت و کرم ہو گیا اور مجھے اس تجربے سے معلوم ہو گیا کہ دشمن کو فتح کرنے کے لئے مقابلہ کرنے کی نسبت نرمی اختیار کرنے کی حکمت عملی زیادہ موثر ہے۔

جب کسی اور وقت کو آگ بھٹی ہے تو صرف اسی لمحے کو جانتی ہے جو دشمن سے لڑ رہا ہے۔ حالانکہ آگ میں بڑی گرمی اور شدت ہوتی ہے اس کے برعکس پانی نرم اور سرد ہونے کے باوجود اور وقت کو جڑوں سے اکھاڑ دیتا ہے کہا جاتا ہے کہ چار چغیریں اگر کم بھی ہوں تو انہیں کم لکھنا چاہئے۔ آگ بھاری دشمن اور قرض۔

کوئے نے بھر کیا۔ بادشاہ سلامت! یہ سب کچھ آپ کی قیوم و فراست اور آپ کی دلی نصیحت کی بدولت ہوا ہے کہا جاتا ہے کہ جب دو شخص کسی ایک مقصد کے لئے کوشش کرتے ہیں تو ان میں سے کامیابی وہ حاصل کرتا ہے جو مردانگی میں افضل ہو۔ اگر وہ مردانگی میں برتر نہ ہوں تو وہ جو مردارے کا زہاد کا چکا ہوا اگر وہ مردارے کی چٹکی میں برابر ہوں تو بھر وہ جہان میں سے زیادہ خوش نصیب ہو۔ وہ کامیابی حاصل کرتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے جو کوئی ایسے بادشاہ سے مقابلہ کرے جو قیوم و فراست دیکھا ہو جسے خوشحالی بکھیرتے ہو اسے اور بد حال و بدست ذکر دے تو وہ اپنی طاقت کا سامان کرتا ہے۔ خاص طور پر اگر وہ بادشاہ آپ کی طرح ہو بادشاہ سلامت! اپنے فراتل سے اپنے تجربہ نرمی اور نرمی، رضا مندی اور ہارنا سکی اور ہجرت اور تاخیر کے موقع دیکھ لے آگاہ ہوا ہے حال اور مستقبل میں ہمارے کاموں کے نتائج پر غور رکھئے اور اس پر بادشاہ نے کوئے سے کہا۔ لیکن یہ سب کچھ تمہاری عقل اور دانش تمہارے تجربہ و علم پر نہ بہاؤ تمہاری خوش بختی کی بدولت ہوا ہے اس لئے ایک جھنڈ اور پلٹا کھڑا ہوا دشمن کو ہار کرنے کے لئے بعض باتیں کہیں تو ہمارے پاس ہیں اور ہمارے فکر سے بھی زیادہ موثر ہوتا ہے۔ مجھے سب سے زیادہ خوب تر اس بات پر ہے کہ تم ایک عرصہ تک ان لوگوں کے درمیان رہو۔ سخت باتیں سنئے رہے لیکن بھر بھی تم نے کوئی گرمی ہوئی بات نہ کہی۔ کوئے نے کہا بادشاہ سلامت! میں تو صرف آپ کی دلی ہوئی تربیت پر حق کار بند ہوا۔ اور میں اور دوزدیک کے برعکس سے نرمی اختیار کی اور عاجزی سے بھری آ جا رہا۔

بادشاہ نے کہا۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ہی کام کے آدھی ہو۔ پانی دوسرے زہر تو میں

کھار کے گاڑی ہیں۔ لیکن میں باتوں سے تو کچھ حاصل نہیں ہوا۔ انا کہتی تھی کہ تمہاری بہن سے ہم پر بہت زیادہ احسان کیا ہے۔ اس سے پہلے تو میں کھانے پینے میں راحت ملتی تھی نہ ہم کو کئی خیر نہ مل سکتے تھے۔ کسی نے کہا ہے چار کھانے پینے اور سونے میں اس وقت تک لذت نہیں ملتی جب تک وہ سحرست نہ ہو جائے۔ اس لاپرواہی میں تو جس سے بادشاہ نے انعام دینے کا وعدہ کیا ہو اس وقت تک نہیں آتا جب تک وہ اپنے اصرار و ہم راہ نہ کرے اور اس شخص کو بھی اس وقت تک سکون نہیں ملتا جسے دشمن نے شک کر رکھا ہو اور رنج و شام اس کا حزن کا کاروبار ہو جب تک اس کی طرف سے مطمئن نہ ہو جائے جو شخص اپنے اقصوں سے ہماری راہ پر چلے رکھو اسے اسے راحت مل جاتی ہے اور جو اپنے دشمن سے محفوظ ہو جائے اس کا دل خفا ہو جاتا ہے۔

تو سنے لگا۔ میری دعا ہے کہ جس صف نے آپ کے دشمن کو چاک کیا ہے وہ آپ کی بادشاہت کو آپ کے لئے باعث خیر ہو جائے اس میں آپ کی رعایا کی بہتری ہو رہی ہے اور وہ آپ کی بادشاہت سے ان کی آنکھوں کو خفا کر دے۔ جس بادشاہ کی حکومت میں رعایا کی آنکھیں خفا نہ ہوں اس کی مثال بکری کے گلے کے گلے ہوئے اس گوشت کی طرح ہے جسے کوئی نہیں کھو کر چھوٹا شروع کر دے مگر اسے وہاں سے کچھ بھی نہ ملے۔ بادشاہ نے کہا۔ اے اچھے وزیر! یہ بتاؤ کہ لوگوں اور ان کے بادشاہ کا جتنوں میں اور عام حالات میں کدوا کرنا کیا ہوتا تھا؟ تو سنے لگا ان کے بادشاہ کا رد یہ ایک جتنی خورد نے حکمران اور تخت نشینی کا رد یہ تھا اس کے علاوہ اس میں اور بھی بری خصوصیتیں تھیں۔ اس کے تمام وزیر بھی اسی کی طرح تھے اس وزیر کے سوا جو مجھے قتل کر دینے کا حضور دہا کرنا تھا۔ ۱۱۱۰ء اور بادشاہ نے خاتمہ عالم اور خیر بکار تھا۔ اس جیسے بدلہ دے اور جس دہائش میں کامل ہو۔ بہت کچھ دیکھے گئے ہیں۔ بادشاہ نے کہا اس کی کس خوبی سے اس کی بادشاہت کا پتہ چلتا ہے؟ اس نے کہا وہ باتوں سے ایک یہ کہ اس نے مجھے قتل کر دینے کا حضور دہا کرنا دوسری یہ کہ وہ اپنے بادشاہ سے خیر خواہی کی معمولی سی بات بھی پچھا کر نہیں دیتا تھا۔ اس کی باتوں میں خفیہ اور راز تھی نہیں ہوتی تھی بلکہ راز اور طالع ہوتی تھی۔ حتیٰ کہ جب وہ بادشاہ کا کوئی عیب بھی بیان کرتا تھا تو مراحت کے ساتھ نہیں بلکہ اس کے لئے شائیں بیان کرتا اور اسے دوسروں کے خائن ۲۵

اور اس طرح اسے اپنے فحش کاظم ہو جاؤ اور اس طرح بادشاہ کو اس پر جراح ہونے کا موقع بھی نہ ملتا تھا۔

میں نے اسے اپنے بادشاہ سے یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ: بادشاہ کے لئے یہ سب نہیں کرائی، زہداری سے قائل ہو جائے کیونکہ اس کی زہداری بہت بڑی ہے اسے بہت کم لوگ ہی حاصل کر پاتے ہیں۔ اور اسے فہم و فراست کے ساتھ ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ بادشاہت بڑی اہم چیز ہے جو اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے اسے اس کی ابھی طرح حفاظت کرنی چاہیے۔ کسی کا قول ہے کہ بادشاہت چاندیاری میں نیلوفر کے پتے کے سائے کی طرح ہے اور جلد چمن جانے اور جلد مل جانے میں ہوا کے ہونکے کے آنے اور جانے کی طرح ہے اور پائنی ہی تھوڑی دیر تک رہتی ہے جیسی اور کوئی مصلحت نہیں دھتوروں میں رہ سکتا ہے۔ اور اتنی تیزی سے ختم ہو جاتی ہے جیسی تیزی سے پانی کا بلبڑہ بادش کا تکرار کرنے سے ختم ہو جاتا ہے۔ یہ ہے مثال امن و امان کے دیکھو دھتور کی جن سے بھی دھوکہ نہیں کھاتا چاہئے خواہ وہ کتنی ہی محنت اور ساجزی اور اکلاری کا اکلار کر رہے۔

باب 5

بندر اور کچھوا

شاہ دہلیم نے یہ بات کہی۔ میں نے یہ مثال سن لی ہے اب مجھے کسی ایسے شخص کی مثال دینا ہے جو کسی قصہ کے حصول کے لئے کوشش کرتا ہے اور جب اسے حاصل کر لیتا ہے تو اسے ضائع کر دیتا ہے یہ بات کہی۔ کسی قصہ کو حاصل کر لیں اس کی حفاظت کرنے کی نسبت بہت آسان ہے اور جو کوئی اپنے قصہ کو حاصل کر لے اور پھر اس کا تحفظ نہ کر سکے۔ اس پر وہی مصیبت آنے کی جو کچھوے پر آتی تھی۔ بادشاہ نے کہا کہ اس طرح ہوا تھا یہ۔ بیچارے نے کہا۔ لوگ جان کرتے ہیں کہ:

ایک بندر تھا جس کا نام ابیر تھا اور دوسرے بندروں کا بادشاہ تھا۔ دو بیڑے حاملہ کر رہے ہو گیا تو شاہی خاندان کے ایک بیڑے میں بندر نے اس پر حملہ کر دیا اور اس سے حکومت چھین لی۔ چنانچہ وہ بیگانہ افکار و مصلحتوں پر چلا گیا۔ وہ اس نے ایک انگریز کا وقت دیکھا تو اس پر چڑھ گیا اور اسے اپنا مستقل مکان بنالیا ایک دن وہ اس درخت کی انگریز کا رہا تھا کہ اس کے اچھے سے ایک انگریز پانی میں گر گیا اس کے گرنے سے ایک آواز بڑا ہوئی اسے یہ آواز ابھی گئی۔ چنانچہ وہ انگریز کی کھانچا کھانچا پانی میں بھی پھینکنے لگا۔ بہت لطف آیا تو اس نے بہت زیادہ انگریز پانی میں پھینک دیے۔ اور پانی میں ایک کچھوا تھا اب بھی کوئی انگریز پانی میں کرتی تو وہ کھا لیتا اور جب زیادہ کر کے گھس تو اس نے کچھوا کو بندر اس

دوسری دفعہ کہ گیا۔ اس سے بندہ کے دل میں بڑگانی پیدا ہو گئی اور وہ اپنے دل میں کہنے لگا
 پکھوسے کا اس طرح رک جانا اور آخر کار اس کی ضرورت کوئی وجہ ہے میں اب مطمئن نہیں رہ
 سکتا کہیں اس کا دل نہ بدل گیا ہو۔ اور وہ حق کی بجائے اب اس کا کوئی برادر اور ہو۔ دل سے
 بڑھ کر کوئی چیز جلد بدل جائے وہی نہیں۔ کسی کا قول ہے کہ کسی جھگڑہ کو اپنے اہل و عیال نہ اپنے
 بھائی بندوں اور اپنے دوستوں کے دلوں کی کیفیت معلوم کرنے سے غفلت نہیں کرنی چاہئے
 ۔ بلکہ برسرِ امر، ہر گھٹکھٹک میں اچھے پیچھے پر حال میں اسے ان کے دلوں کی کیفیت کا مشاہدہ
 کرتے رہنا چاہئے۔ اہل علم نے کہا ہے کہ جب کسی دوست کے دل میں اپنے دوست کے
 حقائق کوئی شک پیدا ہو جائے تو اسے اپنے حقائق کی فکر کرنی چاہئے۔ اور اس کی حرکات و
 سکنات کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے اگر اس کا گمان درست ثابت ہو تو وہ وسوسہ دہ ہے مگر اگر
 اگر غلط ثابت ہو تو اسے کوئی نقصان نہ ہوگا۔ بلکہ اس نے پکھوسے سے کہا تم رک کیوں
 جاتے ہو؟ میں تمہیں پریشان سا دیکھ رہا ہوں؟ گو کیا تمہارا بدل میں بلکہ کوئی خیال آ رہا ہے
 ۔ اس نے کہا مجھے تو پریشانی لاحق ہے کہ آپ میرے گھر جائیں گے تو میری خواہش کے
 مطابق آپ کی خاطر فراموش نہ ہو سکے گی۔ اس لئے کہ میری بی بی چار بے بندہ لے گیا۔
 پریشان نہ ہو۔ پریشانی کا کیا فائدہ؟ پکھائی بلی کے لئے وہاں غذا اسٹاک کرو۔ کہا جاتا ہے
 کہ بلی دار کو اپنا دل چار بھکیوں پر خرچ کرنا چاہئے۔ موقوفہ خیرات میں ضرورت نہیں
 آنے پر اپنی اولاد پر اور اپنی بھالیوں پر۔ پکھوسے نے کہا آپ درست کہتے ہیں۔ مگر یہ
 کہتے ہیں کہ اس کا کھانا صرف بندہ کا دل ہے۔ اس پر بندہ نے اپنے دل میں کہا۔ افسوس!
 اس بڑھاپے کی عمر میں مجھ پر غصہ اور لالچ غالب آ گیا یہاں تک کہ میں اس مصیبت میں
 پھنس گیا ہوں۔ کیا کہا ہے جس نے کہا ہے کہ میں اور اپنی شخص جب تک زندہ رہتا ہے
 دکھ اور مصیبت کے دن گزارتا ہے۔ اب اس مصیبت سے نکلنے کے لئے مجھے اپنی عقل و
 استعمال کرنا ہوگا۔ بلکہ اس نے پکھوسے سے کہا کہ تم نے یہ بات مجھے وہاں میرے گھر کیوں
 نہ بتائی۔ کہ کہیں اپنا دل ساتھ لے آؤ ہم بندوں کا یہ طریقہ ہے کہ جب ہم کسی سے کوئی
 اپنے کسی دوست سے ملاقات کے لئے جاتا ہے تو اپنا دل اپنے گھر والوں کے پاس ڈکس اور
 ۔ بلکہ رکھ جاتا ہے تاکہ جب ہماری نگاہیں وہاں تک پہنچیں تو جانتے ہو کہ ہمارے دل ہمارے پاس

نہ ہوں۔ بکھوے نے کہا اب تمہارا دل کہاں ہے اس نے کہا میں تو اس کو اس درخت پر
 چھوڑ آیا ہوں۔ اگر تم چاہو تو مجھے اس درخت کے پاس آؤ اس لئے چلو تاکہ تمہیں اس سے
 - بکھوایہ سن کر بہت خوش ہوا اور دل میں کہنے لگا کہ میرے دوست نے میری بے وفائی کا
 موقع آئے بغیر ہی میری بات مان لی ہے۔ پھر وہ بندہ گھبراہٹ سے اٹھا۔ جب ساحل پر پہنچے
 تو بندہ چٹان تک گرا اور درخت پر چڑھ گیا جب وہ کائی اور بچے شہ آؤ تو بکھوے نے اسے آواز
 دے کر کہا۔ پھر اپنا دل سے کر آ بھی جاؤ! بندہ نے کہا۔ وہ کیا تم سمجھتے ہو کہ میں بھی اس
 گدھے کی طرح ہوں جس کے حلق گیزہ نے سمجھا تھا کہ اس کا دل ہے نہ کان ہیں۔
 بکھوے نے کہا کہ اس طرح اس احمق ہی اس نے کہا تو کہ بیان کرتے ہیں کہ:

28۔ گیزہ اور گدھا

کسی جنگل میں ایک شیر باد کرتا تھا۔ اس کے ساتھ ایک گیزہ بھی رہتا تھا جس کا
 بچا بچا تھا کہ گزرا کر لیتا تھا۔ پھر شیر کو جھاپے نے آیا اور بہت کڑوا کر کہا اب وہ بھلا
 نہیں کر سکتا تھا۔ ایک دن گیزہ نے اسے کہا۔ کیا بات ہے اب آپ کے حالات تو بالکل
 بدل گئے ہیں۔ اس نے کہا اس کڑوری نے مجھے کسی کام کا نہیں چھوڑا۔ اور اس کا علاج
 گدھے کے دل اور کانوں کے ساتھ کوئی ہے بھی نہیں۔ گیزہ نے کہا یہ بالکل آسان ہے مجھے
 معلوم ہے کہ کان مقام پر ایک دھولی کے پاس گدھا ہے جس پر بیڑے لادتا ہے میں
 اسے آپ کے پاس لے آؤں پھر وہ اس گدھے کے پاس گیا۔ اسے سلام کیا اور کہنے لگا
 - تمہارے کڑور کیسے ہو؟ گدھے نے کہا میرا ناک مجھے بکھوایہ کھانا چاہتا تھا۔ گیزہ نے کہا
 پھر تم یہاں کیسے رہ رہے ہو؟ گدھے نے کہا یہاں سے بھاگ کر کہیں جانے کی بھی کوئی
 صورت نہیں۔ جب میں بھی نہیں چاہتا ہوں کوئی آدمی مجھے بکھڑا رہا ہے۔ مجھے بھوکا رکھا ہے
 اور سخت کام لیتا ہے گیزہ نے کہا میں نہیں دیکھی جگہ تا ۲۲ ہوں۔ جہان انوں کی کڑواہے
 بہت دور ہے۔ وہاں بڑی لمبی گھاٹ ہے اور وہاں گدھوں کا ایک ایسا گڑھ ہے کہ ان
 جیسے خواہ صورت اور سونے تارے گدھے بھی کسی آنکھ نے نہیں دیکھے۔ گدھے نے کہا پھر
 وہاں جانے میں کوئی رکاوٹ ہے۔ میں گئی وہیں لے چلا۔ چنانچہ گیزہ اسے شیر کی
 طرف لے گیا۔ گیزہ آگے آگے گیا اور جنگل میں جا کر اپنے گدھے کے حلق تٹا۔ شیر باہر

لکھو اس پر غصہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن باپنی کمزوری کی وجہ سے ایسا نہ کر سکا۔ چنانچہ گدھ کا اس سے پھوٹ کر بھاگ کر نڈا ۱۱۱۰-۱۱۰۰ پیچھے چلنے کر لگی نہیں دیکھ رہا تھا۔ جب گیدڑ نے دیکھا کہ شیر گدھے کو پکڑ نہیں سکا تو اس نے کہا۔ "دوستو سلاست" آپ اس حد تک کمزور ہو گئے ہیں۔ شیر نے کہا اگر تم اسے دوبارہ میرے پاس لے آؤ تو مجھ سے لڑ کر نہیں جاسکتے گا۔ پھر گیدڑ گدھے کے پاس گیا اور اسے کہنے لگا ہوا تھا؟ ایک گدھا تمہیں پہنچا کر خوش آؤ۔ یہ کہنے آؤ تھا۔ اگر تم اس سے کہو تو وہ تمہیں اپنے ساتھیوں کے پاس لے جا جائے گا۔ میرے محبت کا اظہار کرتا۔ جب گدھے نے گیدڑ کی باتیں سنیں اس نے شیر کو بھی نہیں دیکھا تھا تو اس نے اسے لڑکھایا اور شیر کی جانب چل چلا۔ گیدڑ نے اس سے پہلے پہنچ کر شیر کو اس کے حلق سے لٹکا دیا اور گدھا کو زانو پر تیار ہو کر۔ میں اسے خرچہ دے کر لے آؤں گا۔ اس بار وہ لڑکھانے نہ دیا۔ اگر بھاگ گیا تو پھر بھی مجھ سے ساتھ نہیں آئے گا۔ شیر نے گیدڑ کی ترغیب پر اپنی قوت میں کی اور باہر نکل کر فوراً اس پر منہ کر دیا اور ایک ہی جھپٹ میں اسے جیچہ چھانڈ کر دکھایا۔ پھر کہنے لگا۔ تمہیں اس نے کہا ہے کہ قتل کرنے اور پاک صاف ہونے کے بعد گدھے کا دل کھایا جائے۔ اس لئے اسے سنبھال کر رکھو میں ابھی آتا ہوں اور اس کا دل اور کان کھا لیتا ہوں۔ جب شیر قتل کرنے کے لئے چلا گیا تو گیدڑ گدھے کی طرف گیا اور اس کا دل اور کان کھا کھایا اس توقع پر کہ اس طرح شیر بے گھوٹی لے گا۔ پھر پھر اسے کا سارا گدھ کا اس کے لئے چھوڑ دے گا۔ اور اس میں سے خود کچھ بھی نہیں کھائے گا۔ جب شیر واپس آیا تو اس نے گیدڑ سے کہا کہ گدھے کا دل اور اس کے کان؟ گیدڑ نے کہا آپ کو اسٹوم نہیں مگر اس کے پاس دل ہوتا تو کچھ جاتا اس کے کان ہوتے تو سن لیتا اور ایک مرتبہ جیچہ جانے کے بعد دوبارہ آپ کے پاس نہ آتا۔

پھر نے کہا میں نے یہ حال تمہارے سامنے اس لئے بیان کی ہے کہ اگر تم جان لو کہ میں اس گدھے کی انتہا نہیں ہوں جس کے حلق گیدڑ کا خیال تھا کہ اس کا دل اور کان نہیں ہیں۔ تم نے میرے لئے خلیہ سپاہی بھیجے ہو کہ انہیں لے کر آئے بھی تمہیں دھوکہ دیا اور باپنی کوتاہی کا تذکرہ کر لیا۔ مگر نے کہا ہے کہ جس کو اسٹوم آپ کو سامنے طم کے سوا کوئی حق اور سہ نہیں رہتی۔ پھر سے لے کہا تم جیچہ کیجئے۔

لیکن ایک اچھا آدمی اپنی تعلیمی کامیابی کا اعتراف کر لیتا ہے اور جب اس سے کوئی غرض
 ہو جائے تو اس بات سے گھبراتا کہ اسے کوئی نصیحت کرے اس لئے کہ وہ اپنے قول و فعل
 میں سچا رہتا ہے۔ اور جب وہ کسی نصیحت میں پھنس جاتا ہے تو اپنی غصہ اور مذہب کی بدولت
 اس سے بچ جاتا ہے۔ جس طرح کوئی شخص زمین پر پھسل جائے تو سہارے کرکڑا بھی ہو
 جاتا ہے۔

یہ مثال اس شخص کی جو اپنے مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرتا ہے
 اور جب اسے حاصل کر لیتا ہے تو اسے ضائع کر دیتا ہے۔

باب 6

درویش اور نیولا

شاہد عظیم نے بیوہ سے کہا۔ میں نے یہ مثال تو سن لی ہے اب مجھے کسی ایسے جلد باز شخص کی مثال بتائیے۔ جو بھروسے کیے کوئی اقدام کر جیتا ہے۔ بیوہ نے کہا۔ جو شخص اپنے معاملات میں غور و فکر سے کام نہیں لیتا وہ ہمیشہ محرومی اختیار ہے اس کا حال وہی ہوتا ہے جو نئے لکھنؤ والے کے بعد ایک درویش کا ہوا تھا۔ حالانکہ وہ اس سے بہت محبت رکھتا تھا۔ شاہد نے کہا کہس طرح ہوا تھا؟ بیوہ نے کہا۔ لوگ جان کرتے ہیں کہ:

جو جان کے ملاتے میں ایک درویش راہ کرتا تھا۔ اس کی ایک خوبصورت بیوی بھی تھی۔ ان کے پاس ایک عرصہ سے کوئی عیال نہ ہوئی تھی کافی دیر کی تاہم بیوی کے بعد وہ اس سے ہوئی۔ تو بہت خوش ہوئی اور درویش بھی بہت خوش ہوا۔ اس نے اپنے خیالی کا کھر ادا کیا اور دعا کی کہ اس کے پاس لڑکا پیدا ہو۔ اس نے بیوی سے کہا تمہیں بیٹہ نہ ملے اس سے کہ لڑکا ہی ہوگا۔ جو ہماری آنکھوں کی خدمت ہوگا اور ہمارے بہت کام آئے گا میں اس کا کوئی ایسا سامان رکھوں گا اور اہل علم و دولت ہوں گا۔ بیوی کہنے لگی۔ بھلے ولی ہنسکی ہانگی میں کرتے ہو جن کے حلقہ میں میری نہیں۔ کیا معلوم لڑکا ہوگا یا لڑکی؟ جو شخص اس طرح کی باتیں کرتا ہے اس کا وہی حال ہوتا ہے۔ ۱۰۰ سال کا ہوا تھا جس نے اپنے رعب

سچی اور جھوٹ لیا تھا۔ درویش نے کہا کہ اس طرح اس کا تعلق بھی ہے کہ ایک ملک میں کرتے ہیں کہ:

29۔ درویش اور اس کے فیلی چلاؤ

ایک درویش کو کسی تاجر کے پاس سے ہر روز سچی اور شہید بھیجا جاتا تھا۔ وہ ضرورت کے مطابق کھا لیتا اور باقی ایک سٹک میں داخل کرتا مگر کبھی کبھار اس نے سٹک میں دھنچکا دیا۔ حتیٰ کہ وہ سٹک بھر گیا۔ ایک روز درویش نے سٹک میں دھنچکا دیا اور اس کے ہاتھ میں ڈھنچکا اور سٹک اس کے سر کے مینا اور لٹکا ہوا تھا۔ اس نے سچی اور شہید کے ہنگاموں پر غور کرتے کرتے سوچا کہ اس میں جو کچھ ہے اس کا کیا کیا ہے؟ میں فریاد کرتا ہوں گا اور اس سے اس کی بکریاں خرچے دوں گا اور وہ ہر پانچ ماہ بعد بچے دیا کریں گی اور زیادہ دیر نہ گزرے گی کہ بہت سی بکریاں بیخ ہو جائیں گی اس طرح اس نے چار سالوں کا حساب لگایا تو چار سو سے زیادہ بکریاں بیخ ہو گئیں۔ پھر اس نے کہا میں ان کے بچے لے لو گا انہی خرچے دوں گا۔ ہر چار بکریوں کے عوض ایک گائے یا بیل۔ زمین اور بیج بھی خرچے دوں گا۔ وہاں حصار دیکھوں گا اور بیلوں کے ذریعے کھیتی باڑی کروں گا۔ گائےوں کے دودھ اور چھڑوں سے حریج بیخ کھاؤں گا۔ اس طرح پانچ سال بھی نہ گزر رہی گئے کہ کھیتی باڑی سے میرے پاس بہت سالانہ بیخ ہو جانے لگا۔ پھر میں ایک عالی شان مکان تعمیر کروں گا۔ کوڑیاں اور نظام خرچے دوں گا اور ایک بہت خوبصورت عورت سے شادی کروں گا۔ اس سے ایک خوبصورت بچہ پیدا ہوگا۔ میں اس کا اچھا سامان رکھوں گا جب وہ 20 ہو جائے گا تو اسے اچھی تعلیم دلوں گا اور اس کے لئے اس پر خوب بھتی کروں گا۔ اگر وہ میری بات مانا اور تو تمک دوت یہ ڈھنچکا اس طرح اس کے سر پر باروں گا اور اس وقت اس نے ڈھنچکا سے سٹک کی طرف اشارہ کیا۔ ڈھنچکا سے بچا نکلا اور لٹ گیا اور جو کچھ اس میں تھا اس کے کند پر گر پڑا۔

یہی نے کہا میں نے تمہارے سامنے پوچھا اس لئے جان کی ہے کہ تم دیکھو یا نہیں کہ میں اہل بازاری سے کام نہ لو۔ جن کا ذکر کرنا بھی مناسب نہیں اور جن کے بارے میں تم نہیں جانتے کہ وہ درست بھی ہیں یا نہیں؟ چنانچہ درویش نے اپنی بیوی کی باتوں سے فصاحت بکری۔ پھر اس عورت کے پاس ایک خوبصورت سانچہ بچا ہوا۔ جس پر

اس کا آپ بہت خوش ہوا۔ کچھ دنوں بعد صورت کے پاک صاف ہونے کا وقت آ گیا۔ تو اس نے اور بیل سے کھانا راسپے کے پاس بیٹھا میں ابھی غسل کر کے آتی ہوں۔ پھر وہ غسل کرنے کے لئے چلی گئی۔ تھوڑی سی دیر گزری تو میں نے کمرہ میں کدواں لگا کر صاف ہونے آ گیا۔ چون اسے کوئی ایسا شخص نہ مل سکا جسے وہ اپنے بیٹے کے پاس پھونک جانے سوائے اس کے پختہ ہونے کے جسے اس نے اس وقت پالا تھا جبکہ وہ کچھ دن سا تھا اور وہ اس کے نزدیک اس کے بیٹے کے برابر ہی تھا۔ اور بیل اسے بچے کے پاس پھونک کر دروازہ بند کر کے کا صاف کے ساتھ چلا گیا۔ اسے میں کسی مل سے چادر سانپ لگا اور بچے کے قریب آ گیا نہ لے نے اس پر مل کر گیا اسے مارا اور اس کو کھوے کھوے کر دیا اس کے خون سے اس کا منہ بھر گیا۔ اس کے بعد درویش بھی آ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو کھولا سانپ کو مارا اس کے کئی خوشی میں آگے جا کر ملا۔ جب درویش نے اس کا خون آلودہ دیکھا تو اس کے ہوش بڑ گئے۔ اس نے کہا کہ نہ لے نے اس کے بیٹے کا کھانہ دیا ہے پھر نہ سچا کھا اور حقیقت حال سمجھ کر اسے بغیر جلد بازی میں ڈھالنے کر نہ لے کے سر پر دے مارا اور گر گیا پھر کرے میں آ یا اور بچے کو گنج سلامت دیکھا اس کے پاس سانپ کے کھوے کھوے سے مرے گئے۔ جب اسے حقیقت حال کا پتہ چلا اور اس نے اپنی جلد بازی کا اہتمام کیج لیا تو اپنے سر پر وہ چھو مارنے لگا اور کہنے لگا۔ کاش مجھے یہ پتہ نہ ملتا اور میں یہ بے وقالی کا سرکب نہ ہوتا۔ اسی دوران اس کی بیٹی بھی آگئی اس نے اس کی جب یہ حالت دیکھی تو کہنے لگی۔ کیا ہوا ہے تمہیں؟ درویش نے اسے نہ لے کے اچھے کر دیا اور اپنے بے ملوک کا سارا قصہ سنایا۔ تو اس نے کہا کہ یہ جلد بازی کا نتیجہ ہے۔

تو یہ ہے اس شخص کی مثال 'جو غور و فکر سے کام نہیں لیتا' بلکہ جلد بازی میں کوئی اقدام کر بیٹھتا ہے۔

باب 7

چوہا اور ملی

شاہر خیم نے بیوا سے کہا۔ میں نے یہ مثال سن لی ہے اب آپ مجھے ایسے شخص کی مثال بتائیں جس کے بہت سے دشمن ہوں اور وہ اسے ہر طرف سے گھیر لیں اور جب اسے اپنی موت ٹھکانے لگے تو اپنے دشمنوں میں سے ایک سے مصافحت کر کے اپنے چھوڑنے کی کوشش کرے اور ہر طرف کی حالت سے سلامتی نکل آئے اور محفوظ رہ جائے اور جس دشمن سے اس نے یہ نصیحت کی کہ اس سے دوکار ملی بھی کرے۔ بیچا نے کہا۔ دوستی اور دشمنی بھی یکساں حالت پر نہیں رہتی۔ بسا اوقات دوستی دشمنی میں بدل جاتی ہے اور دشمنی دوستی میں۔ اور اس کے بھی خطر میں کچھ حالات اور اسباب اور تجربات ہوتے ہیں حتمہ آدمی ہر طرح کے لئے نئی سوچ اختیار کرتا ہے۔ دشمن کے لئے جنگ اور دوست کے لئے محبت، کسی نقصان سے بچنے کی کماندے کو حاصل کرنے کے لئے دشمن سے اولیٰ عزت اور عزت کی حتمہ آدمی کو اس کے قریب ہونے اور اس سے دور اچھے سے ٹھیک روکتی ہے شخص اس معاملے میں دانشمندی سے کام لیتا ہے۔ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا ہے۔

اس کی مثال یہ ہے اور ملی کی ہے جب وہ کسی مصیبت میں پھنس گئے تو باہمی تعاون اور مصافحت سے اس مشکل سے نکل گئے۔ بادشاہ نے کہا کسی طرح ہوا تو کیا؟ بیچا

نے کہا۔ ٹھیک جان کر تے ہیں کہ:

ایک بہت بڑے درخت کی کھودیں ایک لی، جتنی جی بھرے، وہی بہا جاتا تھا۔ اس کے قریب ہی ایک چوہے کا ٹل تھا اسے طرے دن کہا جاتا تھا۔ اس ٹل سے میں کھادی بہت آتا کرتے تھے اور جانوروں اور پرندوں کا کھانا کیا کرتے تھے ایک روز ایک کھادی آیا اور اس نے وہی کے گھر کے قریب اپنا چال گاڑا۔ نہ بڑا دور نہ گزری جی کہ وہ اس میں پھنس گئی۔ اس دوران چوہا ٹلی سے لگن کر کھانے کی کسی چیز میں اور دھرم بھر رہا تھا اور ٹلی سے غور و فکر کی تھا۔ اچانک اس نے ٹلی کو چال میں پھنسے ہوئے دیکھا تو بہت خوش ہوا لیکن جب اس نے پلٹ کر دیکھا تو اس کے چپچپے لہے لہا۔ اور درخت پر اسے اور نظر آتا ہوا اس پر پھنسے کے لئے تیار تھا۔ اور بہت زور دیا کہ اگر چپچپے جائے تو تھکے گا پھر لے گا نہ کیا جائے تو وہ پھنس لے اور آگے بڑھے تو ٹلی پھاڑا کھانے۔ اس نے دل میں سوچا مجھے تو ایک بڑی مصیبت نے گھیر لیا ہے لیکن سب اثرات نے میرے خلاف اچھا کر لیا ہے اور ہر طرف سے صحیحیسی مجھ پر ہجوم کر آئی ہیں۔ لیکن میرے پاس حملہ ہے۔ مجھے گھبرانے کی ضرورت نہیں، مجھ پر بہت ظاری نہیں ہوتی چاہئے۔ میرے ہوش نہیں اڑنے چاہئیں۔ جھنڈا وہی کی حمل جب تک جگ کام کر سکا اور ناخنیں چاہئے۔ اور کسی حال میں بھی اس کے حواس گم نہیں ہونے چاہئیں۔ حملہ سمندر کی مانند ہے جس کی کمرولی کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا۔ کسی صاحب حمل پر مصیبت اس حد تک شدید نہیں ہو چلتی کہ اسے ہلاک ہی کر دے۔ اور کسی فراہم کے حصول کی لگن اس حد تک نہیں ہوتی چاہئے۔ گراے حواس اُتار کرے اور بھراسے کوئی راہ بھائی نہ دے اب میرے لئے اس مصیبت سے نجات کی صورت اس کے سامنے اور کوئی نہیں کہ میں ٹلی سے مصالحت کروں اس پر بھی وہی ہی مصیبت آئی ہوئی ہے جس جس پر آئی ہے ہو سکتا ہے جب وہ میری داغ دھنڈا اور جی بھنگنے سے جس سے اسے کوئی قریب و غائب ہو نہیں ہے تو اس پر غور کرے اور بھر میری مدد کرنے کے لئے تیار ہو جائے اور بھر ہم دونوں ہی نکل جائیں۔

پھر چوہا ٹلی کے قریب گیا اور اسے کہا۔ کیا حال ہے؟ ٹلی نے کہا جیسا تم چاہتے ہو۔ مصیبت میں ہوں۔ اس نے کہا میں بھی آج تمہارے ساتھ مصیبت میں شریک ہوں۔

اپنے لئے بھی اسی ذریعے سے بچ جانے کی خواہش رکھتا ہوں جس ذریعے سے تمہارے لئے رکھتا ہوں۔ میری ان باتوں میں نہ سمجھتے ہو نہ فریب پڑے نہ لامیری کا خطرہ اس چمکا ہوا ہے۔ اور یہ لامیری کثرت میں ہے اور یہ دونوں میرے اور تمہارے یکساں دشمن ہیں۔ اگر تم مجھے جان کی امان دو تو میں تمہاری رسیاں کا تہہ دیتا ہوں اور تمہیں اس مشکل سے بچا لیتا ہوں۔ اگر ایسا ہو جائے تو ہم میں سے ہر ایسا اپنے ساتھی کے سبب بچ جائے گا۔ جس طرح کشش پر سوار ٹرک کشش کے ذریعے بچ جاتا ہے۔ اور کشش ان کے ذریعے بچ جاتی ہے جب ٹرک نے چمکے کی باتیں سنیں اور سمجھ لیا کہ یہ کشش کھڑا ہے تو کہیں گی۔ تمہاری یہ باتیں گمراہی معلوم ہوتی ہیں میں بھی کسی ایسے طریقے کی خواہش مند ہوں جس سے مجھے اور تمہیں نجات مل جائے اور اگر تم نے ایسا کیا تو جب تک زندہ رہوں گی تمہاری شکر گزار ہوں گی۔

چمکے نے کہا۔ میں تمہارے پاس آ کر ایک دہی کے ساتھ تمہاری رسیاں کا تہہ دوں گا کہ پچھلے دو سالوں میں اس نے رسیاں کا کافی شرواع کر دیا۔ اور جب وہ اور بولے تو نے دیکھا کہ چمکے کی باتوں کے پاس چلا گیا ہے تو اس سے باز ہو کر واپس چلے گئے اس کے بعد چمکے نے وہی کی رسیاں کا تہہ دیا۔ اور کافی شرواع کر دی۔ اس بات نے اسے کہا کیا بات ہے؟ رسیاں کا تہہ دینا میری نہیں دیکھا ہے؟ اگر تم نے اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے بعد اپنی نیت بدل لی ہے اور اس لئے میرے کام میں مداخلت کرنے لگے ہو تو یہ ایسے لوگوں کا کام نہیں۔ اس لئے کہ چمکا آدھی اپنے ساتھی کا حق دہا کرنے میں کوئی بھی نہیں کرتا۔ تم نے میرے ساتھ دوستی کرنے کا قہر دیا ابھی دیکھ لی لیا ہے۔ اب تمہیں اس کا بدلہ دینا چاہئے۔ اور اس دشمنی کو کم از کم میں نہیں لانا چاہئے۔ جس سے پہلے میرے اور تمہارے درمیان ہوا کرتی تھی۔ ہماری سب سے بڑی بات یہ تھی کہ ہمیں دشمنی کا بھول جانا چاہئے۔ ہم دیکھ کر نے میں نے بھی دیکھا ہے اور فضیلت بھی۔ ہر مہدی کا انجام یہ ہے کہ ایک اچھا آدمی اپنے من کا شکر گزار ہوگا۔ اس سے کینہیں رکھتا۔ ایک مرتبہ کا حسن سلوک اسے بہت مرتبہ کی بدسلوکی بھلا دیتا ہے۔ کسی کا قول ہے سب سے بڑا خلیہ دلی سزا ہر مہدی کی سزا ہے۔ جس شخص کے سامنے عاجزی کا اختیار کیا جائے اور اس سے صاف کر دینے کی درخواست کی جائے لیکن وہ دم نہ کھائے اور صاف نہ کرے تو اس نے ہر مہدی کی۔

چمے بنے کہا۔ دوست اور طرح کے ہوتے ہیں، آپ وہ جو رضا اور محبت دوست
 بنے اور اور اور جو کسی بھوری سے بنے۔ یہ دونوں علی قانہ سے کے طور پر ہوتے ہیں۔ اور
 نقصان سے بچنا چاہتے ہیں۔ جو اپنی رضا اور محبت سے دوست بننا ہے اس سے بے تعلقی
 ہوتی ہے اور تمام حالات میں اس پر اصرار کیا جاتا ہے۔ لیکن جو کسی بھوری سے دوست بنے
 بعض حالات میں اس سے بے تعلقی ہوتی جاتی ہے اور بعض میں اس سے استغناء کی جاتی ہے
 ۔ اور چونکہ بعض ایسے دوست کی بلکہ ضروریات کو اپنے پاس گروہی رکھتا ہے کہ سرخ آنے پر
 اس حال سے بچنے کے لیے اس کا سے طرف سے ہے ایسے دوست سے قطع رکھنے کا قصد فرما
 قانہ سے کا حصول یہ ہے۔ جس نے تم سے جو حد کیا تھا اسے پر راکھے دیتا ہوں اور اس کے
 ساتھ تم سے استغناء بھی رکھوں گا۔ اس لئے کہ مجھے خدشہ ہے کہ تمہارے ہاتھوں میں مجھ پر
 وہی مصیبت نہ آ جائے۔ جس کے خوف نے مجھے تمہارے ساتھ مصالحت کرنے پر مجبور کیا
 تھا۔ اور جیسے ہی اس پر مجبور کیا تھا۔ کہ اس مصالحت کو توڑ کر لو۔ یہ کام کوئی وقت یہ ہے
 اور جو کام اپنے وقت پر نہ کیا جائے اس کا انجام سچا نہیں ہے اس میں تمہاری ساری رسیاں کاٹ
 دوں گا لیکن ایک گروہی رکھوں گا۔ اور اسے میں صرف اس وقت کاٹوں گا جب میں سمجھوں
 گا کہ تمہارا دھیان کسی اور طرف ہے اور یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب میں غلامی کو آتے
 ہوئے دیکھ لوں مگر چمے نے رسیاں کاٹی شروع کر دیں اسی دوران غلامی بھی آ گیا لی
 نے اسے کہا۔ اب ذرا سنجی سے رسیاں کاٹو تو چمے سنجی سے کانٹے لگا جب وہ قاریع ہو گیا
 تو لی پھاٹک لگا کر درخت پر چمے کی غلامی رہشت زدہ سا ہوا گیا چمے کی تل میں جا
 کھسا۔ غلامی نے آ کر پتا کیا اور چاہل پکڑا اور کام کام میں چلا گیا۔

اس کے بعد چمے اپنی سے ٹکڑا آ کر میرا سے لی کے قریب جا پہنچا نہ کیلی نے
 اسے آواز دی۔ اسے خیر خواہ دوست! میرے حسن! میرے پاس کیوں نہیں آتے؟ ۲۴ کہ میں
 تمہارے احسان کا صلہ دوں؟ میرے پاس آؤ ذاتی کو قسم نہ کرو۔ جو شخص کسی کو اپنے دوست بنا
 لے اور پھر ذاتی توڑ دے تو وہ ذاتی اور اخوت کے پھل سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور اس کے
 دوست احباب اس کے قانہ سے باہر ہو جاتے ہیں تم نے مجھ پر کمال فراموشی احسان
 کیا ہے۔ اس لئے تمہارا حال بننا ہے کہ تم مجھ سے اور میرے دوست احباب سے اس کا صلہ

پاؤ اور مجھ سے بالکل نہ ڈر۔ جان لو! جو کچھ میرے پاس ہے وہ تمہارے لئے ہے۔ بھروسے
 نے اپنی باتوں کی صداقت پر جسیں کھائیں۔ اس پرچہ نے اسے جلد آواز سے کہا۔ کچھ
 دوستوں کی ایک ہوتی ہیں جن کے پاس میں دشمنی پوشیدہ ہوتی ہے۔ اور وہ ظاہری دشمنی سے
 زیادہ خطرناک ہوتی ہے جو شخص ایک دوستی سے استغناء نہیں کرتا وہ اس شخص کی طرح گر جاتا
 ہے۔ جو درست چلنی پر سوار ہو بھروسے کو کھاتا جائے اور بھروسے کے قدموں میں بیجا ہو
 لیکن بھروسے سے روکنے کے بلکہ کر دیتا ہے۔ دوست کا نام دوست ہی لئے تو ہوتا ہے کہ اس
 سے فائدہ کی توقع ہوتی ہے اور دشمن کا دشمن اس لئے ہوتا ہے کہ اس سے نقصان پہنچنے
 کا اندیشہ رہتا ہے۔ یہ تو دیکھتے نہیں کہ جانوروں کے بچے اپنے ماؤں کے پیچھے دوڑتے
 کی توقع میں جاتے ہیں مگر جب ان کی توقع فتم ہو جاتی ہے تو ان سے سزا سز پیتے ہیں
 ۔ بعض اوقات کوئی دوست اپنے دوست سے وہ محلات روک لیتا ہے جو پہلے اس پر کیا کرتا
 تھا لیکن اس سے کسی نقصان کا اندیشہ نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ ان کے دل میں کوئی دشمنی نہیں
 ہوتی۔ مگر جس کی نفرت میں دشمنی ہو اور بھروسہ کسی جہ سے بھروسہ ہو کہ وہ دشمنی کا غم نہ کرے تو
 جب اس کی بھروسہ فتم ہو جاتی ہے اس کی دوستی دشمنی میں بدل جاتی ہے اور وہ اپنی اصل
 نفرت پر آ جاتا ہے۔ جس طرح پالی گواگ سے کریم کیا جاتا ہے اور جب آگ بھٹی جاتی
 ہے تو پالی وہ پارہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ میرے دشمنوں میں سے کوئی دشمن بھی تم سے زیادہ
 میرے لئے ضرور سائل نہیں۔ لیکن ایک ضرورت نے مجھے ہمارے جسیں معاملات کرنے پر مجبور
 کر دیا تھا مگر اب وہ ضرورت فتم ہو گئی ہے اور مجھے غم ہے کہ اس ضرورت کے فتم ہوتے
 ہی دشمنی باہمی آ جانے کی کڑواہٹ لے لے اپنے طاقتور دشمن کے قریب ہونے میں کوئی فائدہ
 نہیں نہ کسی حقیر کے لئے کسی اعزاز دشمن کے قریب میں کوئی فائدہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ
 مجھے نہ جانے کے سوا جسیں اب میری کوئی ضرورت نہیں۔ مگر مجھے اب تمہاری کوئی ضرورت
 نہیں اور تم پر مجھے کوئی احساں بھی نہیں۔ مجھے یہ معلوم ہے کہ طاقتور دشمن سے محفوظ رہنے والا
 کدو شخص اس طاقتور سے زیادہ محفوظ رہتا ہے جو کدو سے دھمکا کھا جائے اور اس پر مطمئن
 ہو جائے۔ محفوظ رہنے کی بھروسہ کی صورت میں اپنے دشمن سے مصالحت کر لیتا ہے اور اس سے
 محبت اور احسان کا اظہار کرتا ہے جب اس کے سوا سے کوئی اور چارہ نہیں ہوتا لیکن جب اسے

موسم صحت ہے فوراً اس سے الگ ہو جاتا ہے۔ یہ جان لو کہ جلد بازی میں غسل پیرا کر لینے کی تعلیمی تاویل سوائی ہوتی ہے۔ جلد آؤں اپنے جس دشمن سے مصالحت کرتا ہے اس سے جو مہر و جان کرتا ہے اس کی پاسداری کرتا ہے۔ مگر اس پر مکمل اعتماد نہیں کرتا۔ اور اس کے نزدیک ہونے کے باوجود اپنے آپ کو اس سے محفوظ نہیں سمجھتا۔ لہذا اس سے دور رہنا اور رہے گا کسی ستا سب ہے جس میں اور رو کر تم سے محبت کروں گا۔ اور تمہارے لئے سلامتی کا خواہش مند رہوں گا حالانکہ اس سے قبل میں یہ نہیں کرتا تھا۔ اور تمہارے لئے بھی اس میں کوئی حرج کی بات نہیں کرتا میرے اس سٹوک کا اصلاحی قسم کے سٹوک کے ساتھ دیتی رہا۔ اس لئے کہ ہمارے ایک چکا کھار ہے کی کوئی صورت نہیں۔ خواہ حافظ۔

باب 8

بادشاہ اور لغزو

شاہ دہلیم نے یہ بات کہہ۔ میں نے یہ مثال ذہن لی ہے۔ اب مجھے ان لوگوں کی مثال بتائیے جن کے دلوں میں انتقام کا جذبہ اور انہیں ایک دوسرے سے سخت اعتیاد کی ضرورت ہو۔ یہ بات کہہ۔ لوگ بیان کرتے ہیں کہ:

ہندوستان کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ تھا جسے بڑے دن کہتے تھے۔ اس کے پاس ایک پرندہ تھا جس کا نام لغزو تھا اس پرندے کا ایک بچہ تھا۔ یہ پرندہ اور اس کا بچہ ابھی ابھی پائیں کرنے کی وجہ سے بادشاہ کو بہت پیارے لگتے تھے۔ اس نے عمر بیکار بن کر زہن خانے میں رکھا جانے۔ اور اس کی خوب نگہداشت کی جائے۔ اتفاق یہ ہوا کہ بادشاہ کے پاس ایک لڑکا بھی تھا جو اس لڑکے سے بہت باتیں ہو گیا۔ اور یہ دونوں بچے اکیلے کھیلنا کرتے۔ لغزو ہر روز بھاری چاٹا اور مہم جویم کا کھیل لے کر آتا۔ آدھا بادشاہ کے بچے کو کھلاتا اور آدھا اپنے بچے کو۔ اس طرح وہ دونوں بہت جلد بڑے ہو گئے اور بادشاہ کی اس کے حسن سلوک کا اثر لیا جس طرح یہ محسوس کیا کرتا تھا اس لئے اس کے دل میں لغزو کی قدر و قیمت اور محبت مزید بڑھ گئی۔

ایک روز ایسا ہوا کہ لغزو کھیل لانے کے لئے گیا ہوا تھا اور اس کا بچہ لڑکے کی گرد میں تھا کسی نے یہ بات نہ کہی۔ لڑکے کو جھٹکا اور اس نے اسے زمین پر دے مارا اور وہ

کر گیا۔ جب غزوہ ابھی آ یا تو اس نے اپنے بچے کو مرادباد لکھا تو بہت زیادہ رو پا کر مژدہ ہو کر کہنے لگا۔ مرادباد اس بادشاہوں کا جن کا نہ کوئی عہد و جان ہوتا ہے نہ اس کی پاسداری ہوسکتی ہے۔ جس پر ایسے بادشاہوں کے پاس رہے جن میں اس کا ٹکڑا نہیں ہوتی۔ جو کسی سے محبت نہیں رکھتے جن کو کوئی شخص صرف اس وقت اچھا لگتا ہے جب ان کو اس کے کوئی غرض ہوتی ہے۔ اور اس کے علم و ہنر کی انہیں ضرورت ہوتی ہے۔ پھر وہ اس کی عزت بھی کرتے ہیں لیکن جب اس کی غرض ختم ہو جاتی ہے تو پھر نہ کوئی محبت نہ وہ سختی نہ حسن سلوک نہ درگزر اور نہ حق کی پہچان۔ ایسے بادشاہوں کا سارا کام ہرجا کر دینا اور غم و زحمتی پہنچا ہوتا ہے۔ وہ اپنے بڑے بڑے جرنیل کو بھی معمولی سمجھتے ہیں انہی میں سے ایک یہ اسان فراموشی ہے جس کے اندر کوئی رنج و کوشش نہیں جس نے اپنے ہی بھائی اور دوست سے بے وفائی کر ڈالی۔ پھر وہ نیسے کے عالم میں لڑکے کے چیرے پر محبت جتا اور اس کی آنکھ پھوڑ ڈالی اور داکر آئینہ درخت پر چا بیٹھا۔

جب بادشاہ کو اس کی اطلاع ملی تو اس نے بہت آواز ماری اور بڑا جھوٹ لے کر کوئی خط نہ لکھا پھر وہ اس کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا۔ غزوہ جس میں جان کی امان ہے بچھا کر آؤ۔ اس نے کہا۔ بادشاہ! یہ عہد شخص اپنے جرم کی پاداش میں ضرور بکرا جاتا ہے اگر اسے جلد سزا دیں گے تو پھر صدمہ ضرور مل کر رہتی ہے یہی غرض کی نسلوں کو ملتی ہے۔ جرم سے بیٹے نے جرم سے بیٹے سے بے وفائی کی تو میں نے اسے جلد سزا سے ڈالی۔ بادشاہ نے کہا۔ ہم نے تمہارے بیٹے کے ساتھ بے وفائی کی اور تم نے ہم سے انتقام لے لیا اب نہ جس میں ہم سے کوئی بدلہ لینا ہے اور نہ ہم نے۔ لہذا تم امن و امان کے ساتھ ہمارے پاس واپس آ جاؤ۔ غزوہ نے کہا۔ میں بھی گئی تمہارے پاس نہ آؤں گا۔ اس لئے کہ بادشاہوں نے انتقام لینے کی فرہم ر و بخشہ دے کر قرب جانے سے بھی منع کیا ہے کیونکہ گنہگار کی مرمانی 'نزی اور شفقت' خوف اور چمکانی میں ہی اضافہ کرتی ہے کیونکہ شخص سے صدمہ ہونے کے لئے اس سے خوف اور بے سے بھڑکائی دار کاٹا اور دواؤں پر یہ بھی قول ہے جھوٹ آدمی اپنے آپ کو اپنا دوست اپنے بھائیوں کو اپنا ساتھی انہی کو اپنا محبوب اپنے بچوں کو اپنی دانگ زادہ اپنے عزیز ہا کا پ کو اپنا قرض خواہ سمجھتا ہے اور ان میں سے اپنے آپ کو

عجیبی کرتا ہے اور میں وہ ایک دنیا کی شکل اور دکھاتا ہوں جس نے تم سے تم کے
بھاری بوجھ کے ساتھ اور کوئی زادہ اور نہیں لیا۔ اور کوئی اسے میرے ساتھ اٹھانے کا بھی نہیں۔
میں اس پر ہار گیا ہوں۔ خدا حافظ!

پادشاہ نے اسے کہا۔ اگر تم نے ہمارے جرم کو ہم سے انعام نہ لے لیا ہوتا
تو ہمارا یہ انعام ہماری دہائی کے بغیر ہوتا تو پھر ایسے ہی تھا جیسے تم کہہ رہے ہو۔ لیکن جب
انعام ہماری طرف سے ہوئی ہے تو پھر تمہارا کیا کہہ ہے؟ پھر کوئی سب سے جس کی طاقت ہم پر
اٹھ نہیں کر رہے ہو؟ آؤ! دیکھو! آؤ! دیکھو! جان کی امان دلی ہے۔ غزوہ نے کہا۔ کینڈاؤں
میں پوشیدہ ہوتا ہے اور بہت تکلیف دہ ہوتا ہے نہ جان ال کے حلقہ گناہات میں کسی کوئی
دلی ہی کسی دلی کے حلقہ نہ جان سے جو کہ گئی کوئی دلی سے سکا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ میرا
دلی تمہاری زبان کے حلقہ کوئی نہیں دے گا اور نہ تمہارا دلی میری زبان کے حلقہ۔ پادشاہ
نے کہا کینڈاؤں تو بہت سے لوگوں میں پڑا جاتا ہے لیکن ایسا کون حلقہ ہے جو کینڈاؤں
کرنے کے بجائے اسے پالنے کا زادہ کر رہا ہو۔ غزوہ نے کہا یہ یہی ہے جیسا کہ تم نے
کہا ہے۔ حلقہ آوی کو ایسا یاد رکھنا چاہئے کہ انعام کی آگ میں بیٹے والا کینڈاؤں
اپنے انعام کو بھول نہیں سکتا اور۔۔۔ کی توجہ اس سے ہٹ نہیں سکتی حلقہ آوی کو کڑھ کے اور
نیلے سے خائف رہتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ بہت سے دشمنوں کا مقابلہ سچی سے نہیں کیا
جاتا یہاں تک کہ ان کو نرمی اور طاقت سے ڈرا کر لیا جاتا ہے جس طرح کہ جنگی جہاز کو
سودھائے ہوئے جہاز سے ڈرا کر لیا جاتا ہے۔ پادشاہ نے کہا حلقہ اور اچھا آوی کسی اپنے
دشمنوں اور بھائیوں کو نہیں چھوڑتا اور اپنے غیر خواہش کو خلع نہیں کرتا خواہ اسے اپنی جان
کا خوف ہی کیوں نہ ہو؟ یہاں تک کہ یہ عادت تو ایک حقیر جانور میں بھی پائی جاتی ہے۔
جس میں معلوم ہے کہ ایک ملک کے لوگ پہلے تو اس کا لاشہ دیکھتے ہیں پھر ان کو کھا جاتے ہیں
؟ لیکن جو ان کے ساتھ رہتا ہے وہ سب جگہ کچ کر گئی ان کا ساتھ نہیں چھوڑتا۔

غزوہ نے کہا۔ کینڈاؤں ہمیشہ پوشیدہ ہی ہوتا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ خوفناک کینڈاؤں
ہوتا ہے جو پادشاہوں کے دلی میں ہوں گے کہ پادشاہ اور انعام کے دلدادہ ہوتے ہیں اور
دلہ لیتے لپکتے لپکتے ہیں۔ حلقہ میں کسی بھی خاموش کیلے سے دھوکے نہیں کھاتا۔

کینڈس کا کوئی حرکت نہ ہو اس چنگاری کی طرح جڑ ہے جسے اچھڑا دینا ہوتا ہے۔ اور جب کسی سبب کی حالت میں رہتا ہے جس طرح آگ اچھڑا دینا کی حالت میں رہتی ہے۔ اور جب اسے کوئی سبب مل جاتا ہے تو آگ کی طرح بڑک اٹھتی ہے۔ ہر طرف پھرتی نظر ڈالو! حالت ناجائز کی کھادری خوشامد کو بھی چیز اسے جھانکے مکتی۔ ہاں کی ایسا ضرور ہوتا ہے کہ کوئی انتظام کا بند نہ رکھے والا شخص اپنے خلاف کے داہرہ جانے کی اس طارہ پر توجہ رکھتا ہے کہ وہ اسے کوئی فائدہ پہنچ کر اس کے کینڈے کو اور کر سکے گا جس میں تہوار سے دل کو صاف کرنے کی حالت نہیں رہتی۔ خود تہوار سے کہنے کے مطابق تہوار دل بھر پر نہ ہو جائے مگر جیسے اس کا تہوار نہ ہو جس کو سکھاتا ہے جب تک ہم اکیلے ہیں گے میں خوف اندہ ہیں اور پھر کوئی میں جتا رہوں گا۔ لہذا ایک دوسرے سے الگ ہو جانے کے واسطے سے لئے کوئی صورت نہیں۔ خدا حافظ

بادشاہ نے کہا تم جانتے ہو کہ کوئی کسی کو قطع یا قصص نہیں پہنچا سکتا۔ ہر بھی چھوڑا! جو اصرار کی کو پہنچتا ہے نظریہ میں کے مطابق پہنچتا ہے جس طرح کسی نے یا کسی انسان کی عقلیں کسی فرق کے اختیار میں نہیں ہاں طرح کسی چیز کی بنا اور طاقت بھی کسی چیز کے اختیار میں نہیں۔ تم نے جو کچھ میرے بیٹے کے ساتھ کیا ہے اس میں تہوار کوئی کہ نہیں جو کچھ اس نے تہوار سے بیٹے کے ساتھ کیا ہے یہ سب بکھڑے شدہ تہوار کے مطابق ہوا ہے۔ ہم سب تو اس کا ذریعہ بنے ہیں لہذا جو کچھ تہوار نے کیا ہے اس کی وجہ سے ہمارا ساتھ تو نہیں ہو گا۔ غور کرنے کا۔ تہوار تو ہے لیکن یہ کسی دانشمندی، ضرورت سے بچنے اور آوار حالات سے احتیاط کرنے سے نہیں روکتی۔ بلکہ یہ تہوار کی خود بینی کے ساتھ ساتھ اس کے دماغ کی کے مطابق عمل کرنے کی تہنیں کرتی ہے۔ میں یہ جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ ۱۰۰ تہوار ہے جو تہوار سے دل میں نہیں۔ بلکہ میرے اور تہوار سے دوسری کوئی مصروفیت نہ جانا۔ میں ہے اس لئے کہ تہوار سے بیٹے نے میرے بیٹے کو کل کر دیا ہے اس نے تہوار سے بیٹے کی آگھ کا ہر وہی ہے۔ اب تم چاہتے ہو کہ مجھے کل کر کے اپنے دل کو خفا کر دو۔ لیکن کوئی بھی میرا نہیں چاہتا۔ کسی نے کہا ہے "غور و توجہ سمیت ہے" غور و توجہ سمیت ہے دشمن کے قریب ہونا سمیت ہے دوستوں سے جدا ہونا سمیت ہے بیماری سمیت ہے اور بڑھاپا بھی

صحبت ہے لیکن اس سب سے بڑی سمیت موت ہے جس شخص کو دکھ پہنچا کہ اس کے دکھ
 کو اس شخص کے دکھ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے اس جیسا ہی دکھ پہنچا ہو۔ مجھے جو دکھ پہنچا ہے
 اس کی وجہ سے میں تمہارے دکھ کو بخوبی جانتا ہوں۔ اس لئے کہ تمہارا دکھ میرے دکھ کے
 برابر ہے۔ لیکن مجھے تمہارے پاس۔ بے شک کوئی غم نہیں آتی۔ اس لئے کہ جب تم اس
 سلوک کو یاد کرو گے جس نے تمہارے بچے کے ساتھ کیا ہے اور جب میں اس سلوک کو یاد
 کروں گا تو تمہارے بچے نے میرے ساتھ کیا ہے تو پھر ہمارے دلوں کی کیفیت بدل جائے
 گی۔

پادشاہ نے کہا۔ اس شخص میں کوئی غم نہیں ہوتی جو اپنے کینے کو دل سے نکال
 سکے اور اسے گلانا سکے۔ غور نہ کیا۔ جس شخص کے پاؤں کے اندر زخم ہو اگر وہ بچے کی
 کوشش کرے گا تو اس کا زخم دوبارہ بچے کے گھر اور جس شخص کی آنکھیں دھکی ہیں اگر وہ ہوا
 کی طرف منہ کرے گا تو وہ اپنی تحریف اور بڑے حالے گا۔ اسی طرح جب مضمون ظالم نے
 جان بولنے کا طریقہ ملاکت کا آپ سی سامان کرے گا۔ دیکھا کہ وہ بچے کے ساتھ
 لئے ضروری ہے کہ خطرات سے بچے اور غلامانہ حالت میں نہ رہے بلکہ اپنے لئے ضروری ہے کہ خطرات سے
 بچے اور حالات کا ٹھیک ٹھیک اندازہ لگائے اپنی طاقت اور تہہ پر مجبور نہ کرے جس سے
 اسے خوف ہو اس کے حق کے میں نہ آئے جو شخص اپنی طاقت پر مجبور کرے گا وہ خطرات کا
 رادہ پر عمل نہ کرے گا۔ اور اپنی موت سے بڑھ کر کام نہ کرے گا اور اپنے آپ کو جانک کر لے گا جو
 شخص اپنے منہ سے بڑا اقتدار لے گا اور دانشمندی سے کام نہیں لے گا وہ اپنے دشمن سے
 بڑھ کر اپنا دشمن ہو گا۔ کسی شخص کو کھڑے کے پار سے غم غور کر نہیں کرتی جانتے اس لئے کہ کسی
 کو غم نہیں کہ ان کی بات تھوہری کی طرف سے اس پر آدمی ہے اور ان کی اس سے اور جاری
 ہے۔ جھنڈ آدمی جب تک لیکن ہو کسی پر آدمی نہیں کر جہاں جب خوف کی حالت سے لگتی
 صورت میں ہو وہ خوف کی حالت میں نہیں رہتا۔ میں بھی اپنے بچہ کی کئی صورتیں دیکھ
 ہوں۔ اور مجھے امید ہے کہ میں جو صورت بھی اختیار کروں گا اپنے مقصد کو حاصل کر سوں گا
 ۔ پانچ فیصد نہیں کہیں اگر کوئی شخص اس کو پانچ زار مار دے گا تو اس کے لئے کافی رہیں گی۔

غریب المومنین میں اس کا ساتھ دینے کی اس کے دور رسنے والے کو قریب کر دیں گی اور اس کے لئے ارمیہ ساش اور دوست صاحب سہا کر دیں گی۔ مکمل ہے کسی کو ایذا پہنچانے سے باز رہنا۔ دوسری ہے اُنکے انداز سے ٹھکڑ کرنا۔ تیسری ہے ٹھکڑ و شبہات سے بچنا۔ چوتھی ہے حسن الحقائق۔ پانچویں ہے حسن کردار۔ جب انسان کو اپنی جان کا خوف نہ ہے تو اپنے مال کی اپیلی کو چھوڑ دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اس لئے کہ اسے ان کے بدلے اور مل جاتے ہیں لیکن اسے اپنی جان کے بدلے دوسری جان نہیں ملتی، سب سے بڑا مال وہ ہے جسے رادو خدا میں خرچ نہ کیا جائے۔ سب سے بڑی چیز وہ ہوتی ہیں جو اپنے شہیروں کی بھولنا تھیں۔ سب سے بڑی اولاد وہ ہوتی ہے جو اپنے والدین کی نافرمان ہو سب سے بڑے ساجھی وہ ہوتے ہیں جو مصیبت کے وقت ساتھ چھوڑ دیں۔ سب سے بڑے سکران وہ ہوتے ہیں جو اپنی رعایا کی حفاظت نہ کر سکیں اور سب سے گناہ لوگ ان سے ذور ہیں۔ سب سے برا ملک وہ ہے جہاں غرضالی اور راستی نہ ہو اور سب سے بڑا شکار بھروسے لئے بھی تمہارے پاس رہنے میں کوئی امن نہیں، کوئی اطمینان نہیں یہ کہہ کر اس نے بادشاہ کو لوہا دیا کہ اور راز کیا۔

یہ ہے مثال ان لوگوں کی جو اپنے دل میں انتقام کا جذبہ دیکھتے ہیں اور جن کو پاک دوسرے سے سخت احتیاط دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

باب 9

شیر اور گیدڑ

شاہ و چشم نے بیٹے کا سے کہا۔ میں نے یہ مثال تو سنی ہے اب مجھے اس بادشاہ کی مثال بتائیے جو کسی بے گناہ کو سزا دے پیسے یا کسی بے گناہ پر کوئی زیادتی کر جائے اور پھر اس کو دیے سے درجہ کرے۔

بیٹے نے کہا اگر کوئی بادشاہ کسی بے گناہ شخص سے عہدہ زیادتی کر پیسے اور پھر اپنے اس طرحی سے درجہ کرے تو اس سے سب سے نیک کو بہت نقصان پہنچتا ہے بلکہ بادشاہ کا حق یہ ہوتا ہے کہ جو شخص اس طرح کی آزمائش میں چڑ گیا ہو اس کے حالات پر غور کرے اور اس کی ملامتوں کو چمکے۔ اور اگر وہ ان لوگوں میں سے ہو جن کی دانشمندی اور امانت و دیانت پر ان کو کیا جاسکتا ہو تو بادشاہ کو اسے دوبارہ اپنے قریب کر لینے کی خواہش ہونی چاہئے۔ اس لئے کہ حکومت کا کل اہل دانش کی وجہ سے قائم ہو سکتا ہے۔

ایسے لوگ ہی وزیر اور مددگار بن سکتے ہیں اور ایسے لوگوں سے محبت اور خیر خواہی کے چند بے حد ہی گامد و اظہار جاسکتا ہے۔ بادشاہ کو بہت سے امور درپیش ہوتے ہیں۔ اور ان کے لئے اسے بہت سے مددگاروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جبکہ ان میں سے ایسے لوگ کم ہوتے ہیں جن کے اندر خیر خواہی اور امانت و دیانت موجود ہو۔ اس بادشاہ کی مثال شیر اور گیدڑ کی ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ اس طرح ہوا تھا یہ۔ بیٹے نے کہا لوگ جان کر تے ہیں کہ:

ایک گیدڑ کسی کار میں دوسرے گیدڑوں، بھیڑیوں اور لوہڑیوں کے ساتھ دھڑکتا تھا۔ وہ بیڑا زبرد و عابد تھا۔ دوسرے جانوروں جیسی حرکات نہیں کرتا تھا۔ اس کی طرح کسی پر طرح نہیں کرتا تھا۔ نہ کسی کا ٹھون بھاتا اور نہ کسی کا گوشت کھاتا تھا۔ ایک روز دوسرے جانوروں نے اس سے خوب ہنسنے لگا اور کہا، تمہارا یہ دو بیڑا تمہاری ہی پر سائی ہو گیا، اگلے چند گھنٹوں میں تجھے تمہاری ہی پر سائی تمہارے ہی کسی کام نہیں آتی۔ تمہیں وہاری طرح بھاگنا اور کرنی ہوگی اور ہمارے جیسے کام کرنے کے۔ تمہیں آغوش نے گوشت کھانے اور خون پھانے سے منع کیا ہے؟ گیدڑ نے کہا۔ میں تمہارے ساتھ رہنے کی وجہ سے جرائم کا شادی نہیں بن سکتا، جب تک میں اپنے آپ کو خدا ان کا عادی نہ بنوں۔ اس لئے کہ جرائم دوستوں اور حوالی کی وجہ سے پیدا نہیں ہوتے بلکہ چونکہ آدمی کا اپنے دل اور فعل کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اگر کسی اچھی جگہ رہنے والے کا ہی عمل اچھا ہوتا اور بری جگہ رہنے والے کا برا ہوتا تو اگر کوئی شخص کسی نہایت گنہگار کو اس سے عبادت خانے میں لے کر دے تو گنہگار نہ ہوگا اور کوئی شخص کسی توبہ مند کو جس جگہ میں زندہ چھوڑ دے تو وہ گنہگار ہو جائے گا۔ میں تو صرف اپنے جسم کے لحاظ سے تمہارے ساتھ رہتا ہوں، اپنے دل اور عمل کے لحاظ سے نہیں رہتا۔ اس لئے کہ جس انسان کے منہ کیجے سے آگاہ ہوں اس لئے اپنے حال میں گنہگار ہوتا ہوں۔

پہنچے یہ گیدڑ اپنے اسی کردار پر ثابت قدم باور رکھتا اور سائی میں مشغول ہو گیا۔ حتیٰ کہ اس ملائے کے بادشاہ شیر کو بھی اس کی خبر ہو گئی۔ اسے اس کی نیکی، پاکیزگی اور نہ جہ تعز کی کے حلق بتایا گیا تو اس نے اس سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا اور اسے بلانے کے لئے کسی کو بھیج دیا۔ جب وہ آگیا اور اس سے گفتگو کی تو اسے اپنے تصور کے مطابق پلاؤ بکھرے خوں کے بعد اسے بھر دیا اسے کہا تم جانتے ہو کہ میرے مقابل اور مددگار بہت سے ہیں لیکن اس کے باوجود مجھے اور مددگاروں کی ضرورت ہے۔ مجھے تمہاری پاکیزگی اور عمل و داخل اور دیندار کی کاظم ہو اس لئے مجھے تمہاری ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ اب میں تمہیں ایک ہمراہی سوار کی سونپ رہا ہوں جس میں اپنے خاص طریق میں شامل کر رہا ہوں۔ گیدڑ نے کہا۔ وہاں ہوں تو یہ اختیار حاصل ہے۔ وہاں ہر ملکیت چلانے کے لئے اپنے مددگار منتخب کریں لیکن ان سے بے نیکی ضروری ہے۔ وہاں سے لئے کسی کو بھجوا نہ کریں۔

اس لئے کہ ہر کی صورت میں کار کردہ کی بہتر نہیں ہو سکتی۔ میں بادشاہ کی ملازمت کو پسند نہیں کرتا۔ مجھے اس کا کوئی تجربہ نہیں اور بادشاہ کے ساتھ مجھے کوئی تعلق خاطر بھی نہیں آپ تمام درندوں کے سردار ہیں اور آپ کے پاس مختلف قسم کے جانوروں کی بڑی تعداد موجود ہے۔ ان میں کابلیت اور صلاحیت رکھنے والے لوگ بھی ہیں۔ اور انہیں اس ذمہ داری کی خواہش بھی ہے بادشاہ سے انہیں تعلق خاطر بھی ہے۔ اگر آپ ان کو کوئی ذمہ داری دیں۔ تو وہ کام بھی کریں گے اور اس منصب کو حاصل کر کے انہیں خوش بھی ہوگی۔

شیر نے کہا۔ ان باتوں کو چھوڑو۔ میں تمہیں کوئی منصب دے رہے ہوں نہیں چھوڑوں گا۔ گیونے کہا۔ بادشاہ کی ملازمت اور طرح کے لوگ ہی کر سکتے ہیں۔ اور میں اس میں کسی طرح کا بھی نہیں۔ ایک تو وہ جو لفظ کار اور چالچلن ہوتے ہیں۔ لیکن اپنی چالچلنی کی وجہ سے اس کے انجام سے بچے رہتے ہیں۔ اور دوسرے وہ جو سستے داخل ہوتے ہیں کہ ان سے کوئی حد نہیں کرتا چھوڑنا بادشاہ کی ملازمت کرنا چاہتا ہے چاہے کہ وہ اسے خوشامد سے آلودہ نہ کرے۔ مگر وہ شاید ہی اس سے محفوظ رہ سکے گا۔ اس لئے کہ دوست اور دشمن سب اس کی طاقت پر تعلق ہو جائیں گے اور اس سے حد کر رہیں گے دوست اس کے اوپر نہ بچے کی جادہ ہوں سے حد کر رہیں گے اور اس جادہ ہوں سے نہ پائی کر گز رہیں گے اور طاقت پر اثر آئیں گے۔ رہے وہ جس تو وہ بادشاہ کے ساتھ اس کی خیر خواہی اور ہمدردی کی جادہ ہوں سے کہنے رہیں گے اور جب وہوں طرح کے یہ لوگ اس کے خلاف حمہ ہو جائیں گے تو اس کی طاقت ختم ہوگی۔

شیر نے کہا۔ میرے دربار میں کی طاقت اور ان کے حد کا تمہارے دل میں کوئی شکلا نہیں ہو چاہئے۔ تم میرے ساتھ ہو گے اور میں تمہارے لئے کائی رہوں گا۔ تمہاری ہمت اور صلاحیت کے مطابق تمہیں ہر انتہا ملے گا۔

گیونے کہا۔ اگر بادشاہ سلامت میرے ساتھ کوئی ٹٹکی کرنا چاہتے ہیں۔ تو مجھے اس کے لئے ہنگل میں تمام سے زندگی گزارنے دیں۔ مجھے کوئی غم نہ ہو۔ میں اپنی اور گھاس پر گزارہ کرتا ہوں۔ مجھے یہ علم ہے کہ بادشاہ کے صاحب پرلوہ میں ایسی صحیبت آسکتی ہے کہ کبھی میرے ہر عمر نہیں آتی۔ میں اور کبھی کوئی ہی زندگی خوف اور کھلی سکسی دور کرتے

اعزاز میں کہا کہ ہمارے فرض بنتا ہے کہ بادشاہ کو ان کے صلہ و تحسان سے آگاہ کریں۔ اس لئے کہ لوگوں کو بچانا اور مشکل کا سام ہے۔ ایک اور نے کہا۔ دلوں کی بات تو مسلم نہیں کی جا سکتی لیکن میرا خیال ہے کہ اگر تم اسے کال کر دو تو قسمیں یہ گوشت گیدڑ کے گوشت میں ہی ملے گا مگر ہم ان باتوں کی تصدیق کرنے میں حق بجانب ہوں گے جو اس کے محبوب اور خیانت کے حلقہ کی چادری ہیں۔ ایک اور کہنے لگا کہ اگر ہمیں وہ ہیں مگر تو یہ صلہ خیانت نہ ہو کی اور ایک نے کہا آپ لوگ مصائب ہل و فحل ہیں میں آپ کو جھوٹے سنا لیں اگر بادشاہ سلامت کو گیدڑ کے گوشت کاشی لینے کے لئے بھیجیں تو یہ معاملہ واضح ہو گا ایک اور نے کہا۔ اگر بادشاہ سلامت کاشی لینا چاہے تو ہر جلدی کریں اس لئے کہ اس کے تجر بہرہ چکے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ اسی طرح کی باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ بادشاہ کے دل میں یہ بات دھنک گئی اس نے غصہ کیا کہ گیدڑ کو حاضر کیا جائے وہ حاضر ہوا تو شیر نے کہا۔ وہ گوشت کہاں ہے جس کی حفاظت کرنے کا میں نے تمہیں حکم دیا تھا۔ گیدڑ نے کہا میں نے دار و دروغ کو دیا تھا تاکہ وہ بادشاہ سلامت کے حضور پیش کرے۔ شیر نے دار و دروغ کو بلایا یہ بھی گیدڑ کے خلاف ان لوگوں سے ملتا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ اس نے تو مجھے بہت نہیں دیا۔ اس پر شیر نے ایک حالت دار و دروغ کو گیدڑ کے گوشت کاشی لینے کے لئے بھیجا۔ وہ اس گوشت لے گیا اور اس کو شیر کے پاس لے آیا اس پر ایک بھیڑیا بھی اس کے سامنے میں خاموش قاتل کے نزدیک آکر پہنچا تو آپ کو ان لوگوں میں سے ظاہر کر دیا تھا جو ایسے معاملات میں مصلحت نہیں کرتے جن کو وہ نہ جانتے ہوں یہاں تک کہ ان پر حقیقت واضح ہو جائے۔ اس نے کہا۔ اب جبکہ بادشاہ سلامت کو گیدڑ کی خیانت کا علم ہو چکا ہے انہیں اسے ہرگز صاف نہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ اگر انہوں نے اسے صاف کر دیا تو اس کے بعد بادشاہ سلامت کو کسی غائی کی خیانت اور کسی بزم کے جرم کا علم نہیں ہو سکے گا۔ اس پر شیر نے گیدڑ کے حلقہ کو گیدڑ کو گیدڑ کا بار لے جا کر نظر بند کر دیا جائے۔

اس پر ایک اور باری نے کہا۔ مجھے بادشاہ سلامت کی بصیرت اور دانشمندی پر تعجب ہے۔ اسے کہ ان پر اس کی حقیقت کیسے سمجھی رہی اور انہیں اس کی بددیانتی اور خیانت کا پتہ پہنچے کہ ان نہ جانتے کہ اس سے بھی زیادہ خوب مجھے ان بات پر ہے کہ مجھے نظر آ رہا ہے کہ

بادشاہ سلامت اسے صاف کر دیں گے اس پر بادشاہ نے ان سے کسی کو کیڑے کے پاس بھیجا تاکہ وہ اپنی کوئی مذہبی کتاب لے کر اس کا صدمہ اٹھائی طرف سے کوئی جواب نہ کر دے اور اس کے بعد بادشاہ کو بتا دیا اس سے شیر کا قصہ اور یہ کہ وہ اس سے کیڑے کو لے کر اپنے کا حکم صادر کر دیا۔ شیر کی بات کو جب اس کی اطلاع ملی تو وہ کچھ گئی کہ بادشاہ نے اس سے اپنے میں جلد بازی سے کام لیا ہے اس نے ان لوگوں کو جنہیں اسے قتل کرنے کا حکم مل چکا تھا بھیجا کہ تم پر عملدرآمد ہو کر رہو۔ اور پھر اپنے بیٹے کے پاس گئی اور کہنے لگی کہ تم نے جلد بازی سے کام لیا ہے۔

صلوہ آؤنی جلد بازی کو ترک کر کے اور معاملات پر ابھی طرح غور و فکر کر کے درخواست سے منع کرنا ہے جبکہ جلد باز شخص اپنی کوشش کی بناء پر جلد بازی کے نتائج جھٹکتا رہتا ہے۔

بادشاہ کو کچھ دلچسپی ہوئی اور سوچا اور سوچا کہ جسی ضرورت ہوتی ہے کسی اور کو نہیں ہوتی۔ چلی کی عزت و شہرہ سے بیٹے کی عزت و شہرہ سے منظر کی طاقت بہت زیادہ ہے۔ تنقیدی مصلح سے اور مصلح غور و فکر اور عمل سے ہوتی ہے اور ان سب کی بنیاد دانشمندی ہے کسی بادشاہ کی دانشمندی یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں کو بچانے اور ان کی اہلیت کے مطابق مراتب دے۔ میں نے کیڑے کو خوب جانچ کر دیکھا ہے مجھے تو اس کی فراست و دانشمندی اور دانا کبھی کا ہی علم ہوا ہے۔ پھر تم بھی اب تک اس کی قوت سے کہتے رہے ہو اور اس سے خوش رہے ہو۔ بادشاہ کے لئے یہ بات مناسب نہیں کہ کسی پر خوش ہونے اور اسے لالچ دیا رکھنے کے بعد اسے نائن قدموں سے دے۔ حالانکہ جب سے وہ یہاں آیا ہے اس کی کوئی خیانت معلوم نہیں ہوئی صرف اس کی پاکدامنی اور غیر خودی کا ہی علم ہوا ہے۔ بادشاہ کو مصلح کرشت کے ایک حکوے کے حلقہ جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ بادشاہ سلامت! آپ کو کیڑے کے اطوار پر غور کرنا چاہئے۔ آپ کو آپ کو معلوم ہو چکا کہ وہ گوشت کے اس ٹکڑے کے اور بچے نہیں ہو سکتا تھا جو آپ نے اس کے پر دیکھا تھا اور اگر بادشاہ سلامت اس کی تحقیق کر لیں تو ہو سکتا ہے کہ ان کے سامنے یہ بات واضح ہو جائے کہ کیڑے کے کچھ خاصیتیں ان کے خلاف یہ سازش تیار کی ہو اور وہی یہ گوشت اس کے کمرے لے گئے ہیں اور وہی رکھ دیا ہو۔ اس لئے کہ جب کسی ٹکڑے کے کچھ خاصیت کا ٹکڑا ہو تو سارے پرانے سانس کے گرد اکٹھا ہو جاتے ہیں اور جب کسی کتے کے پاس کوئی ڈبی ہوتی ہے تو اس کے گرد بہت سے

کے منع ہو جاتے ہیں۔ گیڈو نے تو اب تک بہت سے ضعیف کام کئے ہیں آپ کی خاطر ہر قسم کا نقصان برداشت کرتا رہا ہے۔ آپ کے آرام کے لئے ہر طرح کی تکلیف ادا ہوا ہے۔ اور آئی ٹیکس کے کوئی راز آپ سے چھپا کر نہیں رکھا۔

جس وقت شیر کی ماں باجس کر رہی تھی ایک ستر گھنٹہ شیر کے پاس آیا اور اسے گیڈو کے بے گناہ ہونے کی اطلاع دی۔ اس پر شیر کی ماں نے کہ جب کہ باوجود سزا کو گیڈو کی بے گناہی کا علم ہو گیا ہے تو اس کا یہ فرض بنتا ہے کہ سزا شیوں کو ہرگز معاف نہ کریں گا کہ جس کی اس کے بعد اس سے بڑی سزا ش تیار کرنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ بلکہ انہیں سخت سزا دیں۔ تاکہ وہ دوبارہ ایسی حرکت نہ کریں کسی جھگڑے کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ کسی افسانہ فراموشی پر مبنی کے لئے بے باک بھٹکی سے گریز کرنے والے اور آخرت پر یقین نہ رکھنے والے کے معاملہ پر تکرر کرے۔ بلکہ ایسے گھس گھس تو اس کے گل کا پیرا بدلتا چاہئے۔

آپ نے ٹیکسی تیزی اور جلد بازی کا انہماک کچل لیا ہے۔ جو شخص کسی معمولی بات پر غضبناک ہو جائے وہ کسی بڑی بات پر بھی راضی نہیں ہو سکتا۔ آپ کے لئے سب یہ ہے کہ آپ گیڈو پر شفقت اور مہربانی کریں اور اس کے بارے میں جو آپ کی طرف سے جو ہر دوسرا سوچ ہو گیا ہے اس کا انکار کریں۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو کسی حال میں بھی چھوڑنا نہیں چاہئے۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو بھائی دکھاری مسمن قتل و قہر دہائی لوگوں سے محبت و محبت سے گریز کسی کو تکلیف پہنچانے سے انتہاب اور اپنے دوست احباب کے کام آنے میں مصروف ہوتے ہیں غور انہیں اس کے لئے بہت تکلیف افزائی ہے البتہ جن لوگوں کو چھوڑ دینا ضروری ہوتا ہے تو یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو حراستی پر مبنی ناقدوں کی بے وقافی رہی سے دوری نفس و لجاجت اور آخرت کے ثواب و عذاب سے سکر ہونے میں مشغول رہیں۔ آپ گیڈو کو آزاد کرنا کرنا چاہتے ہیں اس لئے اسے اپنے ساتھ رکھنا آپ کے لئے بہت مناسب ہے۔

اس کے بعد شیر نے گیڈو کو بلایا اور اس سے اپنے وہ بچے کی مصروفیت کی اور اس سے اچھے سلوک کا وعدہ کیا اور کہا۔ میں تم سے مصروف چاہتا ہوں اور جیسے تمہارے منصب

ہو بارہ کا ذکر کرتا ہوں۔ گیارہ نے کہا۔ سب سے بڑا دوست ہمارا ہے جو اپنے ملازم کے لئے اپنے دوست کا نقصان چاہے اور جو جتنی وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے اس کے لئے پسند نہ کرے یا اس کی خواہش کی پیروی کرتے ہوئے اسے قاتل بات کھوار چھوڑ دیتی ہے۔ چنگیز کاوش کرے۔ دوستوں کے اور میان اس طرح کی صورت نکال دیتی رہتی ہے۔ چنگیز بادشاہ سلامت کو معلوم ہے کہ انہوں نے میرے ساتھ کیا رویہ اختیار کیا تھا اس لئے اگر میں یہ کہوں کہ مجھے ان پر اصرار نہیں کرنا چاہئے۔ بادشاہوں کو بھی ایسے لوگوں کو اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہئے جنہیں وہ سخت ترین عداوت سے چمکے ہوں نہ یہ مناسب ہے کہ ایسے لوگوں کو ہاتھلے ہی رہ کر رہا جائے اس لئے کہ کسی منصب دار کو خود مختاری کر دیا جائے پھر بھی وہ عزت و توقیر کا مستحق ہوتا ہے۔ لیکن بادشاہ نے اس کی باتوں پر کوئی اطمینان نہ دیا۔

پھر اسے کہا۔ میں نے تمہارے اختلاف و اختلاف کو ابھی طرح پرکھا ہے۔ اور تمہاری امانت داری نہ فائز اور صداقت کا مجھے ذاتی تجربہ ہوا ہے۔ مجھے ان خلیفہ سازوں کے صورت کا علم بھی ہو گیا ہے جنہوں نے مجھے تمہارے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی ہے میں اپنے دل میں جھنجھکیاں بھی اور ٹیکہ لوگوں کا سرچہ دیتا ہوں۔ اچھا آدمی ایک مرتبہ کے مسنہرے سونے کی جگہ سے ہار کی بدستور کو ہٹا دیتا ہے اور اب جبکہ ہم تم پر اصرار کر رہے ہیں جھنجھکیاں بھی ہم پر اصرار کرنا چاہئے۔ اس سے جھنجھکیاں اور ہمیں سب کو کوئی حاصل ہوگی۔ چنانچہ اس کے بعد گیارہ نے اپنے پہلے منصب پر واپس آ گیا۔ بادشاہ نے اس کی عزت و توقیر میں حریص اضافہ کیا اور وہ بادشاہ کے حریص ہوتا چلا گیا۔

باب 10

ایلاڈ پلاڈ اور ابراہمت

شاہِ اعظم نے یہ اسے کہا۔ میں نے یہ مثال تو سن لی ہے اب مجھے ان چیزوں کے حلقہ کوئی مثال دینا ہے۔ جن کو اختیار کرنا برادر شاہ کے لئے ضروری ہے؟ تاکہ وہ ان سے اپنی بادشاہت کی حفاظت کر سکے اور اسے استحکام دے سکے۔

وہ علم سے حکومت کرے یا سرت سے یا شجاعت سے یا طاقت سے؟

یہ اسے کہا سب سے اہم وہ چیز جس کے ذریعے کوئی بادشاہ اپنی حفاظت کر سکتا ہے وہ علم ہے۔ اسی سے طاقت قائم رہتی ہے۔ علم ہی تمام سلطنت کی بنیاد ہے اور اسی پر ان کا انحصار ہے سب سے اچھا بادشاہ وہ ہے جو اس بادشاہ کی مانند ہو جس کے حلقہ کو کبھی بچانے کی ضرورت نہ ہو۔

ایک بادشاہ تھا جس کا نام پلاڈ تھا اور اس کا ایک وزیر تھا جسے ایلاڈ کہتے تھے۔ وہ دو ماہی دوزلوں کو چھوڑ گیا۔ ایک مات ایسا ہوا کہ بادشاہ نے اسے خوب دیکھے جن کی وجہ سے وہ بہت گھبرا گیا۔ اسی عالم میں اس کی آنکھ کھل گئی۔ پھر اس نے چند قتل کو دیکھا اور اس کے ظاہر کی تعبیر جان کر یہ سمجھ گیا کہ وہ اسے حاضر ہو سکے تو بادشاہ نے جو کچھ دیکھا تھا ان کے سامنے جان لیا۔ اس نے کہا۔ بادشاہ سلامت نے واقعی مجھ پر یہ دیکھی ہیں اگر وہ ایسی بات ان کی بہت دیر تو ہم ان کی تعبیر چاہیں گے۔ بادشاہ نے کہا ٹھیک ہے۔ انہیں بہت دیر پہنچی ہے مگر وہ چلے گئے۔ اور اپنے من سے کسی ایک کے گھر میں بیٹھ

ہو کر مشورہ کرنے کے لئے اور کہنے لگے۔ ہمارے پاس دستِ علم ہے اور اس کے ذریعے تم اپنا
 بدلہ لے سکتے ہو اور اپنے دشمن سے انتقام لینے میں کامیاب ہو سکتے ہو۔ جس میں معلوم ہے کہ
 بادشاہ نے پچھلے دنوں ہمارے بارہ ہزار آدمی ہمارے لئے بھیجے ہیں۔ اب اس نے ہمیں اپنے بازو
 دیے ہیں اور ہم سے اپنے غلاموں کی تعمیر ہو چکی ہے۔ آؤ ہم اسے سخت دشمن بنا لیں اور
 اسے خوب ڈرا لیں تاکہ وہ خوف زدہ ہو کر وہ جگہ کے جو ہم کہیں۔ ہم اسے کہیں گے کہ
 اپنے عزیز و اقارب ہمارے محلے کے گرد جا کر ہم انہیں قتل کر دیں اس لئے کہ ہم نے اپنی
 نیکوئیاں میں دیکھا ہے اور ہماری رائے ہے کہ جو بگڑا ہوا ہے اسے دیکھا ہے اس کی وجہ سے جس
 شرمی آپ چلا ہوئے والے ہیں اسے صرف اسی صورت میں دیکھ لیا جاسکتا ہے کہ جس
 لوگوں کو ہم ہمیں ملان کو قتل کر دیا جائے۔ اور اگر بادشاہ کے کہنے میں لوگوں کو قتل کرنا چاہتے
 ہو تو مجھے ان کے نام بتانا تو ہم کہیں گے۔ حکام ملت جرات آپ کی تمام عیالوں سے آپ کو
 زیادہ عزیز ہے اور آپ کا بیٹا جو جرات آپ کو سب سے زیادہ پیارا لگا ہے اور آپ کا چچا اور
 بھائی اور آپ کا دوست ملے اور آپ کا خادم ہنس کا اور آپ کی بہن کا اور آپ کو
 وہ اچھی خبر کا تبادلہ کر دے بھی نہیں کر سکتے اور آپ کا وہ گھوڑا جس پر آپ سوار ہیں جسکے
 سوار ہوتے ہیں اور وہ وہ اچھی جرات سے اچھی کے اور کردہ جاتے ہیں اور وہ جو درکار اور
 طاقتور تھی اونٹ اور حکیم کہہ دیں جو دنیا کا علم حاصل ہے یہ سب ہمیں ملتا ہے۔ اس طرح
 ہم بادشاہ سے انتقام لے سکیں گے۔ مگر یہاں سے کہیں گے کہ بادشاہ سلامت انجن لوگوں کے
 ہم نے نام لے ہیں ان کو قتل کر کے ان کا خون پاکہ خوش میں بکری اور آپ اس میں جھنڈ
 جائیں۔ مگر جب آپ خوش سے فطرس کے دو ہم سب سے منہ نہ کرنا آپ کے گرد چکر لگائیں
 کے اور آپ کو دم کریں گے آپ کا خون صاف کریں گے آپ کو خوشیوں اور پانی سے نہا لیں
 گے مگر آپ اپنے وقت پہلو اور نوزدوں کے اس طرح اپنے آپ کی اس صحبت کو اور کر
 دے گا ہا کا آپ کے حلق بچھ اور چڑھے۔ بادشاہ سلامت اگر آپ ان عزیزوں کی
 موت پر صبر کریں گے اور انہیں اپنے آپ پر قربان کر لیں گے تو اس صحبت سے نجات
 حاصل کر لیں گے اور آپ کی سلطنت قائم رہے گی اور آپ سے ہر شے چاہیں چاہیں
 گے۔ لیکن اگر آپ نے ایمان کیا تو ہمیں دے چکے ہیں آپ کی حکومت قائم رہے گی اور

آپ خود ہلاک ہو جائیں گے۔ اگر بادشاہ نے ہماری یہ بات مان لی تو پھر ہم جس طرح چاہیں گے گل کر دیں گے۔

انہوں نے ابھی طور سے یہ بات کہی تو ساتویں روز بادشاہ کے پاس آئے اور کہنے لگے بادشاہ سلامت! ہم نے اپنی آنکھوں میں آپ کے خوابوں کی تصویر دیکھی ہے اور آج میں میں اس پر غور کر رہا ہوں۔ بادشاہ سلامت! آپ کا انتقال ابھی بخیر ہے۔ ہم صرف تمہاری بی بی کی رائے کا اعتماد کر سکتے ہیں اس پر بادشاہ نے حاضرین کو دربار سے رخصت کر دیا اور ان کے ساتھ مجھے میں اپنے کیا۔ انہوں نے جو بات آج میں میں نے کہی تھی اسے قادی۔ تو اس نے کہا کہ میں ان لوگوں کو گل کر دوں تو میرے لئے زندگی سے موت بہتر ہے۔ یہ تو میری اپنی جان کے برابر ہیں۔ موت تو بہر حال آتی ہے اور زندگی اور زندگی بہت تھوڑی ہے اور میں ابھی بادشاہ بھی نہیں رہوں گا۔ میرے لئے مرنا اور ان چیزوں سے مرنا ایک برابر ہے۔ چڑخوں نے کہا کہ آپ ناراض نہ ہوں تو ایک عرض کرتے ہیں اس نے انہیں اجازت دی تو وہ کہنے لگے۔ آپ نے دوسروں کی جان کو اپنی جان سے ترجیح دے کر درست بات نہیں کہی۔ آپ اپنی طاعت بچے اور اپنے ملک کو بچا ہے اور اس بات پر عمل بچے جس میں جتنی طور پر آپ کے لئے بڑی توقعات ہیں اپنے ان ہم وطنوں میں وہ کمالی آنکھوں کو غلط دیکھتے۔ جن کی وجہ سے آپ کدورت و شرف حاصل ہے۔ اپنے چیزوں کو ترجیح دے کر اور اس جھیم سر کو ترک کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالئے۔ بادشاہ سلامت! انسان اس زندگی سے محض اپنی جان سے محبت دیکھنے کی وجہ سے مر جاتا ہے اور اپنے دوست احباب سے اس کی محبت میں اس لئے ہوتی ہے کہ وہ ان سے اپنی زندگی میں کوئی فائدہ حاصل کر سکے۔ آپ کی زندگی کا انحصار فیضی قادی کے ہمارے بادشاہات پر ہے اور آپ نے یہ بادشاہات کھنوں اور ساتوں کی مشقت اٹھا کر حاصل کی ہے یہ کمال مناسب بات نہیں کہ اس کی کوئی اہمیت آپ کے دل میں پائی نہ ہے۔ آپ ہماری بات غور سے نہیں اور اپنے دل کی آرزوؤں پر قہر فرمائیے اور اس کے سوا اپنی کام چیزوں کا خیال پھر نہیں اس لئے کہ ان کی کوئی حیثیت نہیں۔

بہش بادشاہ نے دیکھا کہ چڑخوں نے اس سے بہت محنت باتیں کہی ہیں۔ اور

بری جہالت کہ لڑائی ہے تو اس کا حکم اور جوہ کیا اور ان کے پاس سے انھیں کراہنے کرے میں
چاہا کیا اور نہ کے بل کر کر زار اور ظہور نے لگا کر اس طرح ترپنے لگا جس طرح وہ پہلی توجہ
۱۱ جہ پائی سے اب آگئی ۱۲۔ اپنے آپ سے کہنے لگا کہ مجھے معلوم نہیں کہ میرے دل میں
کس چیز کی قدر و قیمت زیادہ ہے۔ سلطنت کی یا اپنے عزیزوں کے کل کی کہ مجھے تو ہر ساری
زندگی خوشی بسر کرنے کی اور یہ سلطنت بھی بچھڑ نہیں رہے گی۔ اگر میں اپنا وقت کو نہ کچھ
سکوں تو مجھے اس زندگی کی کیا ضرورت ہے؟ جب میرا روز باریا لڑی فرم ہو جائے تو میں اپنی
حکومت کا حکام کیسے چلاؤں گا؟ میں اپنے معاملات کیسے درست رکھ سکوں گا۔ جب میرا
طبیب آجی اور میرا جماد محرم لڑی ہلاک ۱۳ جائیگا میرے بارگاہی کون کیسے گا اگر میں
چند دنوں کے کہنے پہاں سب کچھ کر دوں تو ان کے بعد وہ کیا نہیں رہ کر کیا کر دوں گا؟

بادشاہ کے اس قسم اندیشہ کی خبر دور دور تک پھیل گئی۔ جب ایلا نے بادشاہ کی یہ
اگر وہ حالت دیکھی تو اس نے اس کے حلق کا پی غور کر لیا اور کہنے لگا۔ میرے لئے یہ
متاسب نہیں کہ جس بات کو بادشاہ نے مجھ سے چھپا رکھا ہے میں اس سے خود ہی چھوں پھر وہ
ہمراہت کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ جب سے میں بادشاہ سلامت کی خدمت میں ہوں
میں نے آج تک کوئی کام میرے حضور سے چھپے نہیں کیا لیکن اب مجھے معلوم ہو رہا ہے
کہ وہ مجھ سے کوئی بات چھپا رہے ہیں اور اس کی وجہ میں نہیں جانتا مجھ پر پہلے میں نے
انہیں چند دنوں کے ساتھ طبیب کی میں بیٹھے ۱۴ دیکھا تھا مجھے حدیث ہے کہ کہیں بادشاہ نے
انہیں اپنا کوئی راز بتا دیا اور انہوں نے کوئی ایسا مشورہ نہ دیا جو جس سے ان کو کوئی نقصان
پہنچے۔ اس لئے آپ ان کے پاس جائیں اور ان سے صورت حال معلوم کر لیں ۱۵۔ مجھے بھی
تائیں اس لئے کہ میں خود ان کے پاس نہیں جاسکتا۔ شاہ چند دنوں نے انہیں کوئی خبر بار
دکھا کر کہی ظہور دین لگا دیا ۱۶ مجھے معلوم ہے کہ جب کوئی بادشاہ داراں ۱۷ ہے تو وہ کسی سے
مشورہ نہیں لیتا خواہ سالہ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵

کہ جب مجھے کوئی کم لائق ہوتا ہے تو اس دورانِ اہمیت میرے پاس آ جاتے تو میرا وہ کم فوری ہو جاتا ہے۔ آپ اس کے پاس جائیں اور رگڑ کرے کام لیں۔ ان سے ایسے ایسا نہیں سمجھ کر کریں کہ جس کے حلق آپ جانتی ہیں کہ ان کا دل اس سے خوش ہو سکتا ہے۔ اور ان کا کم اور ہو جاتا ہے کہ مجھے بھی ان کے جواب سے آگاہ کریں۔ اس سے ہمیں اور کچھ ملے گا۔

اس کے بعد اہمیتِ بادشاہ کے پاس گئی اور اس کے ہاتھ پر بے ہو کر بیٹھ گئی اور کہنے لگی۔ بادشاہ سلامت! کیا بات ہے؟ آپ نے چڑھوں سے کیا سنا ہے؟ میں آپ کو پریشان رکھ رہی ہوں۔ مجھے بتائیے آپ کا کیا ہوا ہے؟ اگر میری فرض ہے کہ آپ کے لمبے شریک ہوں اور آپ کی خوشامی کریں۔ بادشاہ نے کہا: لکھو! مجھ سے یہ نہ پوچھیں۔ اس طرح میرے لمبے شریف ہو گا۔ یہ ایک لمبی بات ہے کہ آپ اس کے حلق نہ پوچھیں۔ اہمیت نے کہا۔ آپ کے دل میں میرا جو مقام ہے اس کا کوئی اور مستحق ہے؟ تو اس میں سب سے زیادہ کامل طریقہ دانشندی اس شخص کی ہے کہ جب اس پر کوئی سمیت آ جائے تو اپنے آپ پر قابو رکھے اور اپنے غیر خواہوں کی بات سننے کا وہ اس سمیت سے تہہ دانشندی، غور و فکر اور مشاہرت سے نہایت حاصل کر سکے۔ بڑے سے بڑا گناہ کا بھی ان کی رست سے عام نہیں ہوتا۔ آپ کسی قسم کا لم نہ کریں کیونکہ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ اس سے جان بگڑے گا اور اس کو خوشی ملے گی۔ بادشاہ نے کہا مجھ سے کہ نہ بڑھو۔ تو نے تو مجھے مشکل میں ڈال دیا ہے کہ بات تم مجھ سے بڑھ رہی ہو اس میں کوئی خیر نہیں۔ اس لئے کہ اس کا انجام میری اور تمہاری ہلاکت کے علاوہ بہت سے اہل دار کی ہلاکت بھی ہے۔ چڑھوں کا خیال ہے کہ تجھے اور تمہارے علاوہ میرے بہت سے عزیزوں کو کٹ کر دینا بہت ضروری ہے لیکن تم لوگوں کے بعد میری زندگی میں کیا لفظ رہ جائے گا جو شخص بھی یہ بات سنے گا کم اور دکھ میں مبتلا ہو گا۔ جب اہمیت نے یہ بات سنی تو گھبرا گئی۔ لیکن اس نے بادشاہ کو اپنی گھبراہٹ کا علم نہ ہونے دیا اور کہنے لگی۔ بادشاہ سلامت! آپ مگر نہ کریں ہم سب آپ پر فدا ہیں۔ میری طرح کی اور بھی نظام زار ہیں ہیں جن سے آپ کو خوشی مل سکتی ہے لیکن بادشاہ سلامت! میں آپ سے ایک درخواست کرتی ہوں اور اس درخواست کا واحد

جب آپ سے بحری موت اور غلوں سے بادشاہ نے کہا کیا ہے اور اس نے کہا میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ اس کے بعد آپ کسی چیز پر غور نہ کریں اور جب تک آپ کو حقیقت حال معلوم نہ ہو جائے اور آپ کا کل اعتماد لوگوں سے مشورہ نہ کریں۔ اس وقت تک ان چیزوں میں سے کسی سے بھی مشورہ نہ کریں۔ اس لئے کل نہایت بڑی بات ہے اور آپ اپنی کوکل کردہی کے انہیں پھر سے زندہ کرنا آپ کے بس میں نہ ہوگا۔ کسی کا قول ہے کہ جب ہمیں کوئی سوتی ملے اور اس میں کوئی غلطی نظر نہ آتی ہو۔ اسے اس وقت تک نہ جھگڑو جب تک اسے کسی امیر جہری کو زندہ کھالو۔ بادشاہ سلاست! آپ اپنے دشمنوں کو نہیں جاننے کہ یہ چیز آپ کو بالکل ہنڈ نہیں کرتے۔ آپ نے کل غلامان کے بارہ ہزار آدمی قتل کر دئے ہیں۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ ان کا ان لوگوں سے کوئی تعلق نہیں آپ کو انہیں بچا خواب تاہی نہیں چاہئے قصور جو دیگرانہوں نے کیا ہے اس کیجئے کہ اسے جہ سے جہ آپ کے اور ان کے درمیان موجود ہے۔ تاکہ وہ آپ کو اور آپ کے مزاحوں کو چاک کر کے اپنا قصد حاصل کر لیں۔ بحری مارنے یہ ہے کہ اگر آپ نے ان کی بات مانی اور ان کے کہنے کے مطابق اپنے مزاحوں کو قتل کر دیا تو وہ آپ کے خلاف کامیابی حاصل کر لیں گے اور پھر آپ کی بادشاہت ان کے افسروں میں چلی جائے گی۔ جیسا کہ پہلے ان کے ہاتھ میں تھی۔ آپ بحیم کماروں کے پاس جائیں وہ جہ سے ادا اور عالم آدمی ہیں۔ آپ ان کو اپنا خواب سنائیں اور ان سے نصیر پوچھیں۔

جب بادشاہ نے یہ باتیں سنیں تو اس کی بیٹائی اور ہو گئی۔ اس نے محو زاحیر کرنے کا حکم دیا اور بحیم کماروں کی طرف روانہ ہو گیا جب ان کے قریب پہنچا تو کھڑے سے اتر چلا اور انہیں جھک کر سلام کیا۔ اور سر جھکائے ان کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ بحیم کماروں نے اس سے پوچھا۔ بادشاہ سلاست! کیا بات ہے؟ میں آپ کا رنگ بدلا ہوا دیکھ رہا ہوں بادشاہ نے کہا میں نے آٹھ خواب دیکھے ہیں اور وہ چیزوں کو سنائے ہیں مجھے حدیث ہے کہ ان کی نصیر سے جو کچھ معلوم ہوا ہے اس کی وجہ سے کوئی بڑی مصیبت مجھ پر نہ آجائے۔ اور انہیں بحری بادشاہت نہ ملے گی۔ کہا انہیں۔ کہا اگر آپ اپنے کردہی سے اپنے خواب سنائیے۔ جب بادشاہ نے ان کو خواہش سنائی تو انہوں نے کہا۔ بادشاہ

سلامت اگلی گزند کریں اور خوف نہ کھائی۔ آپ نے جو دوسرے چھلیاں کھڑی رکھی ہیں ان کا مطلب یہ ہے۔ بہادر کے بادشاہ کی طرف سے ایک ایسی ایما آپ نے کرتا ہے کہ جس میں سفید سوچوں اور سرخ طاقت کے دو پاروں کے جن کی قیمت چار ہزار اشرفیاں ہو گی۔ اور اسے لے کر وہ آپ کے سامنے کھڑا ہوگا اور جو دھلیں آپ نے دیکھیں ہیں کہ آپ کے پیچھے سے اڑ کر آپ کے سامنے آ کر بیٹھیں اس کا مطلب یہ کہ رخ کے بادشاہ کے بادشاہ کی طرف سے اور کھڑے سائے لے گئے۔ جن کی بکھر چوڑی داغیں ہیں۔ اور وہ آپ کے سامنے کھڑے۔ ہونا گئے۔ اور جو سائب آپ نے اپنے پاؤں پر چلا دیکھا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کھنکھن کے بادشاہ کی طرف سے کوئی ایسا شخص آئے گا جو خاص فواد کی ایسی کھواری کر آپ کے سامنے بیٹھیں اور جس کی مثال نہیں ملتی۔ اور جو آپ نے دیکھا ہے کہ آپ کا جسم روشن سے روشن ہو گیا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کاروان کے بادشاہ کی طرف سے آپ کو ایسا خزانہ لے گا جو انہیں لے گا جو روٹی کرے گا اور جو آپ نے دیکھا ہے کہ آپ اپنے جسم کو پانی سے دھو رہے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دھوین کے بادشاہ کی طرف سے آپ کو سنا۔ خبر کا شان لباس لے گا۔ اور جو آپ نے دیکھا ہے کہ آپ ایک سفید چاند پر کھڑے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کیدور کے بادشاہ کی طرف سے آپ کو ایک سفید چاند لے گا۔ جس کا ستارہ کھڑے بھی نہیں کر سکتے اور جو آپ نے دیکھا کہ آپ کے سر پر آگ کی طرح کی کوئی چیز ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں کے بادشاہ کی طرف سے آپ کو ایسا تاج لے گا جو خاص ہونے کا ہوگا۔ اس میں سوچوں اور طاقت کا جوا ہوگا اور آپ نے جو ہندو دیکھا ہے جس نے آپ کے سر پر چھائی ماری ہے تو اس کی تعبیر میں آج نہیں ہٹاؤں گا لیکن یہ آپ کے لئے کوئی نقصان دہ نہیں ہے۔ اس لئے آپ کو گزند نہ کریں۔ اس سے صرف آپ کے کسی مزاج کی ہراسی کا اظہار ہوتا ہے۔ بادشاہ سلامت! یہ ہے آپ کے خواہش کی تعبیر۔ وہ یہ اپنی اور کامدہ پر سب ساتوں کے ہوا آپ کے پاس آ جائیے گا آپ کے سامنے دست بستہ کھڑے ہوں گے۔ جب بادشاہ نے یہ سب کچھ سنا تو جبکہ کہہ رہے تھے کہ میں کوئی اور نہ مانگا آ گیا۔

جب سات دن گزرے تو کامدوں کے چنگے کی اطلاع آ گئی۔ بادشاہ اپنے

حق پر جلوہ افروز ہوا اور تمام ممالک کو شرفِ مملکت مل گیا۔ اور جس طرح کہدر میں نے اسے بتایا تھا اس کے مطابق تھا کہ بھی آنے لگے۔ جب بادشاہ نے یہ سب دیکھا تو اسے کہدر میں کے علم پر بڑی حیرت اور خوشی ہوئی اور کہنے لگا۔ میں نے چڑاؤں کو خوب سزا کر اچھا نہیں کیا۔ انہوں نے ایسا مشورہ دے دیا کہ اگر اڑاک کی رحمت میرے مثال حال نہ ہوتی تو میں بے یار ہو جاتا۔ اور دوسراں کو بھی بے یار کر دیتا۔ اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ وہ صرف جھگڑے اور گھس دھسوں سے ہی مشورہ کرے۔ ابراہمت نے مجھے اچھا مشورہ دیا اور میں نے اسے قبول کر لیا۔ اور اس وجہ سے مجھے کامیابی نصیب ہوئی۔ لہذا تم سب تھانف اس کے سامنے رکھ دو کہ وہ جس کو چاہے پسند کرے۔ مگر اس نے اچھا نہ سے کیا یہ چاہا اور کپڑے ملے۔ اور میرے ساتھ گھر لایا۔ مگر ابراہمت اور حورقاہ کو بلا دیا اور اچھا نہ سے کیا کہ یہ سب ان کے سامنے رکھ دو۔ ۱۰ کہ بیانی پند کے مطابق لے لیں۔ ابراہمت نے تاج لے لیا اور حورقاہ نے خوب صورت کپڑے ملے۔

بادشاہ کی یہ بات سنی کہ وہ ایک رات ابراہمت کے پاس اور ایک رات حورقاہ کے پاس رہتا تھا۔ اور اس کا یہ تصور بھی تھا کہ وہ جس کے پاس ہوتا۔ وہ اس کے لئے چادر تیار کرتی اور اسے نکالتی۔ بادشاہ ابراہمت کی پاری کے دن ان کے پاس آ پاس نے اس کے لئے چادر تیار کر رکھے تھے۔ وہ چادر کا قبال لے کر تاج پہنے ہوئے اس کے پاس آئی۔ حورقاہ کو جب یہ پتہ چلا تو اسے ابراہمت پر دل شک پیدا ہوا۔ اس نے وہ لباس پہنا اور بادشاہ کے سامنے سے گزری۔ وہ کپڑے اس کے پیچھے کی روٹھی کے ساتھ سورج کی طرح چمک رہے تھے۔ جب بادشاہ نے اسے دیکھا تو اسے بہت ابھگی لگی اور ابراہمت سے کہنے لگا۔ تم نے تاج لے کر چھوٹی کی ہے۔ یہ لباس تم نے کیوں نہ لیا جس کی خاطر کوئی لباس ہمارے خزانے میں نہیں ہے۔ جب ابراہمت نے بادشاہ کی زبان سے حورقاہ کی تحریف اور اپنی ذمت کو ختم کر دیا تو اسے بہت ہنسنا پڑا۔ اس نے وہی قبال بادشاہ کے سر پر دے دیا۔ چادر بادشاہ کے سر پر بہہ گئی۔ بادشاہ اپنی منگ سے خوراک اچھا نہ لایا۔ اور اسے کہا کہ وہ کھانا نہیں کھا۔ اس تک کہ بادشاہ ہوں۔ اس چال نے میری کس طرح تو چیں کی ہے اور میرے ساتھ اس نے جو سلوک کیا ہے تم کو کچھ ہے ہو۔ چاہا اسے لے چلا اور اسے ابھی گل کر دو۔ اس پر زرا

میں ترس نہ کھاؤ۔ اچھا ڈارشاہ کے پاس سے اٹھ کر چلا گیا۔ اس نے سوجا۔ جب تک ڈارشاہ کا حضور نہ جاتے میں اسے کچل نہیں کر دوں گا۔ یہ ایک جھنڈ صورت ہے اور اس جیسی صورت میں ہی ہوا کرتی ہیں۔ ڈارشاہ بھی اس کے بغیر میر نہ کر سکے گا۔ اس نے ڈارشاہ کو موت سے چاہا ہے۔ اور اس کے لئے جو اہم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ہماری اس سے بڑی ترقات واجبہ ہیں۔ کیا خبر ڈارشاہ کو مل کہہ اسے کہ تم نے اسے کچل کرنے میں تاخیر کیوں نہ کی مجھ سے دو بارہ کیوں نہ بچ لیا۔ میں اسے اس وقت تک کچل نہ کروں گا جب تک ڈارشاہ سلامت اپنے فیصلے پر دوبارہ غور نہ کرے۔ اگر میں نے اسے اپنے فیصلے پر چیلن دیکھا تو اسے زعمہ سلامت واپس لے آؤں گا اور یہ میرا بڑا اہم کام ہو گا۔ ابراہیم کو کچل ہونے سے بھی بچا ہوں گا اور ڈارشاہ کے دل کو بھی۔ سب لوگوں پر یہ ایک بڑا صحن ہو گا۔ اور اگر میں نے ڈارشاہ کو اپنے فیصلے پر غور دیکھا تو اسے کچل کر دینا کوئی مشکل نہ ہو گا۔

اس کے بعد وہ ابراہیم کو اپنے کمرے لے گیا اور اس کی خدمت اور عبادت کیلئے ایک امانت دار خادم مقرر کر دیا تاکہ وہ اس کے انجام دہ اور ڈارشاہ کے حکم کا انتظار کر سکے۔ پھر اس نے اپنی حکمرانوں سے رنگ لی اور بڑی دشمن صورت بنا کر ڈارشاہ کے پاس آیا اور کہا میں نے ابراہیم کے حلق آپ کے حکم کی تعمیل کر دی ہے یہ سننا تھا کہ ڈارشاہ کا حضور کا نور ہو گیا اور اس کو ابراہیم کا حسن جمال یاد آنے لگا وہ بہت غم زدہ ہو گیا لیکن میرا ارادہ ابراہیم کا انتظار کرنا رہا اس کے ساتھ اسے اچھا ہے یہ بچے میں بھی جھجک محسوس ہو رہی تھی کیا واقعی اس نے اس کے حکم پر عمل کر دیا ہے؟ اسے اچھا لگا کی راضندی کی وجہ یہ کہ قیاسی کس نے یہ کام نہیں کیا ہو گا۔ اچھا لگنے میں اسے پھر یہ ظاہر ہوں سے دیکھا اور سب کو کچھ گیا۔ پھر اس نے کہا "دارشاہ سلامت! تم نہ سمجھتے، چنانچہ نہ ہوئے۔ تم کرنے اور بچ جان ہونے سے کچھ نہ کہیں گے۔ پھر تم کو کچھ نہ دیتا ہے۔ دارشاہ سلامت! میرے بچے۔ آپ آپ کے اختیار میں کچھ نہیں۔ اگر آپ پسند فرمائیں تو آپ کو کوئی ایسی بات بتاؤں جس سے آپ کو کچھ تسل حاصل ہو۔ ڈارشاہ نے کہا۔ سناؤ اچھا دیکھنے لگا۔ لوگ جان کر رہے ہیں کہ:-

30۔ کبوتر اور کبوتری

ایک کبوتر اور کبوتری نے اپنا گھونٹ گھر دھرم کے دالوں سے بھر رکھا تھا۔ کبوتر نے کبوتری سے کہا۔ ابھی تو ہمیں سراسر اسی کھانے چنے کی چیز میاں مل جاتی ہیں اس لئے ہمیں اس ذخیرے سے کچھ نہیں کھانا چاہئے۔ جب سردی آ جائے گی اور سراسر اسی کھانے کی کوئی چیز نہیں ملے گی تو ہمارے گھونٹے میں آ جائیں گے اور ہمیں سے کھالیا کر دیں گے کبوتری اس بات پر مضامند ہو گئی اور کہنے لگی کہ تم نے بڑی اچھی بات سوچی ہے انہوں نے جس وقت پیمانے اپنے گھونٹے میں رکھے جسے اس وقت کھیلے تھے۔ اس کے بعد کبوتر بھی چلا گیا اور ایک عرصہ تک قاصد رہا۔ جب گرمی کا موسم آ گیا تو دانے سوک گئے اور سبز گئے۔ پھر کبوتر بھی آ گیا اس نے دیکھا کہ دانے کم ہو گئے ہیں تو کبوتری سے کہنے لگا کہ کیا ہم نے یہ کھائے ہیں کیا تھا کہ ابھی اس میں سے کچھ نہیں کھا سکیں گے۔ تو پھر تم نے کہاں کھائے۔ کبوتری نے بتیجری قصیں کھائیں کہ میں نے کبوتیں کھالیا لیکن کبوتر نہ مانا اور اسے مارا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ پھر جب بادشہ شروع ہوئی تو دانے بچک گئے اور پھول گئے تو گھونٹ بھر بھر گیا۔ کبوتر نے یہ دیکھا تو بہت چڑچڑایا اور کہنے لگا۔ تمہارے بعد یہ زندگی کس کام کی؟ اب میں قصیں مارا شروع ہوئی کہ قصیں نہیں پاسکتا۔ اب مجھے پتہ چلا ہے کہ میں نے واقعی تم پر غم کیا ہے مگر اب میں اپنے کھانے کا دارک کیسے کروں؟ پھر وہ اس کے پاس لپٹ گیا۔ وہ بہت شکمور ہوتا نہ کھاتا نہ چٹا۔ حتیٰ کہ وہ اسی طرح مر گیا۔

حلقہ آؤں سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا۔ خاص طور پر وہ شخص جسے ہم میں بڑھائی کا وہ چٹہ ہو۔ جس طرح کہ وہ کبوتر چڑچڑایا تھا۔ میں نے یہ واقعہ سنا ہے کہ۔

31۔ آؤں اور بندر

ایک آؤں کی بیٹاڑی کہا اس کے سر پر چٹوں کا ٹھیکہ تھا۔ کسی جگہ نام کرنے کے لئے اس نے وہ قصہ زمین پر رکھا۔ وہاں کی اور فست سے کوئی بندر اور چٹوں کی بھی بھری اور بھر دھرت پر چاچا حاد اس کے اچھے سے ایک دانہ گر گیا اسے لفظ نے کے لئے وہ بھر

چھوڑا لیکن اسے نہ کہہ اس کے اچھے کے ہائی مانے بھی ہوتے رہے۔

ادیشہ صحت آپ کے ملک میں بیڑوں میں تھیں جیسا آپ انہیں بھڑا کر انکی صحت کا حال کر رہے ہیں۔ صاحب آپ انہیں سمجھتے۔ ادیشہ نے جب یہ بتا دیا ہے اور جیہ ہوا کہ اہمیت انہیں باہمی ملک سے کہیں گے اور انہیں نے اپنے اسے کہتے تھے کہ تاخیر میں نہ کی؟ اگر ایک بات سن کر اس سے چھٹ گئے۔ اور فرما کر انکی کہلا دیا۔ انہیں نے کہا۔ جس ذات کا صرف ایک لہجہ ہوتا ہے وہ تو صرف ایک ذات کی ذات ہے اس کے پہلے جو مل نہیں ہوئے۔ ادیشہ نے کہتے تھے کہ اہمیت کو گل کر کے مجھے بہت کمزور کر دیا ہے۔ میرا سب کچھ یہ ہوا کہ اسے اپنے اپنے کام میں کوئی ٹیم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ہر روز گھبراہٹ کا ہے۔ اور وہ اس کی ایک کام میں کرنا ہے کہ ان کی روٹیاں میں کوئی اور آسانی بہت تھوڑی ہے لیکن جب یہ چاہی میرا کہ وہ کہیں گے کہ ان کی رعایت بہت مشکل ہوگی اور اس کا کوئی حد حساب نہ ہوگا۔ ادیشہ نے کہا اگر میں اہمیت کو عزیز کی طرح نہ کر لے گا مجھے کسی چیز کا ٹیم نہ ہوا۔ انہیں نے کہا کہ وہ طرح کے آدمیوں کو چاہتے ہیں کہ نہ کریں۔ ایک وہ ہر روز ایک کام کرنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ اس کی کوشش نہیں کرتا۔ ادیشہ نے کہا اب تو میں بھی اہمیت کو دیکھ نہیں سکوں گا۔ انہیں نے کہا وہ طرح کے آدمی بھی نہیں دیکھ سکتے ایک آگھوں کا انعام اور دوسرا اصل کا انعام۔ جس طرح آگھوں کا انعام آستانہ زمین ستاروں اور وہ دوسرے ایک کو نہیں دیکھ سکتا۔ اسی طرح اصل کا انعام ہی اور بھی چیزیں ہیں اور میں میں کوئی فرق نہیں کر سکتا۔ ادیشہ نے کہا کہ میں اپنا مفاد دیکھ لوں تو میری خوشی کی انتظار نہ رہے گی۔ انہیں نے کہا وہ طرح کے آدمی ہی خوش ہو سکتے ہیں۔ آگھوں کا وہ علم رکھتا۔ جس طرح آگھوں کا وہ دنیا پر کی چیزوں کو اور ان میں کی باتیں کو دیکھ سکتا ہے وہ دوسرے کی کا مطالعہ کر سکتا ہے اسی طرح وہ انہیں سیکھ سکتا اور ان کی کچھ باتیں سیکھتا ہے۔ آخرت کے کاموں کو مفہوم کر سکتا ہے۔ نہایت کی اور اس کے لئے کہاں ہوتی ہے اور وہ بڑے سامنے کی جاچتا ہے۔

ادیشہ نے کہا کہ میں تم سے دور ہوتا ہوں۔ تم سے بچ کر رہتا ہوں۔ انہیں نے کہا کہ وہ طرح کے لوگوں سے دور رہتا ہوں۔ ایک شخص جو کہتے ہیں کہ انکی سب سے دور

کئی دہائی نہ گزرا۔ چند خطاب۔ جو چٹوگئی میں کروں اس کی ہر ایک جگہ ٹھیک لگے گی۔ دوسرا وہ
جراہی کھانہ غیر حرم سے چاکر لکھیں رکھتا۔ اپنے کانوں کو یہی باتیں سننے سے نہیں روکتا اور
اپنے دل کو بے نیابت اور حرم و حرم سے دور نہیں رکھتا۔

بادشاہ نے کہا اب تو ابراہیم بھٹے کی ٹھیکری ٹھیک لگے گی۔ میرے ہاتھ تو اب خالی رہ
گئے۔ اچھا۔ نے کہا میں جی میں خالی ہوتی ہیں۔ وہ خبر جس میں پائی نہ ہو۔ وہ ملک جس کا
کئی بادشاہ نہ ہو اور وہ عورت جس کا کئی شہر نہ ہو۔ بادشاہ نے کہا۔ اچھا! تم تو جس بھٹے
لا جواب ہی گئے چارے ہو۔ اچھا! نے کہا۔ لا جواب تین طرح کے آدمی کر سکتے ہیں۔ وہ
بادشاہ بخراچے خزانے سے مصیبت اٹھانے اور عورت ہر اپنے پسند سکنے اور کے طمع میں جلی
جانے۔ اور وہ عالم بھٹے کیسے گل کرنے کی تو خفی ملی ہو۔

جب اچھا! نے دیکھ لیا کہ بادشاہ بہت ہی پریشان ہے تو اس نے کہا بادشاہ
سلامت بادشاہ زندہ ہے۔ یہ سن کر بادشاہ کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اس نے کہا۔ اچھا! بھٹے
تم پر غضبناک ہونے سے صرف یہ بات روکی رہی کہ مجھے تمہاری غیر خواہی اور صداقت کا
یقین تھا۔ مجھے تمہارے علم و دانش کی بنا پر توقع تھی کہ تم نے ابراہیم کو قتل نہیں کیا ہو گا۔ اس
نے اگرچہ جہاد کر لیا ہے اور بدی سخت ہاتھ لگی ہیں لیکن وہ بھی ادا نصاب پہنچانے کے
امراے سے نہیں۔ بلکہ صرف دیکھت کی وجہ سے یہ سب کچھ کیا ہے، مجھے بھی یہ چاہئے تھا کہ
اس سے دور گزر کر آنا۔ اچھا! نے بھی مجھے اسی طرح جانچ لینے اور اس بارے میں شک
میں ڈالنے کے لئے کارواہ کیا تھا۔ تم نے مجھ پر جہاد امان کیا ہے اور میں تمہارا مدد و شرف
گزارا ہوں۔ چاہا کہ میرے پاس لے کر آؤ۔

اچھا! بادشاہ کے پاس سے اٹھ کر ابراہیم بھٹے کے پاس گیا۔ اور اسے زہب و زینت
کرنے کی تجویز کی۔ اس نے بھی یقین کیا۔ پھر وہ اسے لے کر بادشاہ کے پاس گیا۔ جب وہ
اس کے پاس پہنچی تو اسے جھک کر سلام کیا اور اس کے سامنے سوجھ بوجھ کر بیٹھ گئی۔ کبھی
میں نے خدائی کا شکر بھائی ہوں اور بادشاہ سلامت کا بھی شکر یہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے
مجھ پر احسان فرمایا۔ میں نے بہت جہاد و شرف کیا تھا اس کے بعد مجھے زندہ رہنے کا حق نہ تھا
لیکن بادشاہ سلامت کا علم و حکم اور میں کی طبیعت و ہولی اس قسم پر غالب آگئی۔ پھر میں اچھا!

کا بھی شکر یہ یاد کرتی ہوں۔ جس نے میرے سحائے میں تاجر کی اور مجھے مرنے سے بچا لیا۔ اس لئے کہ اسے بادشاہ کے علم و کرم و رحمت تھی اور وہ کبھی کاہرا علم تھا۔ پھر بادشاہ نے ایلانہ سے کہا۔ تم نے مجھ پر امانت پر اور کام و عیال پر کتنا بوجھ مسلان کیا ہے تم نے میرے علم کے باوجود اسے زندہ نہ رکھا۔ حقیقت یہ ہے کہ تم نے علی آج مجھے اسے لے کرے سے سحایا کیا ہے۔ میں ابھی تمہاری خبر غور سے اور رائے لیتی ہوں کہ اس کا۔ آج سے میرے دل میں تمہارا مقام اور رکھی جگہ ہو گیا ہے جیسا اب ملک میں ہر سے اہتمام حاصل ہوں گے تم اپنی رائے سے جرحا ہو کر سچے ہو میں نے ملک تمہارے سحائے کر دیا ہے مجھے تم پر ایلانہ ہے۔ ایلانہ نے کہا۔ بادشاہ سلامت! اللہ تعالیٰ آپ کی خوشی اور بادشاہت کو ابھی قائم رکھے۔ میں اس کے فضل نہیں۔ میری تو آپ کا خادم ہوں۔ میری خواہش تو صرف یہ ہے کہ بادشاہ سلامت! اس سے جو سے سحالات میں جلدی سے کام نہ لیا کریں۔ جن میں انہیں ہر میں پیچیدگی ہو۔ اور اس واکم میں جگہ ہو جائیگی خاص طور پر اس ایک خوار و شفیق ملک کے بارے میں جس کی نظیر اس بارے میں ملک میں نہیں۔

بادشاہ نے کہا۔ ایلانہ تم نے سچ کہا ہے میں تمہاری باتوں کو تسلیم کرتا ہوں۔ میں اس کے بعد ہر چھوٹے جو سے سحائے میں دلالتی ہوں اور مجلس ساقیوں کے حضور سے کے بغیر کوئی کام نہیں کروں گا۔ پھر اس نے ایلانہ کو بہت بوجھ سحایا کہ اس سے ان چیزوں کے بارے میں مکمل اہتمام و تدبیر سے یہ جنہوں نے بادشاہ کے مزاج میں کوئلہ کرنے کے لئے کہا تھا۔ تب ایلانہ نے اس سب کوئلہ کر دیا اس طرح بادشاہ اور اس کی مرضی سب کی آنکھوں کو فطرت صوب ہوئی۔ سب نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور شہر مکہ میں کے وسیع علم و حکمت کی تقریب کی۔ اس لئے کہ انہوں نے اپنے علم کی بدولت بادشاہ اور اس کی ملک اور اس کے ملک خصلت و زبردستی سے بچا لیا۔

باب 11

شیرنی، تیر انداز اور گیدڑ

شاہد عظیم نے یہ اے کہا: میں نے یہ مثال سن لی ہے۔ اب مجھے اس شخص کی مثال سنا ہے جو دوسروں کو نقصان پہنچاؤ اس لئے ڈک کر دیتا ہے کہ خود اس پر کوئی مصیبت آئی ہوئی ہے۔ اور اس کا وہی اسے غم از پائے کرنے سے صحت حاصل ہو جاتی ہے اور وہ یہاں کرنے سے آزاد ہوتا ہے۔ یہ اے کہا۔ دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش دوسری لوگ کرتے ہیں جو جاہل اور احمق ہوتے ہیں۔ دنیوی افراد کی دنیا کے لیے یہ ناپز ہوتے ہیں اور انہیں اس روش کی جزا ملنے والی ہوتی ہے۔ اس سے بے خبر ہوتے ہیں۔ اگرچہ بعض لوگ موت کے دہرہ پہنچنے کی وجہ سے اپنے کراروں کے اس دال سے بچ جاتے ہیں۔ جو دنیا میں مان پرآئے دنیا میں ہے۔ جو شخص باہتمام پر غور نہیں کرتا وہ صاحب سے بچ نہیں سکتا۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ خود مراد ہو جائے۔ یہ بات کات کوئی جاہل شخص بھی اس نقصان سے عبرت حاصل کر لیتا ہے۔ ہمارے کسی وجہ سے بچتا ہے اور بگڑاؤ کی دوسرے پر غم از پائے کرنے سے باز رہتا ہے اور باہتمام کار سے دوسروں کو ایسا پہنچانے سے احتساب کرنے کے فوائد بھی حاصل ہو جاتے ہیں۔ اس کی مثال شیرنی، تیر انداز اور گیدڑ کی کہانی ہے۔ اور شاہد نے کہا کہ اس طرح ہوا تھا۔ یہ اے کہ لوگ جان کرتے ہیں کہ۔

ایک شیرنی کسی جھگ میں رہا کرتی تھی۔ اس کے دو بچے تھے۔ ایک دن وہ دھڑلے کے لئے گئی اور ان کو اپنی کھانا میں پھنسا دی۔ اس کا شاہد عظیم وہاں سے ایک تیر انداز گزرا اس نے ان کو تیر باد کر چاک کر دیا اور ان کی کھانا بگاڑ کر لے گیا۔ جب شیرنی واپس آئی تو اس نے ان کی یہ حالت دیکھی تو بے قرار ہو کر بچھو اور دعا پڑھنے لگی۔ وہاں اس کے قریب ہی

ایک گیزر دیا کرتا تھا۔ اس نے جب اس کی بچہ دیکھ کر مٹی تو کہا۔ کیا بات ہے؟ کیا ہوا ہے؟
 شیرنی نے کہا میرے دادا بچے کوئی تھوڑی دیر آؤ گا میں کو بچا کر کے ان کی کمال اتار
 کر لے گیا ہے۔ اور ان کو یہاں دبا کر بیچک گیا ہے۔ گیزر نے کہا۔ چلاؤ تمہارا۔ اپنے آپ
 سے ہی ٹیبلٹ پھونساں تھوڑی سی تھوڑی سے ساتھ یہ سڑک اس لئے کیا ہے کہ تم دوسروں
 ساتھ یہاں بھی سڑک کیا کرتی ہو وہ بھی اپنے مزاجوں کے ساتھ ایسے ہی محبت کرتے ہیں
 جیسے تم اپنے بچوں سے کرتی ہو۔ لہذا تم بھی اس حرکت پر مرکب ہو سڑک اور دھماکی حرکتوں
 پر کیا کرتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ جیسا کہ وہ دینا بھرا گئے۔ ہر کام کا نتیجہ ۲۴ ہے تو اب ۱۲
 غراب اور ۱۲ غراب اور غراب بھی مل کر تھوڑا سا کھانے کے مطابق ہو گئے ہیں۔ جس طرح کھیت
 سے پیداوار بیج کی مقدار سے ہوا کرتی ہے۔ شیرنی نے کہا۔ ذرا اپنی بات کی وضاحت کرو
 گیزر نے کہا تمہاری اس بات کو سمجھ رہے۔ شیرنی نے کہا۔ ۲۴ سال۔ گیزر نے کہا اس عرصہ
 میں تمہاری خوراک کیا تھی؟ شیرنی نے کہا جانوروں کا گوشت۔ گیزر نے کہا تمہیں یہ خوراک
 کون لاکر دیتا تھا؟ شیرنی نے کہا میں جانوروں کا کھانا کرتی تھی اور رکھتی تھی۔

گیزر نے کہا جن جانوروں کو تم کھانا کرتی تھی۔ کیا ان کے ماں باپ نہ تھے؟
 شیرنی نے کہا کیوں نہیں تھے؟ گیزر نے کہا بھروسہ کی دیکھی بچہ دیکھ کر کیوں علی نہیں دیتی
 جیسی تمہاری نالی اور سی ہے۔ حقیقت میں تم پر جو مصیبت آئی ہے وہ علی اس لئے آئی
 ہے کہ تم نے دیکھ کر غور نہیں کیا۔ اور ان کی پاداش میں جو کچھ تمہارے ساتھ ہوئے دیکھا تھا
 تمہیں اس کا احساس نہ تھا۔

جب شیرنی نے گیزر کی یہ باتیں سنی تو اسے احساس ہو گیا کہ اس پر یہ مصیبت اس
 کے اپنے اعمال کی وجہ سے آئی ہے اس لئے کہ وہ دوسروں پر غم و زبانی کرتی رہی ہے
 چنانچہ اس نے غور کرنا چھوڑ دیا اور گوشت خوردی ترک کر کے پھل کھانے شروع کر دیے۔
 اور رہا اس کا دوست جس مشکل ہو گئی۔ جب یہ بات فائدہ دینے لگی جس جگہ اس
 باقی تھی اور جس کی گزارشات پہلے اس پر تھی اس نے شیرنی سے کہا میں یہ سمجھتی تھی کہ اس سڑک
 پانی کی بھرتی کی وجہ سے درختوں پر پھل نہیں آتا لیکن جب سے میں نے تمہیں پھل کھاتے
 دیکھا ہے حالانکہ تم گوشت خور ہو اور پھر ذائقہ چھوڑ کر دوسروں کے ذائقہ کو بڑھ کر دے ہو

مجھے معلوم ہو گیا کہ دوستوں پر معمول کے مطابق کیا آیا ہے۔ مگر ان کی حالت تمہاری وجہ سے بڑھ ہوئی ہے۔ افسوس درد شکوے، افسوس پھلوں پر کھانا سب پر جان پھلوں پر گزرا وقت کیا کرتے تھے کراپ یہ سب مادی، یاد ہو جائیگی کہ اس لئے کہ ان کے روزی میں وہ لوگ بھی شامل ہو گئے ہیں جن کا اس میں کوئی حصہ نہیں تھا، جو اس کے مادی نہ تھے۔ جب شیرینی نے فائدہ کی یہ باتیں سنیں تو اس نے پھل کھانے بھی چھوڑ دیئے اور کھاس کھا کر گزرا وہ کرنے لگی اور مہارت اور پختہ میں مشغول رہنے لگی۔

میں نے یہ مثال اس لئے آپ کے سامنے جان کی ہے تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ بعض اداہن لوگ دوسروں کو نقصان پہنچانے سے اس لئے باز آ جاتے ہیں کہ ان پر بھی کوئی مصیبت آئی ہوئی ہے۔ جس طرح کہ شیرینی نے کشت کھانا چھوڑ دیا تھا جب اس کے بچوں کی وجہ سے اس پر مصیبت آئی تھی اور پھر فائدہ کی باتوں کی وجہ سے پھل کھانے بھی ترک کر دیئے اور اپنا سارا وقت مہارت میں گزارنے لگی تھی۔ انسان کو تو اس پر غور بھی نہ پڑا وہ غور و فکر نہ کرتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ جو لوگ تم اپنے لئے پتہ نہیں کرتے دوسروں کے لئے بھی پتہ نہ کرو۔ انصاف کا تقاضا یہی ہے اور انصاف میں ہر قسم کی رضا بھی ہے اور سب انسانوں کی بھی۔

باب 12

درویش اور مہمان

شاہ و حکیم نے کہا۔ میں نے یہ مثال تو سن لی ہے اب مجھے اس شخص کی مثال
 بنانی چاہیے کام کو پہنچا دیتا ہے جو اس کے لائق ہوتا ہے اور کسی دوسرے کام میں لگ
 جاتا ہے لیکن اسے کوئی پتا نہ ہو پھر جو دن ہو کر رہ جاتا ہے۔ بیٹے نے کہا۔ لوگ بیان
 کرتے ہیں کہ۔

کرسٹ کے مہلاتے میں ایک درویش رہا کرتا تھا۔ وہ بڑا اموات گزار تھا۔ ایک
 روز اس کے پاس کوئی مہمان آیا۔ درویش نے اس کی خاطر عدالت کے لئے بھجوری
 سٹھائی جو دونوں نے کہا نہیں بھر مہمان کہنے لگا۔ یہ بھجوری تھی ابھی اور بھی ہیں۔
 میرے مہلاتے میں تو ایسی بھجوری نہیں ہوتی۔ کاشت وہیں بھی ایسی ہی ہو کر تیں۔ پھر اس
 نے کہا میرا قبیل ہے اگر آپ میری مدد کریں تو میں یہاں سے کچھ بھجوری لے جاؤں اور
 وہاں جا کر کاشت کروں۔ مجھے آپ کے مہلاتے کی زمین اس کے پہاڑ اور ان کو کاشت
 کرنے کے طریقوں کا علم نہیں ہے۔ درویش نے اسے کہا یہ کام آپ کے لئے بہت مشکل
 ہوگا۔ شاہ نے آپ کے مہلاتے کی آپ دیکھا بھروسہ کے سوائے نہ ہو کچھ نہیں اور بہت سے
 جاں ہوتے ہیں۔ ان پہاڑوں کے ہوتے ہوئے بھجوروں کی کیا ضرورت ہے جبکہ یہ موسم کے

مواقی بھی کمی ہوئی ہیں۔ وہ شخص حقدار نہیں ہوتا جو ناگن کام کے لئے روز دھوپ کرے۔ جب تک لوگ موجود ہیں بقاوت کریں گے اور ناگن جڑ سے بہ ناز ہو جائیں گے۔

یہ درویش بھرائی زبان میں باتیں کرتا تھا۔ اس کے مہمان کو اس کا کلمہ بہت پسند آیا اس نے بھی تلفظ کرتے ہوئے اس زبان میں باتیں کرنے کی کوشش شروع کر دی اور کئی دنوں تک اپنے آپ کو مشکل میں ڈالے رکھا تو درویش نے اسے کہا۔ اپنی زبان کو کھڑ کر اور بھرائی میں جھٹک کر نے کا تلفظ کر کے آپ اسی طرح مشکل میں پڑ گئے ہیں جس طرح وہ کو مشکل میں پڑ گیا تھا۔ مہمان نے کہا کس طرح ہوا تھا؟ درویش نے کہا جان کیا جاتا ہے کہ۔

32۔ کو اور فوس

ایک کو نے کسی فوس کو اٹھا کر پیچھے دیکھا تو اسے اس کی چال بہت اچھی لگی۔ اس کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ وہ بھی اسی طرح چلتا سکے۔ اس نے اس کے لئے بڑی محنت کی لیکن اسے ابھی طرح سمجھ نہ سکا پھر ایسے ہو کر اس نے چاؤ کا اپنی ٹکلی چال ہی چنار ہے۔ عمر وہ اسے یاد نہ تھی۔ چنانچہ وہ کئی ہوئی چال چل کر تمام فوسوں سے زیادہ صورت نظر آنے لگا۔ کو اپنے فوس کی چال اپنی ہی جھول گیا۔

میں نے یہ مثال آپ کے سامنے اس لئے بیان کی ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ اپنی ماورائی زبان کھڑ کر بھرائی سمجھتا چلے ہیں، لیکن وہ آپ کے لئے مناسب نہیں۔ مجھے خوش ہے کہ آپ بھرائی بھی سمجھ نہ سکیں گے اور اپنی زبان بھی بھول جائیں گے اور جب کہ وہاں جائیں گے تو آپ کو زبان بہت بڑی محسوس کی جائے گی۔

کسی نے کہا ہے۔ جو شخص دنیا کام کرے جو اس کے ہاتھ کی تیرا ہو جو اس کے آواز اچھا دے اسے نہ سمجھایا ہو اسے وہاں ہی بٹھا کر کیا جاتا ہے۔

باب 13

سیاح اور ستار

شاہد عظیم نے بے باک سے کہا۔ میں نے یہ سب سنا لیا ہے۔ اب مجھے اس شخص کی مثال سنا ہے جو ایسے شخص کے ساتھ نکلی کرتا ہے جس کے الٹ ٹیکس ملتا ہو اور جہاں یہ سفر گزاری کی بھی توقع رکھتا ہے۔ بے باک نے کہا۔ بادشاہ سلامت! حکمران کی عادات اور طریقہ تلف ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو حکمت بھی بے باک کے خواہ وہ دو عالموں پر چلتی ہو یا چار عالموں پر یا علماء میں اڑتی ہو کوئی بھی انسان سے اجتناب نہیں۔ لیکن انسانوں میں سے ایک بھی ہوتے ہیں اور برے بھی۔ بعض حکمران جانوروں، بندوں اور بندوں میں سے ایسے فرد بھی ہوتے ہیں جو محمد کے زیادہ یا کم مافی منزلت کے زیادہ کاٹھ اور نیکی کے زیادہ قدر دان ہوتے ہیں۔ لیکن عقلمند لوگوں کے لئے خواہ وہ بادشاہ ہو یا عام لوگ۔ ضروری ہے کہ وہ نیکی اس کے ساتھ کریں جس کا نالہ ہو۔ میں کہتا ہوں کہ ایسے شخص کے ساتھ نیکی نہیں کرنی چاہیے جو اس کا نالہ لے کر اس کا قدر دان نہ ہو۔ کسی کو پتہ چلے اس کی عادات اور طریقہ ہیں وہ کام اور اس طرح اس کو بھی طرح پر رکھیں۔ ان کے لئے یہ بات ہرگز مناسب نہیں کہ وہ کسی سے رشتہ داری کی بناء پر نیکی کریں جب کہ وہ اس کا قدر دان نہ ہو۔ نہ یہ مناسب ہے کہ وہ دور کے آدمی سے بھلائی نہ کریں جبکہ وہ اپنے حق میں سے ان کا دھارہ لے رہے ہیں وہ اس بھلائی کا قدر دان ہوتا ہے جس کے ساتھ کی جاتی ہے اور وہ غیر خیر خواہ بھلائی کرنے والا، راستہ باز صاحب علم اور اچھے انسان اور ان کی کوتاہی دینے والا ہوتا ہے اسی طرح وہ

فصل جو ایسے افعال و اقوال کو ترجیح دیتے ہیں کہ اس طرح وہ شخص جس کی انہی عادات کا تجربہ ہو چکا ہو اور وہ قابلِ احسان ہو سکی کہ اسے اہل اور دوست جانے کے لائق ہوتا ہے۔ جتنا اور اور طریقہ کسی سر پیش کا علاج اسی وقت کرتا ہے، جب اسے انہی طرح دیکھ لیتا ہے اس کی بغل اس کا حراج اور اس کی بیماری کا سبب معلوم کر لیتا ہے۔ جب وہ ان تمام چیزوں کو انہی طرح دیکھ لیتا ہے تب اس کے علاج کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اسی طرح جتنا فصل کے لئے پہلی سائب نہیں کر کسی کو جانچے ہوئے بغیر درست جانے۔ جو فصل کے بغیر کسی ایسے فصل کی طرف توجہ کرے جو جنگلی میں مشہور ہو گیا تو وہ غلطی کرے گا اور واسطے آپ کو طاقت میں داخل لے گا۔

اس کے باوجود انسان بھی ایسے فصل کے ساتھ بھی پہنچتی کرتا ہے جس کی قدر دانی کا اسے تجربہ نہیں ہوتا اور اس کی عادات سے واقفیت نہیں ہوتی۔ لیکن وہ اس کے احسان کی قدر کرتا ہے اور اس کا اچھا سلوک دیتا ہے۔ لیکن کبھی انسان لوگوں سے اس قدر خوفزدہ ہو جاتا ہے کہ اسے کسی پر احسان نہیں ہوتا۔ حالانکہ وہ خود کے لئے ان تمام آئین میں داخل کر دہری آئین سے نکال لیتا ہے اور اس سے خوف محسوس نہیں کرتا اور کسی پر غصے کو کچھ بے محتاجیتا ہے اور دھڑک کر کہتا ہے اسے خود بھی کھانا چاہتا ہے اور اسے بھی کھلا دیتا ہے۔ کسی نے کہا ہے۔ جتنا دلی کو چاہئے کہ وہ کسی خاص انسان کو خیر و برکت پہنچاتا ہو یا نہ خیر نہ برکت پہنچاتا ہے اسے سائب یہ ہے کہ ان کو پہنچے اور ان کی احسان بندی کے واسطے کے مطابق ان سے پہلا کرے۔ اس واسطے میں اہل دانش نے ایک مثال بیان کی ہے۔ بادشاہ نے کہا۔ کیا یہ وہ مثال؟ یہ اسے کہا تو کہ بیان کرتے ہیں کہ۔

کچھ لوگوں نے کہیں کوئی کھانا کھانا تھا۔ انتقال سے ایک سار سائب، بندہ اور شیر اس میں گر پڑے۔ اس دوران وہیں سے ایک سیاح کا گزر ہوا اس نے کوئی بھی میں جھانک کر دیکھا تو وہاں اس نے سار سائب، بندہ اور شیر کو سمجھ دیا۔ اس نے سوچا کہ اس میں اس آدمی کو کون دشمنوں سے چھوڑ کر آفرت کے لئے شاید ہی اس سے بھڑک کر سکوں گا لیکن اس نے دراصل اسے چھوڑ دیا اور آفرت سے چھوڑ دیا اور اس نے پھر سار سائب سائب لپٹ کر باہر نکل آیا لیکن اس نے تیری سرحد رسوا کیا تو اس سے شیر تک گیا اور باہر

آگیا۔ اس سب نے اس کا شکریہ ادا کیا اور کہا اس شخص کو کونجی سے نہ لانا اس لئے کہ انسان سے بڑھ کر کوئی شکر انہیں ہو سکتا اور نہ اس طور پر یہ شخص۔ مگر بندہ کہنے لگا میرا گھر تو اور دشت شہر کے قریب ایک گاؤں ہے۔ شہر کہنے لگا میرا گھر بھی اس شہر کے قریب ایک جنگل میں ہے اور سانپ کہنے لگا میں اس شہر کی فصلیں میں رہتا ہوں۔ اگر تمہارا گزر کبھی ہمارے گھر کے پاس سے ہو اور تمہیں ہماری ضرورت چ جائے تو آواز دے گا کہ تم تمہاری اس جنگل کا سلسلہ سے نکلیں جو تم نے ہمارے ساتھ کی ہے۔ اس سیراج نے انسان کی احسان فرمائی ہوئی کوئی دھیمان نہ دیا اور سوال کر اس آدمی کو کبھی باہر نکال دیا۔ اس شخص نے جبکہ کراسے سلام کیا اور کہا کہ اگر تمہارا گزر کبھی ہوا اور دشت شہر سے ہو تو میرے گھر ضرور آؤ گی ایک ستارہ ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ میں تمہارے احسان کا بدلہ دے سکوں۔ اس کے بعد وہ اپنے شہر کی طرف چل پڑا اور سیراج اپنے شہر کی طرف۔

کچھ عرصے بعد اس سیراج کا اس شہر میں کوئی کام مل گیا۔ وہاں گیا تو اسے بندہ مل گیا۔ بندہ نے جبکہ کراسے سلام کیا اور اس کے پاؤں کو بوسہ دیا۔ اس نے سفارت کرتے ہوئے کہا کہ بندہ اس کے پاس بیکہ ہوتا تو کبھی لیکن بیٹھنے میں ابھی آتا ہوں۔ بندہ کہیں گیا اور پھر چل پھل لے آیا اور اس کے سامنے نہ کھڑے ہوئے اس نے ضرورت کے مطابق کھالئے۔ اس کے بعد سیراج شہر کے دروازے کے قریب پہنچا تو اسے شیر مل گیا۔ شیر اس کے سامنے بھرے میں گر گیا اور کہنے لگا آپ نے مجھ پر بڑا احسان کیا تھا مجھ پر رکھے۔ مگر وہ گیا اور ایک بادشاہ کے قریب جا کر ایک بادشاہ کی بیٹی کو بخاروا اور اس کا سامان ہر لئے آیا اور سیراج کے سامنے لا کر رکھ دیا۔ سیراج کو پتہ نہ تھا کہ یہ کہاں سے آیا ہے؟ مگر اس نے سوچا کہ یہ تو جانور ہیں اور انہوں نے مجھے یہ صلہ دیا ہے اور اگر میں ستارے کے پاس جاؤں تو کیا ہی اچھا ہو اگر وہ شہر بھی ہو تو اس ذمہ کو کچھ کر رہی تبت وصول کر لے گا۔ کچھ مجھے دے گا اور کچھ خود رکھ لے گا۔ اسے تو اس کی تبت کا عملی علم ہو گا۔

اس کے بعد سیراج اس ستارے کے پاس گیا اس نے اسے خوش آمدید کہا اور اپنے گھر لے گیا۔ جب اس نے اس کے پاس زیورات دیکھے تو ان کو بچھن لیا اس لئے کہ یہ زیورات اس نے بادشاہ کی بیٹی کے لئے ہائے تھے۔ اس نے سیراج سے کہا۔ زارا بیٹھنے میں آؤ گے

لئے کھاتا لے آؤں گھر میں بیکہ بیکہ کھاتا سوچو کہ جس بھروسہ پر ابھر کر مل گیا اس نے سوچا کہ مجھے ایک بیکہ بیچ سونے کا تھکا ہے۔ بادشاہ کے پاس جاؤں اور اسے اس کی اطلاع دے دوں گا۔ اس سے بادشاہ کے پاس میری قدر و حرکت زیادہ بڑھ جائے گی۔ پھر وہ بادشاہ کے پاس گیا اور اسے بتایا کہ جس شخص نے آپ کی بچی کو قتل کر کے زہر پیچھین لیا ہے وہ اس وقت میرے پاس ہے۔ اس پر بادشاہ نے سچا پیچھے اور وہ سچا کو بیکہ کر لے کھاتا۔ جب اس نے زہر پیا تو کچھ تو فوراً اٹھ بھاڑ کر دیگا کیا۔ اسے سخت ترین سزا دی جائے اور سارے شہر میں بھرا کر اسے پھانسی دے دی جائے۔ جب سچا اسے لے جانے لگے تو سچا نے اور بچی آواز میں مدد شروع کر دی۔ وہ بار بار کہتا جاتا کہ بندہ ساپ اور شیر نے مجھے انسان کی فراموشی کے حلقہ میں ڈال دیا۔ میں ان کی بات مان لیتا تو اس فوبت کو نہ بھٹکتا۔ اس کی یہ بات وہ بکا ساپ نے بھی سن لی وہ اپنے دل سے ابھر نکلا اور اسے بچکان کیا پھر وہ جلدی سے گیا اور اس نے بادشاہ کے بیٹے کو اس لینا۔ بادشاہ نے اہل علم کو بلا دیا تاکہ اسے دم کر لیں لیکن اسے بالکل طاقت نہ تھا۔ پھر وہ ساپ اپنی ایک جہنم میں اس کے پاس گیا اور اسے سچا کے حلقہ میں ڈال دیا۔ اس سے بہت ترس آیا۔ وہ فوراً بادشاہ کے بیٹے کے پاس گئی اور اس کے دل میں یہ خیال ڈالا کہ تم اس وقت تک ٹھیک نہ ہو گے جب تک وہ آدمی دم نہ کرے جسے تم نے قتل کر کے ہوئے سزا سنائی ہے۔ اس کے بعد ساپ سچا کے پاس قید خانے میں گیا اور اسے کہا کہ میں تمہیں اس بات سے روکتا رہا کہ تم اس انسان کے ساتھ بھلائی نہ کرو۔ مگر تم نے میری بات نہ مانی اور بھلا سے ایک درخت کا پتہ دیا جس سے اس کے زہر کا علاج ہو سکتا تھا اور اسے کہنے لگا کہ جب یہ لوگ تمہارے پاس آئیں تو تم بادشاہ کے بیٹے پر دم کرو تو اسے اس پتے کا پانی پلا دیا وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ جب بادشاہ تم سے تمہارے حالات کے حلقہ پر پوچھے تو اسے سب کچھ بتا دیا۔ پھر بادشاہ نے تمہیں پھانسی دے دی۔

بادشاہ کے بیٹے نے بادشاہ کو بتایا کہ اس نے کسی کہنے والے کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب تک یہ سچا بھٹکے گا۔ ڈال دیا گیا ہے جس میں زہر نہ کرے تم ٹھیک نہ ہو گے۔ اس پر بادشاہ نے سچا کو بھلا اور اسے دم کرنے کے لئے کہہ دیا۔ اس نے کہا میں دم نہ کرنا تو نہیں چاہتا کیونکہ اس پتے کا پانی اسے پلا تاہم اس کا دماغ یہ ٹھیک ہو جائے گا۔ پھر اس نے

اے اپنی چادر تو دھلیک ہو گیا۔ بادشاہ یہ کچھ کر بہت غصی ہوا اور اس سے اس کے حوالت کے حصول اور رفاقت کیا تو اس نے سارا راز اُکھٹایا۔ بادشاہ نے اس کا شکریہ ادا کیا اور اسے انعام سے نوازا اور ستارہ کو پھانسی دینے کا حکم صادر کیا۔ اس لئے کہ اس نے کتبہ بھائی کی اور صن سلوک کا صلہ صن سلوک سے دینے کے بجائے بدسلوکی سے دیا۔

اس کے بعد بیچ دانے بادشاہ سے کہا سلارح کے ساتھ اس ستارہ کے اور ابن جانوروں کے درویشے میں عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے عبرت کا سامان موجود ہے اور سوچے والوں کے لئے غور و فکر کا مقام ہے۔ اس میں یہ سبق بھی موجود ہے کہ تنگی اس شخص کے ساتھ کرنی چاہئے۔ جھنگلی کے اہل بد خوئیہ کوئی قرعہ مزاج ہو یا خشک آدمی۔ حکمرانوں میں درویشی کی رو سے درست ہے کسی میں بھلائی ہے اور اسی سے دوسروں کے شر سے بچا جاسکتا ہے۔

باب 14

شہزادہ اور اس کے دوست

شاہد عظیم نے کہا میں نے یہ مثال سن لی ہے اب یہ بتائیے کہ اگر آدمی اپنی عقل کے ذریعے ہی خوشحالی حاصل کرتا ہے (جیسا کہ عالم لوگوں کا خیال ہے) تو ایک جاہل شخص کیسے عزت اور خوشحالی حاصل کر لیتا ہے؟ اور ایک صاحب علم و فہم آدمی پر مصائب کیوں آتے ہیں؟ یہ بتائیے کہ جس طرح انسان صرف اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور صرف اپنے کالوں سے سن سکتا ہے اسی طرح کلی زندگی بھی صرف فہم و دانش سے ہی ممکن ہے البتہ یہ بات ضرور ہے کہ شہزادوں پر غالب آ جاتی ہے اس کی مثال ایک شہزادہ سے اور اس کے دوستوں کی کہانی ہے۔ اور شاہ نے کہا کہ جس طرح ہوا تھا یہ؟ یہ بتائیے کہ انوکھ بیان کرتے ہیں کہ۔

چار دوست مل کر سفر روانہ ہوئے ان میں سے ایک شہزادہ تھا اور سات جڑ کا بیٹا تھا تیسرا کسی سحر زدہ آدمی کا بیٹا تھا اور صاحب جمال ہی تھا اور چوتھا کسی کسان کا بیٹا تھا اور ان سفر پر سب تنگ دستی اور فقر و قافہ میں مبتلا ہو گئے۔ اپنے وطن سے دور تھے اور تن کے پڑوں کے ساتھ کوئی چیز ان کے پاس نہ رہی تھی۔ ایک روز وہ اپنی اپنی حالت پر سوچ بچار کرنے لگے ان میں سے ہر ایک اپنی فطرت کے مطابق سوچ رہا تھا شہزادہ کی نگاہ کا سامرا تمام شہر کے مطابق چل رہا ہے جو جگہ بھی انسان کے حضور میں آتا ہے وہاں ہر کچھ رہتا ہے۔ شہر پر مبر اور اس کا انکار ہی تمام باتوں سے افضل ہے تاکہ جو کے بنے نہ کیا۔ محل تمام چیزوں سے افضل ہے۔ سحر زدہ آدمی کے لڑکے نے کہا میں وہاں سب سے بہتر ہے۔ کسان کے بنے نہ کیا بہت کرنے سے بہتر وہاں کسی کوئی چیز نہیں۔

پھر سب وہاں اپنی شہر کے قریب پہنچا تو ایک جگہ چلے گئے 'در کسان کے بنے نہ کیا ہوا۔ بہت دھشت کر کے آج کے دن کے بنے نہ کیا ہوا۔' دیکھا کہ کسی ایسے کام

کے خلیق کو کہیں سے دریا نکال کر جس سے دریا بنیں گا نکال دیا گیا ہو۔

لوگوں نے اسے بتایا کہ اس شہر میں اچر من سے ۷۰ کروڑ کی جتنی چیزیں تھیں۔ ہمیں اچر من لانے کے لئے تین سال تک ہوا چڑھا ہے وہ کیا ہو، انگوٹھوں کا گھٹا لے آؤ اور شہر لے جا کر ایک درہم میں بیچ دو، اس سے کماتا خرچہ کیا۔ پھر شہر کے دروازے پر لکھ دیا ایک دن کی محنت کی قیمت ایک درہم۔ پھر کماتے لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس کیا۔ ان سب نے کھایا۔ انکا دن ہوا تو انہوں نے آپس میں کہا جس نے من کر لیا چیزوں سے افضل ہے آج اس کی پوری ہے۔ اس پر وہ سحرزادہ کی بیٹی شہر کی جانب چل چلا اس نے سوچا کہ میں کوئی کام تو نہیں کر سکتا۔ مجھے شہر میں کون داخل ہونے دے گا لیکن اسے شرم آئی کہ کماتے بغیر ہی اپنے دوستوں کے پاس واپس چلا جائے۔ وہ چلا گیا حتیٰ کہ ایک بڑے سے درخت تک نہک کر بیٹھ گیا کسی انڈا میں اسے خیر آگئی۔ اس دران وہاں سے کوئی اسیر آؤلی گزرا اسے اس کے من نے بہت متاثر کیا۔ اسے اس کے مجھے یہ حکمانی شرافت کے آثار نظر آئے۔ اس نے اس پر ترس کھا کر اسے پانچ سو درہم دے دیئے۔ اس نے شہر کے دروازے پر لکھ دیا۔ ایک دن کا حسن پانچ سو درہم کے برابر ہے اور دو درہم لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس کیا۔ جب تیسرا دن ہوا تو انہوں نے ۲۰۰ کے بیٹے سے کہا ہاتھ آؤ آج تم اپنی محنت اور تجارت کے ثمر سے ۱۰۰ لے کر آؤ۔ ۲۰۰ کا بیٹا چلا گیا۔ وہ چلا گیا حتیٰ کہ اس نے ایک بڑی جہاز دیکھا جس پر بہت مسلمان لدا ہوا تھا۔ وہ جہاز ساحل پر آ کر ٹکرانہ نہ ہو گیا۔ ۲۰۰ دن کا کردہ اس جہاز کا مال خرچہ کرنے کے لئے آیا ہوا تھا۔ لیکن انہوں نے منظور کیا کہ آج ان سے مل کر خرچہ کرے، جب ان کو نقصان کا اندیشہ ہو گا تو سستے ۱۰۰ میں بیچ دیں گے۔ ہمیں اس کی ضرورت ہے لیکن اس طرح یہ ہمیں مستل جانے گا۔ ۲۰۰ کا بیٹا جہاز راستہ بدل کر جہاز دانوں کے پاس گیا اور ان سے سارا مال ایک لاکھ چار سو درہم خرچہ کر لیا اور ظاہر یہ کیا کہ وہ مال کسی دوسرے شہر منتقل کرنا چاہتا ہے۔ جب ۲۰۰ دن کے کردہ نے یہ بات سنی تو انہیں مال کے ہاتھ سے نکل جانے کا اندیشہ ہوا انہوں نے ایک لاکھ درہم قلعہ دے کر سارا مال خرچہ کر لیا۔ اس نے وہ رقم لی ایک لاکھ چار سو درہم کو دے کر اور ایک لاکھ درہم لے کر شہر کے دروازے پر آؤ اور وہاں لکھ دیا ایک دن کی محنت ایک لاکھ

درہم۔

جب چلقوان ہوا تو انہوں نے خبردار سے سے کہا۔ آج تم جاؤ اور اپنی نگاہ کے ذریعے ہمارے لئے کھنکھار کر دو۔ خیرادہ چلا گیا اور آ کر شہر کے دروازے پر پہنچ گیا۔ اطفال سے اس روز اس علاقے کا بادشاہ سر کیا تھا۔ اس کے بعد اس کا کوئی بیٹا بیٹا سوجھ بوجھ کا لوگ اس کا جنازہ لے کر اس دروازے سے گزریں۔ لیکن خبردار سے نے کسی لمحہ اور ہنسوں کا مظاہرہ نہ کیا۔ حالانکہ سب لوگ سمجھتے تھے۔ انہوں نے اسے اپنی جگہ پر بٹھا کر اور دربان نے اسے برا بھلا کہا اور پوچھا۔ کون ہو تم؟ یہاں شہر کے دروازے پر کیوں بیٹھے ہو؟ تمہیں بادشاہ کے مرنے کا کوئی تم نہیں؟ پھر دربان نے اسے دیکھ دے کہ دروازے سے اٹھاؤ۔ جب وہ چلے گئے تو خبردار وہ پھر پیرا آ کر بیٹھ گیا۔

دربان کہنے کہے میں نے تمہیں یہاں بیٹھے سے روکا تھا؟ اس نے اسے گرفتار کر کے قتل میں ڈال دیا۔ جب اگلی صبح کوئی تو اس شہر کے باشندے سے اسے اور حضورہ کرنے گئے کہ کسی کو بادشاہ ڈال دیا جائے۔ سب ایک دوسرے سے اختلاف کر رہے تھے اس پر دربان نے کہا میں نے کل دیکھ تو جہان کو شہر کے دروازے پر بیٹھے دیکھا تھا۔ ہر طرح سے اسے کوئی تم یاد نہ تھا۔ میں نے اس سے گفتگو کی۔ لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس پر میں نے اسے دروازے سے اٹھا دیا۔ جب میں وہاں آیا تو وہ وہی بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے اسے قتل بھیج دیا کہ جسے جاسوس ہی نہ ہو۔ یہ بات سن کر شہر کے محرزین نے اس کو جہان کو مارنے کے لئے آدلی بھیج دیا اسے لے کر تو انہوں نے اس کے حلق میں سے پوچھا میں نے کہا۔ میں شاہ خرمین کا بیٹا ہوں۔ جب میرے والد فوت ہو گئے تو میرے بھائی نے مجھ سے حکومت سنبھال لی۔ میں اس سے جان بچا کر اس طرف آ نکلا ہوں جب اس نے پے پٹھو کی تو جڑ لوگ اس کے باپ کے ملک میں جا کر رہ گئے۔ انہوں نے اسے بچان لیا اور اس کے باپ کی بہت تعریف کی۔ پھر ان محرزین نے اسے اپنا بادشاہ بنالیا۔ اس شہر والوں کا یہ دستور تھا کہ جب وہ کسی کو بادشاہ بناتے تو اسے سفید ڈھچھی پہنھا کر جلاں نکالتے۔ انہوں نے اس کے ساتھ اگلی ایسا ہی کیا۔ جب وہ شہر سے دروازے سے گزرا تو اس نے وہاں دھڑیر ہی گھسی ہوئی دیکھیں اس نے مگی وہاں پہنچے کا حکم دیا کہ محنت، مسن، بھال، حلق، فیم صیت انسان

ہو گیا جس کی خبر پڑا تو آئی ہے اٹھ کی تھکر کے مطابق آئی ہے۔ میرا اس حقیقت پر اندر بھی
 جیٹیں بھٹتے ہو گیا ہے۔ جب سے اٹھ نے مجھے یہ قدر و منزلت عطا کی ہے۔ اس کے بعد وہ
 اپنے دربار میں جا کر تخت پر بیٹھ گیا۔ اور چارے بھیج کر اپنے ساتھیوں کو اور دار میں جا کر
 صاحبِ علم دوست کو اپنے وزیراء میں شامل کر لیا اور محنتی دوست کو ساتوں میں اور حسین و
 جمیل دوست کو بہت سا مال دے کر جلاوطن کر دیا تاکہ اس کی وجہ سے کوئی تھکر کو زندہ نہ جانے
 ۔ پھر اس نے اپنے ملک کے اعلیٰ علم اور دانشوروں کو جمع کیا اور ان سے کہا میرے ساتھیوں کو
 تو اس بات پر یقین آ گیا ہے جو یہ کہتے تھے کہ تم نے انہیں عطا کیا ہے وہ صرف اس کی طاقت اور
 لی تھکر کی عطا ہے۔ یہ حسن و جمال کا حصہ و دانش کا حصہ کا نتیجہ نہیں ہے جب میرے
 بھائی نے مجھے جلاوطن کر دیا تھا تو مجھے تو حق قسمی کی گزند کی گزرنے کے لئے مجھے بھول بھی
 گئے تھے انہیں۔ کہ اس کے کہیں اس مقام کو حاصل کر سکا مجھے یہ امید نہ تھی کہ جب اس ملک
 میں مجھ سے بہتر لوگ موجود ہیں تو مجھے یہ سب ملے گا۔ بس! مجھے تو اٹھ کی تھکر اس عزت اور
 شرف کے لئے یہاں لے آئی۔

اس وقت دربار میں ایک ہیڑھا سردار بھی موجود تھا وہ اظہار کئے گا۔ آپ
 نے جی دانائی کی باتیں کی ہیں۔ آپ اس مقام پر اپنی انسانی دانشمندی اور خیالات کی
 پاکیزگی کی بدولت پہنچے ہیں۔ آپ کو اپنے حقیقی ہمارے خیالات اور ہمارے مسکن کا بھی
 علم ہو گیا ہے۔ اور آپ نے جو کچھ جان کیا ہے اس کی بھی ہم تائید کرتے ہیں۔ اٹھ تعالیٰ
 نے آپ کو جو بادشاہی اور عزت عطا کی ہے۔ آپ واقعی اس کے اعلیٰ حصے اس لئے کہ اٹھ
 نے آپ کو دانشمندی عطا کی ہے۔ اس دنیا میں سب سے زیادہ نیک بخت وہ انسان ہے
 جسے اٹھ نے جس اور فراست بخشی ہو۔ اٹھ تعالیٰ نے ہم پر بڑا احسان کیا ہے کہ ہمارے
 بادشاہ کی وفات کے بعد اس نے آپ کو کھڑے کیا جس عزت عطا کر لی۔

اس کے بعد ایک سردار بزرگ الٹا جو سیرام بھی تھا۔ اس نے پہلے تو حمد و ثناء کی اور
 پھر کہا میں سیرام بننے سے پہلے ایک سحر زادی کی خدمت کیا کرتا تھا جب مجھے دیا گیا ہے
 تہائی پر جیٹیں آ گیا۔ تو میں نے اس شخص کو کھڑا دیکھا اس نے میری خدمت کے کوئی مجھے وہ
 دیکھا دیکھے۔ میں نے سوچا کیا یہ دنیا کا صدوق کر رہا ہوں اور کیا یہ دنیا کا سچے پاس رکھ

مگر میں نے ایک یہ کہنے سے منع کیا۔ اس بیان نے انکی سمجھت سے نہایت
 دی ہوا نہیں ہلاکت سے بچایا ہے۔ ہمارا بھی یہ فرض ہے کہ اس کے حسن سلوک کا صلہ
 دیں اس رشتہ کے لیے ایک حکم ہے جو ہماروں سے گہرا ہے۔ کیا تمہارے قائد ہی
 کہ وہ اسے نکال لے۔ جب میں نے یہ بات سن کر کہا تم مجھے کسی پروردگار نے کے حلق
 کیا تم مجھے وہاں تک جہاں کلاؤ نہیں کچھ نہیں لے کہا۔ جب تمہارے دروازہ ہوا جاتی ہے
 وہ انھوں کی بصرات میں تھی ہے۔ تمہارے انھوں کی پروردگار نے ہے اور یہاں
 جہاں انھوں کے کچھ۔ لیکن اس شرا نے کہ کہنے کے اس نے ان کی بصرات میں کھینچی۔
 چنانچہ میں نے وہ جگہ کوئی اور وہاں سے دور جہاں نکال لیا جو ہماروں سے گہرا ہوا تھا
 میں نے انھیں دیکھا کہ وہاں رہا کہ۔ سب تر علی اس صفحہ کے لیے ہیں جس نے جس میں وہ
 کہہ گا کہ جسے تم میں جانتے تھے سارے جو تم میں اس میں۔ مگر میں نے مجھے انہوں نے جو
 نہیں لے کہا۔ اس میں ان کا کہنا کہ تم جانتے نہیں کہ تمہارے ہر جہاں یہاں کہہ گا کہ ان میں
 تمہارے اسے انھیں جو حکم۔ اور ان کا حکم اس میں کہ انھوں نے کہا کہ تمہارے ہاں۔
 ان کے آپ کے تمہارے میں وہاں لے ان میں اور ان کے میں ہی کہہ گا کہ ان میں اور ان کے
 کہ ان میں اور ان کے۔

باب 15

قاضی لومڑی اور بیگلا

شاہد جھم نے بے باک کہا۔ میں نے یہ مثال سن لی ہے۔ اب مجھے اس شخص کی مثال سنانے جو دوسروں کو تھوڑے سے گناہوں کے لئے اس کی تہ نہیں سمجھتی۔ یہ بے باک اس کی مثال قاضی لومڑی اور بیگلے کی کہانی ہے۔ شاہد نے کہا۔ یہ کس طرح ہے؟

بے باک نے کہا۔ لوگ بیان کرتے ہیں کہ۔

ایک قاضی کو ایسی ہی بھڑک کر پڑا کرتی تھی۔ وہ جتنی سخت سے اس کی چوٹی پر گھونسلہ تیار کرتی، اتنے ہی اور بھڑان کو بیٹے کے لئے بیٹھ جاتی۔ جب انہوں سے بچے نکلتے تو وقت آ جاتا تو ایک لومڑی آتی تھی یہ وقت معلوم ہوتا تھا۔ وہ گھر کے کچے کھڑی ہو جاتی اور شور مچاتی اور کہتی اپنے بچے بیگلے بیگلے اور تسمیہ پر آ جاؤں گی ایک دفعہ اس کے پاس وہ بچے ہوئے۔ اس دوران کسی بیگلے کا ادھر سے گزر ہوا، وہ گھر پر بیٹھ گیا۔ جب اس نے قاضی کو جلی قلمیں صورت بنانے دیکھا تو کہنے لگا۔ کیا بات ہے؟ بہت پریشان نظر آ رہی ہو؟ اس نے کہا۔ میں بیگلے! مجھے ایک لومڑی کا خوف لگا ہوا ہے جب بھی میرے بچے نکلتے ہیں وہ مجھے آ کر دھمکاتی ہے اور میں اس کے در سے اپنے بچے بیگلے بیگلے دیتی ہوں۔ بیگلے نے کہا اس سبب جب وہ آئے تو اسے کہنا میں اپنے بچے نہیں نکلیں گی تم اور آ جاؤ۔ جب تم میرے بچے کھائے آؤ گی تو تم اس آواز جاؤں گی اور اپنے آپ کو بچاؤں کی نگاہ سے تھوڑے تھوڑے کتہے سے پر چلا گیا۔

اور لومڑی نے شاہد کو وقت کے مطابق آگئی اور اسے دھمکیاں دینے لگی۔

قاضی نے اسے وہی جواب دیا جو بیگلے نے اسے سمجھا تھا۔ لومڑی نے کہا مجھے تازہ تو یہ جواب چھیں کہ میں نے کھانا ہے۔ قاضی نے کہا بیگلے نے۔ اس نے بعد لومڑی میری کی

وہاں اس نے بچے کو کڑھ دیا۔ تو اسے کہنے لگی۔ میں بچے! جب وہاں انہی طرف سے آئے تو ہر کس طرف کر لیئے ہو؟ اس نے کہا۔ انہی طرف۔ بھڑی نے کہا۔ اگر انہی طرف سے آئے۔ تو۔ بچے نے کہا۔ انہی طرف کر لیئے اس بچے کی طرف۔

بھڑی نے کہا جب ہر طرف سے ہوا آئے گئے تو بھر کیا کرتے ہو۔ اس نے کہا میں سرکہ ہوں میں چھپا لیٹا ہوں۔ بھڑی نے کہا کیسے کرتے ہو؟ میرا تو خیال ہے کہ تم نہیں کر سکتے۔ بچے نے کہا کیوں نہیں کر سکتا۔ بھڑی نے کہا۔ دکھاؤ کس طرح کرتے ہو؟ اس کی قسم اسے طائرانہ پتھر پر ہوا نہیں اٹھنے میں ہر بڑی غصیلیت دی ہے۔ تم ایک گرو میں ہو۔ کچھ جان جاتے ہو جو ہم لوگ ایک سال میں بھی نہیں جانتے پاتے اور وہاں بھی جاتے ہو جہاں ہم نہیں بھیج سکتے اور بھر سہی اور ہمارے بچے کے لئے سرکہ ہوں میں چھپا لیئے ہو۔ یہی مہارک ہو نہیں سہارک ہو۔ اور رادھا کھاؤ کس طرح کر لیئے ہو؟ اس پر بچے نے اپنا سر ہاں کے بچے کو کھلا۔ تو بھڑی نے لپک کر اسے بکھرا دیا اور ایک ہی جھٹکے میں اس کی گردن توڑ دی۔ بھر کہنے لگی اپنے آپ کے دشمن اٹھ کھڑے تو دھڑی تاتے ہو مگر اپنے لئے نہیں کوئی تہہ نہیں سوچتی اور ہمارے چنٹ کر گئی۔

اختتام

جب یہ ہاکی ٹھنکواں بات پر قسم ہو گئی تو بادشاہ خاموش رہا۔ بھر یہ ہا کہنے لگا۔ بادشاہ سلامت! میری دعا ہے کہ آپ ہزاروں ہی زندہ رہیں اور چارے عالم پر حکمرانی کریں۔ اٹھ! آپ کو ہر قسم کی نصرت سے سرفراز فرمائے، خوشی اور اطمینان صفا کرے۔ اس کی نگہ پر آپ کی بھلائی کرے۔ آپ میں ظلم اور ظلموں غریبوں موجود ہیں۔ آپ اپنے تمام فراموش اور غریبوں میں کمال انسان ہیں، آپ کی رائے اور بصیرت بے دریغ ہے۔ آپ کی باتیں باقاعدہ ہوتی ہیں اور آپ سرور گرم چشمہ نصیحت ہیں۔ لہذا جنگ کے وقت بھی بڑی دل نہ کھائیں اور مصائب کے کلام میں ہر راہ گراں کا دل انہ سے نہ کھڑائی۔

میں نے اس کتاب میں آپ کے لئے کتنے تمام باتوں کی وضاحت کر دی ہے جو آپ نے مجھ سے اور پلٹ کر میں اور ان کا تحصیل سے جواب دے دیا ہے۔ میں نے آپ کی

خیر خواہی کا حق ادا کرنے کی ہماری کوشش کی ہے اور اپنے علم کے مطابق آپ کا حق نیت ادا کرنے میں کوئی عیب نہیں کی۔ اس طرح اس کتاب میں صحت اور خیر خواہی کے جذبات بکھرا دیے ہیں۔ اس کے باوجود جس طرح تنگی کی سمجھنے کرنے والا اس پائل کرنے والے سے زیادہ نیک نہیں تھا۔ اسی طرح صحت کرنے والا شخص بھی اس شخص سے بہتر نہیں تھا۔ جسے صحت کی کمی اور خیر کی تعلیم دینے والا سمجھنے والے سے زیادہ سادہ منہ نہیں تھا۔

(متم شد)

ہمارے مطبوعات



Rs.150



Rs.150



Rs.150



Rs.150



Rs.150



Rs.150



Rs.150



Rs.150



Rs.150



Rs.150



Rs.150



Rs.150

0221-6450283 منزل 4 دین پلازہ سی ٹی روڈ گوجرانوالہ 0300-6450283

انجیل پبلشرز